عمران سریز

شوٹنگ پاور

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

بہت بڑا چیلنج بن گیا۔ عمران نے اس چیلنج کا سامنا کیسے کیا۔ اور آخر میں مجرموں اور عمران کی ذہنی صلاحیتوں کے اس شاندار مقابلے میں فیصلہ کن حیثیت کسے حاصل ہوئی۔ اس کی تفصیل تو آپ کہانی پڑھ کر ہی جان سکیں گے ــــــ بہر حال اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ کہانی عام ڈگر سے ہٹ کر لکھی گئی ہے۔ انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی یہ خالصتاً جاسوسی کہانی آپ کے معیار پر یقیناً پورا اترے گی۔

اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے۔

وَالسَّلَامْ

مظہر کلیم ایم۔ اے

اداس آدمی

اداس آدمی

oodas adami

ہوٹل شوبرا کا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف بنی ہوئی سٹیج خالی پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود سب کی نظریں اس سٹیج پر لگی ہوئی تھیں ــــ گزشتہ کئی روز سے اخبارات میں ہوٹل شوبرا میں ہونے والے اس خصوصی شو کی بھرپور پبلسٹی کی جا رہی تھی۔ اس پبلسٹی میں بتایا گیا تھا کہ یہ خصوصی شو دنیا کے مایہ ناز نشانہ باز ماسٹر کرافٹ پیش کر رہے ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر میں اپنی حیرت انگیز نشانہ بازی کی وجہ سے تہلکہ مچا رکھا ہے ــــ اور اس کے ساتھ ساتھ کرافٹ کی طرف سے یہ اعلان بھی تھا کہ اگر کوئی شخص نشانہ بازی میں ان سے مقابلہ کرنا چاہے تو وہ نہ صرف اُسے خوش آمدید کہیں گے بلکہ اگر وہ ان سے آدھی مہارت کا بھی مظاہرہ کر سکا تو کرافٹ کی طرف سے اُسے پچاس ہزار ڈالر انعام دیا جائے گا ــــ اور پھر آج صبح کے اخبارات میں کسی پرنس آف ڈھمپ کا اعلان چھپا تھا کہ وہ آج کے خصوصی شو میں نہ صرف کرافٹ کا مقابلہ کرے گا بلکہ اگر کرافٹ اس سے زیادہ اچھا نشانہ باز ثابت ہوا

تو اُسے ایک لاکھ ڈالر وہ خود سٹیج پر ہی انعام دیں گے۔ اس اعلان کے چھپتے ہی پورے شہر میں تہلکہ مچ گیا۔ ہر شخص اس پرنس آف ڈھمپ کے متعلق باتیں کر رہا تھا ——— خاص طور پر ریاست ڈھمپ کے متعلق زیادہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آخر یہ ریاست کہاں واقع ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آج ہال میں شو دیکھنے والوں کا اس قدر رش تھا کہ ہوٹل انتظامیہ کو خصوصی کرسیاں رکھنی پڑ گئی تھیں۔ اس کے باوجود ہزاروں افراد یہ شو دیکھنے کے خواہشمند تھے۔

ہال میں موجود سب افراد سٹیج پر دیکھنے کے ساتھ ساتھ ہال میں بھی نظریں دوڑاتے کہ شاید مقابلہ کرنے والا پرنس انہیں نظر آجائے۔ لیکن ہال میں کوئی پرنس نظر نہ آرہا تھا۔

"یہ آخر عمران کو کیا سوجھی کہ وہ اس طرح سستی شہرت کے لئے مقابلہ بازی پر اتر آیا ہے" ——— ہال کے ایک کونے میں بیٹھی ہوئی جولیا نے برا سا منہ بنا کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

سیکرٹ سروس کے سارے ممبر اس وقت ہال میں موجود تھے۔

عمران کا یہ اعلان سب سے پہلے صفدر کی نظروں سے گزرا تھا۔ اور پھر اس نے اس سے سب کو مطلع کر دیا ——— ظاہر ہے وہ تو جانتے ہی تھے کہ پرنس آف ڈھمپ عمران ہی ہے۔ پھر ان سب نے عمران کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران انہیں کہیں بھی نہ مل سکا تو انہوں نے بھی یہ شو دیکھنے کا پروگرام بنایا اور پھر سیکرٹ سروس کے حوالے سے وہ ہال میں اپنی مرضی کی نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

"بس تفریح مس جولیا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی اور بات کرتا سٹیج پر روشنی ہوئی اور سب سٹیج کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دوسرے لمحے سٹیج پر ہوٹل کا منیجر نمودار ہوا۔

"خواتین و حضرات۔ آج کا یہ دلچسپ شو اب شروع ہونے والا ہے۔ ماسٹر کرافٹ تو شو کے لئے تیار ہیں۔ لیکن انہیں چیلنج کرنے والے پرنس آف ڈھمپ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ چونکہ شو شروع ہونے میں دیر ہو رہی ہے ——— اس لئے ماسٹر کرافٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنا شو پیش کر دیتے ہیں۔ اس دوران اگر پرنس آف ڈھمپ تشریف لے آئے تو ان سے مقابلہ بھی ہو جائے گا۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ پرنس آف ڈھمپ شکست تسلیم کر گئے ہیں" ——— منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنس آف ڈھمپ کون ہیں۔ ان کا تعارف تو کرائیے" سامنے کی رو میں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سارے ہال میں موجود افراد نے اس نوجوان کی تائید کی۔

"خواتین و حضرات ——— پرنس آف ڈھمپ کون ہیں۔ یہ بات ہم بھی نہیں جانتے۔ ان کے سیکرٹری جوزف کی طرف سے صبح فون پر ہمیں چیلنج وصول ہوا تھا۔ اس لئے ہم آپ کو اس سلسلے میں کچھ بتانے سے معذور ہیں" ——— منیجر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب پبلسٹی سٹنٹ ہے۔ گھٹیا پبلسٹی سٹنٹ۔ آپ کو اس قسم کے گھٹیا حربے زیب نہیں دیتے" ——— ایک اور نوجوان نے اٹھ کر

انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"حضرات ___ یہ چیلنج ہماری طرف سے اخبارات میں شائع نہیں ہوا۔ بلکہ پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں قصوروار نہ سمجھا جائے" ___ منیجر نے جواب دیا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف جا کر سٹیج سے غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد سٹیج پر ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا ادھیڑ عمر آدمی نمودار ہوا۔ اس نے سرخ رنگ کے انتہائی چست کپڑے پہن رکھے تھے۔ اس کی دونوں سائیڈوں میں ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے جن میں بھاری ریوالور نظر آ رہے تھے۔ اس نے ہاتھ میں ایک شاٹ گن اٹھائی ہوئی تھی۔

"ماسٹر کرافٹ حاضر ہے ناظرین ___ مجھے افسوس ہے کہ مجھے چیلنج کرنے والے صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ انہوں نے صرف میرے نام کی وجہ سے شہرت حاصل کرنے کے لئے یہ بیان دیا ہے۔ ورنہ ماسٹر کرافٹ کے مقابلے کے متعلق تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا ___ ادھیڑ عمر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شاٹ گن کو فضا میں اچھال کر دوبارہ کیچ کیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار دھماکہ ہوا اور لوگوں نے چونک کر دیکھا تو سٹیج کے ایک کونے میں نمودار ہونے والی ایک عورت کے کان کا بڑا سا بالا ہلنے لگا۔ جبکہ گولی کا سوراخ اس کے پیچھے دیوار پر صاف نظر آ رہا تھا۔

لوگوں کے حلق سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی۔ واقعی یہ حیرت انگیز نشانہ تھا کہ ایک چلتی ہوئی عورت کے کان میں موجود بالے میں سے گولی اس طرح پار کر دی جائے اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ شاٹ گن کو اچھال کر پکڑا جا رہا ہو۔

اور اس کے ساتھ ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

"حضرات ___ یہ ایک معمولی آئیٹم تھا۔ اب آپ دوسرا آئیٹم دیکھیں ان محترمہ کا لباس آپ دیکھ رہے ہیں کس قدر چست ہے۔ میں ان پر گولیوں کی بارش کر دوں گا۔ گولیاں ان کے جسم سے چپٹے ہوئے کپڑوں پر تو خراشیں ڈالیں گی لیکن ان کے جسم پر کوئی خراش نہیں آئے گی" ___ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاٹ گن کو ایک بار پھر فضا میں اچھالا اور پھر جیسے ہی شاٹ گن فضا میں گھوم کر اس کے ہاتھوں میں آئی تڑتڑاہٹ کی آوازیں ہال میں گونجنے لگیں اور لوگوں نے گولیوں کو اس لڑکی کے دونوں بازوؤں اور ٹانگوں کے قریب سے گزر کر پچھلی دیوار میں پیوست ہوتے دیکھا ___ ماسٹر کرافٹ مسلسل فائرنگ کر رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکا تو لڑکی نے پہلے جھک کر سلام کیا پھر وہ قدم بڑھاتی آگے آئی۔ اور اس نے اپنی ایک سائیڈ حاضرین کی طرف کی تو لوگ یہ دیکھ کر دم بخود رہ گئے کہ لڑکی کے بازو اور ٹانگ پر جسم سے چپٹے ہوئے کپڑے پر گولیوں کی خراشیں صاف نظر آ رہی تھیں ___ لیکن لڑکی بالکل ٹھیک ٹھاک کھڑی تھی۔ پھر لڑکی نے دوسرا پہلو سامنے کیا۔ اس پر بھی ایسے ہی نشانات تھے۔ اس کے ساتھ ہی لڑکی نے بازو پر سے پٹی کھری اور بازو پر موجود کپڑے کو آگے کو کھینچ دیا۔ اس کے بازو پر کہیں بھی ہلکی سی خراش دکھائی

دیے رہی تھی۔ اسی طرح اس نے ٹانگ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اور پھر دو لمحے بازو اور ٹانگ کو بھی عریاں کر کے دکھا دیا۔ اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ کافی دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔

"واقعی حیرت انگیز نشانہ باز ہے یہ ماسٹر کرافٹ" ــــ جولیا نے کہا۔ اور سب ممبران نے سر ہلا دیئے۔ وہ سب اس کی اس حیرت انگیز نشانہ بازی پر دل ہی دل میں داد دے رہے تھے۔

"اب دیکھئے ــــ ایک اور آئیٹم" ــــ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے شاٹ گن کو ایک طرف پھینکا اور سائیڈ ہولسٹروں سے دونوں ریوالور نکال لئے۔ لڑکی نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دیوار پر جما دیئے۔ اس کی پتلی پتلی انگلیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اور ان کے درمیانی رخنوں سے دیوار کی سفیدی صاف نظر آ رہی تھی ــــ دوسرے لمحے ماسٹر کرافٹ نے مسلسل ریوالوروں سے فائرنگ شروع کر دی۔ گولیاں لڑکی کے ہاتھوں کی طرف ہی جا رہی تھیں۔ اور لوگ حیرت اور خوف سے سانس لینا بھی بھول گئے تھے ــــ چند لمحوں بعد ہی دونوں ریوالور واپس ہولسٹروں میں غائب ہو گئے اور لڑکی نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اب دیوار میں ان جگہوں پر گولیوں کے نشانات صاف نظر آ رہے تھے جہاں جہاں لڑکی کی انگلیوں کے درمیان رخنے تھے۔ جب کہ لڑکی کی انگلیاں ہر قسم کی خراش اور زخم سے محفوظ تھیں ــــ اس قدر حیرت انگیز آئیٹم تھا کہ لوگ تالیاں بجاتے ہوئے بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ تالیوں کی گونج اس قدر زبردست تھی کہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہال کی ...ت اڑ جائے گی۔

"سیکرٹری ــــ یہ تالیاں کیوں بجائی جا رہی ہیں۔ کیا یہاں تالیاں ...ے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ یا یہ قوالوں کا ٹریننگ سنٹر ہے" ... تک دروازے سے ایک آواز گونجی۔ اور وہ سب لوگ تالیاں بجانا بھول کر ادھر دیکھنے لگے۔ اور پھر ان کی نظریں دروازے پر ہی جمی رہ گئیں۔ دروازے پر عمران باقاعدہ شہزادوں کے لباس میں موجود تھا ــــ سفید سلک کی شیروانی اور چوڑی دار پاجامے کے نیچے اس نے سلیم شاہی جوتی پہن رکھی تھی۔ گلے میں سچے موتیوں کے ہار تھے۔ اور اس لباس میں وہ اس قدر وجیہہ اور خوب صورت لگ رہا تھا کہ ہال میں موجود ہر شخص حیرت سے بت بنا رہ گیا ــــ اس کے دونوں اطراف میں جوزف اور جوانا تھے۔ خاکی رنگ کی وردیاں پہنے۔ اور سائیڈ ہولسٹروں میں ریوالور لٹکائے وہ واقعی کوئی دیو لگ رہے تھے۔

"یہاں نشانہ بازی کا شو ہو رہا ہے پرنس" ــــ جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو تالیاں بازی کا شو لگ رہا ہے۔ یہ سٹیج پر کون صاحب کھڑے ہیں۔ کیا یہ تالیاں بجانے کی ٹریننگ دے رہے ہیں" عمران نے اونچے لہجے میں کہا۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں" ــــ سٹیج پر کھڑے ہوئے ماسٹر کرافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ بھی عمران کی وجاہت اور اس کے باڈی گارڈوں کو دیکھ کر خاصا مرعوب ہو رہا تھا۔

"سیکرٹری ــــ ہمارا تعارف کراؤ" ــــ عمران نے دوبارہ

جوزف کی طرف مخاطب ہو کر بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہوشیار ۔۔۔ خبردار ۔۔۔ ریاست ڈھمپ کے پرنس ہال میں تشریف لا چکے ہیں" ۔۔۔ جوزف نے کسی شاہی دربان کی طرح باقاعدہ ہانک لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے اس انداز پر ہال میں دبے دبے قہقہے پھوٹ پڑے۔

جولیا اور اس کے ساتھی بھی مسکرا کر یہ سب تماشا دیکھ رہے تھے۔

"یہ بس جوکر ہی کر سکتا ہے۔ ماسٹر کرافٹ کا مقابلہ اس کے بس کا روگ نہیں" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی ہال میں موجود سب لوگوں کے چہرے کھل اٹھے۔ پرنس آف ڈھمپ کوئی پبلسٹی سٹنٹ نہ تھا۔ بلکہ ان کے سامنے موجود تھا۔

"آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں تو سٹیج پر تشریف لائیں۔ میرا نام کرافٹ ہے۔ اگر آپ نشانہ بازی میں مجھ سے آدھی کامیابی بھی حاصل کر گئے تو میں آپ کو اعلان کے مطابق پچاس ہزار ڈالر انعام میں دوں گا" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ۔۔۔ انہیں بتاؤ کہ یہ پرنس آف ڈھمپ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پرنس انعام لیا نہیں کرتے دیا کرتے ہیں۔ باقی رہا مقابلہ تو ماسٹر کرافٹ نشانہ بازی کی دنیا میں ایک اناڑی کا نام ہے" ۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور پھر وہ بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ جوزف اور جوانا بڑے مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ اور ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

"کون اناڑی ہے اور کون ماسٹر۔ اس کا پتہ ابھی چل جائے گا" ماسٹر کرافٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو ماسٹر کرافٹ ۔۔۔ اگر تم واقعی نشانہ بازی میں ماسٹر ہو تو پھر ہم ایک سفید تتلی سٹیج پر اڑاتے ہیں۔ تم اس کے پروں پر گولیوں سے نقش و نگار بنا دو۔ بولو منظور ہے" ۔۔۔ عمران نے سٹیج کے قریب آ کر اونچی آواز میں کہا۔

"کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس کے ممکن ہونے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اڑتی ہوئی چھوٹی سی تتلی اور پھر اس کے تیزی سے ہلتے ہوئے پروں پر گولیوں سے نقش و نگار بنانا کہ تتلی بھی ہلاک نہ ہو ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ اور پھر تتلی کے پر تو اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ گولی ان کے قریب سے بھی نکل جائے تو وہ خراب ہو جائیں گے۔

"پرنس آف ڈھمپ کے لئے یہ ایک معمولی کھیل ہے ماسٹر کرافٹ۔ یقین رکھو انتہائی معمولی۔ یہ کھیل تو ہمارے سیکرٹری بھی کھیل سکتے ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور ہال میں موجود افراد تو اب واقعی حیرت سے بت بن کر رہ گئے تھے۔ پرنس آف ڈھمپ نے نشانہ بازی کا جو ٹارگٹ بتایا تھا وہ یقیناً ناقابل یقین تھا۔ قطعاً ناقابل یقین۔

"اگر آپ یہ کھیل دکھا سکیں تو میں آپ کا شاگرد بننے کے لئے تیار ہوں" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری — ہمیں اناڑیوں کو اپنا شاگرد بنانے کا شوق نہیں البتہ ہم تمہیں یہ کھیل ضرور دکھا سکتے ہیں" — عمران نے کہا۔ اور سٹیج پر چڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے ساتھ ہی سٹیج پر پہنچ گئے

"ہمیں افسوس ہے ماسٹر کرافٹ" — عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ماسٹر کرافٹ کا سُتا ہوا چہرہ یک لخت کھِل اٹھا۔

"افسوس کی ضرورت نہیں۔ ایسا ہونا ہی ممکن نہیں" — کرافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم افسوس اس بات پر نہیں کر رہے کہ یہ ہو سکتا ہے یا نہیں بلکہ اس بات پر افسوس کر رہے ہیں کہ ابھی رنگدار گولیاں ایجاد نہیں کی گئیں اس لئے تتلی کے پروں پر سیاہ نقش و نگار بن سکتے ہیں۔ جو ویسے تو ہمارے ذوق پر گراں گزریں گے لیکن مجبوری ہے" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا سوری" — ماسٹر کرافٹ کا چہرہ ایک بار پھر سُت گیا۔

"سیکرٹری — تتلی والی ڈبیا نکالو اور ہال میں موجود معزز مہمانوں کو دکھاؤ کہ اس کے پر سفید ہیں یا نہیں" — عمران نے قریب کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک خوبصورت ڈبیا نکال لی۔ یہ ڈبیا شیشے کی تھی۔ اور اس کے اندر سفید پروں والی ایک تتلی پھڑپھڑا رہی تھی۔ اس کے پر بالکل سفید تھے — دودھ کی طرح سفید۔ جوزف نے ماسٹر کرافٹ اور حاضرین کو ہاتھ اونچا کر کے تتلی دکھائی۔

"اب اپنی مشین پسٹل ہمیں دو اور تتلی کو سٹیج پر چھوڑ کر نیچے اتر جاؤ" نے کہا۔

اور جوزف نے ہولسٹر سے ایک مشین پسٹل نکال کر بڑے مؤدبانہ انداز میں دے دیا۔ اور عمران سٹیج کے ایک کونے پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ سٹیج کی اندرونی طرف تھا — جوانا اس کے پیچھے سٹیج سے نیچے کھڑا ہو گیا۔ جب کہ جوانا نے حاضرین کے سامنے ڈبیا کھولی اور تتلی کو سٹیج پر اچھال دیا۔

ہال میں بیٹھے ہوئے سب افراد کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ انہوں نے سسپنس کی وجہ سے سانس لینا بھی ترک کر دیا تھا۔ ماسٹر کرافٹ بھی ایک دیوار سے لگا خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن صاف نظر آ رہی تھی۔

تتلی سٹیج کے اوپر اڑنے لگی۔ چند لمحے تک وہ اپنے سفید پر بڑی سے ہلاتی ہوئی اڑتی رہی۔ دوسرے لمحے ہال مشین پسٹل کی مسلسل تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ گولیاں بجلی کی سی رفتار سے تتلی کے اردگرد سے گزرتی جا رہی تھیں — جیسے جیسے تتلی اڑ رہی تھی۔ عمران کا ہاتھ بھی گھومتا جا رہا تھا۔ اور پھر ٹھس کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ روک دیا۔ تتلی ابھی تک اڑ رہی تھی۔ عمران نے پستول پھینکا اور تیزی سے تتلی کی طرف لپکا۔ اس نے اڑتی ہوئی تتلی پر جھپٹا مارا اور اُسے مٹھی میں پکڑ کر سٹیج کی پچھلی دیوار تک لیتا گیا — اس نے مٹھی کھولی اور تتلی کو دیوار کے ساتھ لگا کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دو پنیں نکالیں اور تتلی کے دونوں پر دیوار کے ساتھ پھیلا کر دونوں سائیڈوں سے پن کر دیا تتلی کا جسم لرز رہا تھا اور عمران ہاتھ جھاڑتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

دوسرے لمحے ہال میں موجود ہر شخص پاگلوں کی طرح چیخ پڑا۔ سٹیج پر موجود تیز روشنی میں دیوار کے ساتھ پن کی ہوئی تتلی کے پروں پر واقعی سیاہ رنگ کی بڑی خوب صورت آڑی ترچھی لکیریں نظر آرہی تھیں۔ ایسی لکیریں جیسے نقش ونگار بنائے گئے ہوں ——— اور پھر ہال زبردست تالیوں سے گونج اٹھا۔ اس بار تالیوں کا زور اس قدر تھا کہ واقعی چھت اڑنے کے قریب ہوگئی تھی۔ جب کہ عمران معصوم سا چہرہ بنائے خاموش کھڑا تھا۔

ماسٹر کرافٹ پاگلوں کے سے انداز میں چند لمحے تتلی کو دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے تتلی کے قریب جاکر اُسے غور سے دیکھا، اور اس کے بعد اس نے اس کے دونوں پروں پر انگلی پھیری اس کے انگلی پھیرتے ہی نقش ونگار پھیل سے گئے۔

دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور اس نے آکر سٹیج پر ہی عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"تم ماسٹر ہو پرنس۔ میں واقعی اناڑی ہوں۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں" ——— ماسٹر کرافٹ نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ——— ماسٹر کرافٹ کو بتاؤ کہ وہ ہمیں تم کی بجائے آپ سے مخاطب کرے۔ ہم اپنی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اسے انعام بھی دے دو۔ یہ حوصلہ مند آدمی ہے۔ اس نے جس طرح شکست تسلیم کی ہے۔ اس کی عزت ہمارے دل میں بڑھ گئی ہے" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا،

عمران سے اگلوایا جائے کہ آخر اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے "
صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا،

اور پھر سب نے یہی طے کیا کہ وہ ہوٹل سے نکل کر سیدھے فلیٹ پر جائیں اور جب تک عمران اصل بات نہ بتا دے۔ وہاں سے پلٹیں نہیں۔

چنانچہ چند لمحوں بعد ان کی کاریں ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑنے لگیں،

"مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے" کرسی پر بیٹھی ہوئی خوب صورت لڑکی نے سامنے بیٹھے ہوئے ماسٹر کرافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا الزبتھ ڈیئر ——— لیکن یہ ممکن ہو چکا ہے۔ یہ شخص پرنس جادوگر ہے جادوگر" ——— ماسٹر کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت ہوٹل شوبیا میں اپنے رہائشی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"لیکن اس شو کے بعد اب اس ملک میں تو ہمارا شو نہیں چل سکے گا۔ پھر ہمارے مشن کا کیا ہوگا" ——— الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ اس قدر ماہر فن کی موجودگی میں ہمارا مشن کامیاب بھی نہیں ہو سکتا۔ مجھے ریڈ سرکل سے بات کرنی ہوگی" ——— کرافٹ نے کہا۔

"کیوں ——— اس پرنس کا اس معاملے سے کیا تعلق" ——— الزبتھ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم۔ میں بھی پہلے اسے عام سا پرنس سمجھ رہا تھا لیکن آج صبح زیدوڈان نے ایک پرچہ دیا ہے۔ اس کے بعد معاملہ بدل گیا ہے۔ یہ لو تم خود پڑھ لو" ——— ماسٹر کرافٹ نے جیکٹ کی جیب سے ایک پرچہ نکال کر الزبتھ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ الزبتھ نے حیرت بھرے انداز میں پرچہ لیا اور اُسے کھول کر پڑھنے لگی۔

"اوہو ——— اگر یہ سچ ہے پھر تو یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے" الزبتھ نے پرچہ پڑھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ میری چھٹی حس مجھے آگاہ کر رہی ہے کہ یہ شخص ہمارے مشن کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنے گا۔ اس کی موجودگی میں مشن شدید خطرے میں ہے" ——— ماسٹر کرافٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں اس کے دو ہی حل ہیں یا تو مشن سے پہلے اس کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر چیف باس سے بات کی جائے وہ جیسا حکم دے" ——— الزبتھ نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا خوب صورت چہرہ اس وقت بالکل سپاٹ نظر آرہا تھا۔

"اس جیسے ماہر فن کا خاتمہ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس لئے میرا خیال ہے چیف باس سے بات کر لی جائے۔ پھر اگر اس نے اس کے خاتمے کا حکم دے دیا تو مجبوری ہوگی" ——— ماسٹر کرافٹ نے کرسی

سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی الزبتھ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم بیگ اٹھالو۔ تاکہ کسی ویران جگہ پر جا کر کال کی جا سکے۔ ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا پڑے گا" ——— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔ اور الزبتھ سر ہلاتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اس کی نچلی دراز کھول کر اس میں سے ایک کیمرہ نکالا۔ اور ساتھ ہی ایک بریف کیس اٹھا کر اس نے بریف کیس کو میز پر رکھ کر کھولا ——— اس کے اندر پاسپورٹ اور دیگر کاغذات کے ساتھ ساتھ مصوری کا جدید ترین سامان اور ایک کپڑا بھی نظر آ رہا تھا۔ کیمرہ بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ بند کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی کار میں دونوں بیٹھے ہوئے شہر کے باہر کی طرف جانے والی سڑک پر جا رہے تھے ——— بریف کیس پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا تھا۔ جب کہ ڈرائیونگ ماسٹر کرافٹ کر رہا تھا۔ الزبتھ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کار انہیں ہوٹل کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔ انہوں نے ہوٹل سے چار شو کا معاہدہ کیا تھا۔ ہفتے میں ایک شو ——— اس طرح ان کا پروگرام ایک مہینے تک یہاں رہنے کا تھا۔ اور یہ ان کا پہلا شو تھا۔ ابھی تین شو باقی تھے۔

"میرے خیال میں ساری پلاننگ ہی غلط ہوئی تھی۔ ہمیں اس طرح شو کرنے کی بجائے کوئی اور طریقہ استعمال کرنا چاہیے تھا" کرافٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں ——— پلاننگ تو درست تھی۔ کرنل جان کو نشانے بازی کا جنون ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی تھی کہ وہ ہمارا شو دیکھنے کے بعد لازماً ہم سے ملے گا۔ اور پھر ہم اس نشانے بازی کے چکر میں اس سے تعلقات بڑھا کر اپنا مشن پیدا کر سکتے تھے۔ لیکن اس پرنس کے درمیان میں آ ٹپکنے سے معاملہ بگڑ گیا ہے۔ ایک تو پرنس بہرحال تم سے بہتر نشانہ باز ثابت ہو گیا ہے۔ اور پھر وہ یہیں کا رہنے والا ہے۔ اب کرنل جان تمہاری بجائے یقیناً اس سے رابطہ کرے گا ——— یہ ایک فطری سی بات ہے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے۔ کہ یہ پرنس سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ اور انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے اور کرنل جان جس پوسٹ پر ہے وہ اس قدر نازک ہے کہ یہ شخص یقیناً اسے ہم سے ملتے دیکھ کر چونک پڑے گا" ——— الزبتھ نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل جان کو خریدا بھی تو جا سکتا تھا۔ یا پھر اس پر حسن کا پھندہ پھینکا جا سکتا تھا۔ اس کے لئے اتنی لمبی پلاننگ کی کیا ضرورت تھی" کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چیف باس سے یہی بات ہوئی تھی۔ اس نے کرنل جان کے متعلق تفصیلی تحقیقات کرائی ہے۔ اس کی تحقیقات کے مطابق کرنل جان حد درجہ محب وطن ہے اسے کسی قیمت پر خریدا نہیں جا سکتا ——— دوسری بات یہ کہ وہ حد سے زیادہ خشک مزاج آدمی ہے۔ عورت کے نام سے بھی الرجک ہے۔ اور پھر اسے اپنی نازک ترین پوسٹ کا اس قدر خیال ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے بھی زیادہ تعلقات نہیں بڑھاتا۔ صرف اگر اس میں کمزوری ہے تو نشانہ بازی کے جنون کی ——— اور چیف باس نے اس کی اس کمزوری کو سامنے رکھ کر یہ پلان بنایا تھا۔ لیکن درمیان میں یہ پرنس آن ٹپکا ——— الزبتھ نے کہا۔ اور کرافٹ سر ہلا کر رہ گیا۔ کار اب شہر سے کافی دور پہنچ چکی تھی۔ اس وقت وہ ایسی جگہ سے

گزر رہے تھے۔ جہاں دونوں طرف کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ چلا گیا تھا۔ اور پھر کرافٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"آؤ یہ کھیت ہمارے مقصد کے لئے ٹھیک رہیں گے"۔

کرافٹ نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور الزبتھ بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ اس نے پچھلی نشست سے بیگ اٹھایا۔ کرافٹ نے کار کو لاک کیا اور پھر دونوں سیاحوں کے سے انداز میں کھیتوں کے درمیان پتلی سی پگڈنڈی پر چلنے لگے ـــــ جب وہ سڑک سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو کرافٹ نے الزبتھ کو رکنے کا اشارہ کیا۔ الزبتھ نے بیگ کھولا اور اس میں موجود سفید رنگ کا کپڑا نکال کر اس نے کھیتوں کے درمیان خالی جگہ پر بچھا دیا۔

"کیمرہ مجھے دو۔ میں کچھ تصویریں کھینچ لوں تاکہ اگر کوئی ہمیں دیکھ بھی رہا ہو تو وہ کوئی شک نہ کر سکے"۔ ـــــ کرافٹ نے کہا اور الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کیمرہ کرافٹ کی طرف بڑھا دیا۔ اور خود بیگ میں سے مصوری کا سامان نکال کر اسے سیٹ کرنے لگی۔ پلاسٹک کا بنا ہوا ایک سٹینڈ اس نے کھول کر زمین پر رکھا اور جس پر سفید کاغذ فٹ تھا اور اس کے ساتھ ہی بیگ میں سے اس نے برش، رنگ وغیرہ نکال کر اپنے ساتھ رکھے اور کپڑے پر بیٹھ کر اس نے بڑے اطمینان سے مختلف رنگ تیار کرنے شروع کر دیئے ـــــ اس کے ہاتھ خاصی مہارت سے چل رہے تھے۔ جب کہ کرافٹ کیمرہ گلے میں لٹکائے ادھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ اس کا انداز شوقیہ فوٹوگرافروں جیسا تھا۔ کھیتوں میں چونکہ سبزیاں اگی ہوئی تھیں اس لئے دُور دُور تک انہیں سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔ سڑک پر کھڑی ہوئی ان کی کار بھی انہیں دکھائی دے رہی تھی۔

کرافٹ نے مختلف زاویوں سے باقاعدہ چند فوٹو کھینچے اور پھر وہ اس طرف آ گیا جہاں الزبتھ اب پورے انہماک سے سفید کاغذ پر کوئی تصویر بنانے کی کوششوں میں مصروف تھی۔

"میرا خیال ہے کوئی ہمیں چیک نہیں کر رہا"ـــــ کرافٹ نے اس کے ساتھ ہی کپڑے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے بھی دیکھ لیا ہے۔ تم کال کر دو"ـــــ الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرافٹ نے بیگ کو اپنی طرف گھسیٹا۔ اس کو پلٹ کر اس نے ایک سائیڈ پر چٹکی بھری اور اس کے اوپر لگا ہوا کپڑا سرر کی آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹ گیا۔ اب اندر ایک سفید رنگ کا سپاٹ ڈھکن نظر آ رہا تھا ـــــ کرافٹ نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اس سپاٹ ڈھکن کے ایک کونے میں انگلی سے مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو ڈھکن کے درمیان سے ایک چھوٹا سا مائیک باہر آ گیا۔ اس مائیک کے ساتھ ایک چھوٹا سا بٹن تھا۔ کرافٹ نے جلدی سے اس بٹن کو دبایا تو بیگ میں سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس ریڈ ہرکل اٹنڈنگ اوور"ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز بیگ میں سے سنائی دی۔

"کرافٹ بول رہا ہوں چیف باس اوور"ـــــ کرافٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ بولنے کے دوران بھی اس کی نظریں اِدھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اوہ یس ___ کیا رپورٹ ہے۔ کل رات تمہارا پہلا شو تھا اوور"
چیف باس نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس شو ہو گیا۔ لیکن وہاں ایک شخص نے مجھے چیلنج کیا اور پھر باس اس نے ایک حیرت انگیز کارنامہ سر انجام دیا۔ اس قدر حیرت انگیز کہ میرے لئے بھرے مجمع کے سامنے شکست تسلیم کر لینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہا اوور" ___ کرافٹ نے کہا۔

"ماسٹر کرافٹ تم نشے میں تو نہیں ہو۔ تم نشانہ بازی میں کسی سے شکست کھاؤ گے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اوور" ___ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہو چکا ہے باس" ___ کرافٹ نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز ___ کم از کم مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن تم کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن کال کرنے کا مقصد اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"باس زیرو ون نے آج صبح مجھے ایک پرچہ لا کر دیا ہے۔ اس پرچے کے مطابق زیرو ون نے اس پرنس کے بارے میں تحقیقات کی ہیں۔ اس کے مطابق اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے ___ ڈھمپ ایک فرضی ریاست ہے۔ ویسے یہ علی عمران یہاں کے ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمان کا اکلوتا لڑکا ہے۔ بظاہر معصوم اور احمق نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ آمدنی کے ائع نامعلوم ہیں اوور" ___ کرافٹ نے پرچے میں موجود تفصیلات تے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ پھر تو یہ خاصا خطرناک شخصیت ہوا لیکن اس کے باوجود تمہاری کا مقصد پھر بھی میں نہیں سمجھا اوور" ___ چیف باس نے کہا۔

"باس ___ پہلی بات تو یہ ہے کہ علی عمران کے سامنے آنے کے اب کرنل جان کا مجھ سے رابطہ قائم کرنے کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے عمران نے اپنے آپ کو مجھ سے بہتر نشانے باز ثابت کر دیا ہے اور وہ مقامی ہے جب کہ میں غیر ملکی ___ اور جیسی فطرت آپ نے کرنل کی بتائی ہے اس کے مطابق وہ اپنے سائے سے بھی چوکنا رہتا ہے۔ لئے میرے خیال میں اگر اپنی کمزوری کی بنا پر اگر اس کا مجھ سے ابطہ قائم کرنے کا کوئی امکان تھا تو کم از کم میرے نکتہ نظر سے وہ اب ہو گیا ہے ___ اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا نہ ہو اور کرنل جان ہم ے رابطہ قائم بھی کر لے۔ تو ہو سکتا ہے علی عمران چونک پڑے۔ ایسی ت میں انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس کے حرکت میں آجانے کا بھی شہ ہے اوور" ___ کرافٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی ایسا ممکن ہے۔ مجھے اس زاویے کا تو خیال ہی نہ آیا ۔ لیکن یہ مشن بہر حال مکمل ہونا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ مشن سے پہلے س نشانے باز کا خاتمہ کر دو۔ تاکہ ہر قسم کے خدشات ختم ہو جائیں اوور" باس نے کہا۔

"ہاں اس کا یہی ایک حل ممکن ہے۔ اور میرا خیال ہے یہ کام زیرو ون بی سے کر سکتا ہے اوور" ___ کرافٹ نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تم نے فوری یہ کام نہیں کرنا۔ کیونکہ اس جیسے آدمی کی موت کے بعد سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس لازماً تحقیقات کرے گی ۔۔۔ تم کچھ اور انتظار کرو اگر کرنل جان تم سے رابطہ قائم کرے۔ اور اس کے بعد کسی بھی وقت مشن کے دوران تم یہ محسوس کرو کہ عمران آڑے آ رہا ہے پھر یہ کام کرنا۔ اور اگر ہمارے پلان کے مطابق کرنل جان ہم سے رابطہ ہی قائم نہیں کرتا تو پھر سب کچھ فضول ہو جائے گا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"باس ۔۔۔ میں نے ایک اور تجویز سوچی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس پر عمل کیا جائے اوور" ۔۔۔ کرافٹ نے کہا۔

"کون سی تجویز اوور" ۔۔۔ باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس کیوں نہ اس کرنل جان کو اغوا کر لیا جائے۔ اور اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا جائے۔ اس طرح ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں اوور" کرافٹ نے کہا۔

"اوہ ماسٹر کرافٹ۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم اس قدر احمقانہ تجویز پیش کرو گے۔ کرنل جان کا اغوا اور اس کی جگہ دوسرا آدمی ڈالنا اس طرح ناممکن ہے۔ جس طرح رات کو سورج نکال لینا ۔۔۔ کرنل جان کے سانسوں کی بھی آپریشن روم میں جاتے ہوئے چیکنگ ہوتی ہے۔ اگر ایسی بات ممکن ہوتی تو پھر ہمیں اتنا بڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی اوور" ۔۔۔ چیف باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس اگر ایسی بات ہے تو پھر مشن کیسے مکمل ہو گا۔ کرنل جان تعلقات تو بنا سکتا ہے لیکن وہ فائل کیسے لا کر دے گا اوور" ۔۔۔ کرافٹ نے کہا۔

"ہمیں وہ فائل نہیں بلکہ فائل کی مائیکرو فلم چاہئیے کرافٹ۔ الزبتھ کہاں ہے اوور" ۔۔۔ چیف باس کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"موجود ہے باس اوور" ۔۔۔ کرافٹ نے سہم کر کہا۔

"اُسے بلاؤ۔ میں اس سے بات کروں اوور" ۔۔۔ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور الزبتھ جو ساتھ ہی بیٹھی تصویر کشی میں مصروف تھی۔ ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھی۔ جب کہ کرافٹ اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ کیمرہ ابھی تک اس کے گلے میں لٹکا ہوا تھا۔

"الزبتھ اٹنڈنگ یو باس اوور" ۔۔۔ الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"الزبتھ ۔۔۔ یہ کرافٹ کیسی باتیں کر رہا ہے۔ تم نے اسے مشن کے بارے میں بریف نہیں کیا تھا اوور" ۔۔۔ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اس میں کرافٹ کا قصور نہیں ہے۔ کرافٹ صرف نشانے بازی کا ماہر ہے۔ جوڑ توڑ میں اس کا دماغ تیز نہیں چلتا۔ اس لئے میں نے اُسے صرف یہی بتایا تھا کہ کرنل جان جب تعلقات بڑھا لے گا تو ہم اُسے نشانے بازی کا کوئی کھیل سمجھانے کے عوض اس سے فائل طلب کر لیں گے اور بس ۔۔۔ اس سے زیادہ کرافٹ کچھ نہیں جانتا" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔

"لیکن تمہیں چاہئیے تھا کہ مشن پر جانے سے پہلے اُسے مکمل پلاننگ

بتا دیتیں۔ ہو سکتا ہے وہ غلط فہمی میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا جس کا نتیجہ ہمارے حق میں الٹ ہو جاتا اوور" ___ چیف باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کرافٹ کو جانتی ہوں۔ اگر اسے زیادہ گہری بات بتا دی جاتی تو یہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا۔ اس طرح اس کی کارکردگی میں کمی آسکتی تھی۔ میں اسے مزید اس وقت کچھ بتانا چاہتی تھی جب کرنل جان رابطہ قائم کرتا ___ لیکن درمیان میں اس پرنس کا جھگڑا پڑ گیا اوور" الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کچھ روز انتظار کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے سب کچھ ہمارا وہم ثابت ہو اور کام بالکل اسی طرح ہو جائے جس طرح ہم نے سو[چا] ہے۔ اگر کوئی صورت حال بدلی تو مجھے کال کرنا میں پھر کوئی نئی پلاننگ کروں گا اوور اینڈ آل" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

الزبتھ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ بیگ کی شکل دی اور پھر اسے سیدھا کر کے رکھ دیا۔

"ہوں تو تم نے مجھ سے سب کچھ چھپائے رکھا۔ تم کیا سمجھتی ہو میں احمق ہوں" ___ کرافٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مشن کی انچارج میں ہوں تم نہیں۔ ہم یہاں بطور میاں بیوی تفریح کرنے نہیں آئے بلکہ ڈیوٹی پر آئے ہیں۔ میں نے جو مناسب سمجھا تمہیں بتا دیا اور جو نہیں سمجھا نہیں [بتایا]" الزبتھ نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور تمہارا مشن۔ میں آج ہی معاہدہ کینسل کر کے واپس چلا جاتا ہوں۔ جب مجھ پہ اعتماد نہیں کیا جاتا مجھے احمق سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر میری یہاں کیا ضرورت ہے" ___ کرافٹ نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اس پرنس سے شکست کھانے کے بعد تمہاری عقل بھی غائب ہو گئی ہے۔ تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واپس جا کر زندہ رہ سکو گے" ___ الزبتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میں اپنی توہین بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ تم میری بیوی ہو۔ تم ہی سب کچھ مجھ سے چھپانا شروع کر دو گی تو پھر میرا کیا مقام رہے گا" کرافٹ نے قدرے ڈھیلا پڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے تمہیں ذہنی دباؤ سے بچانے کے لئے میں نے تم سے چھپایا تھا۔ تاکہ تم اپنے شو صحیح طور سے کر سکو۔ ورنہ مجھے چھپانے کی کیا ضرورت تھی" ___ الزبتھ کا لہجہ بھی نرم پڑ گیا۔

"اچھا اب بتا دو کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ کیا چیز تم نے چھپائی ہے" کرافٹ نے ساتھ بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اور الزبتھ ہنس دی۔

"ہاں اب تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق اب آئندہ شو کی کم از کم اس شہر میں ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ سنو کرافٹ۔ کرنل جان پاکیشیا کی ایئر فورس لیبارٹری میں سائنسدان ہے ___ اور اس لیبارٹری میں ایئر فورس کے سلسلے میں ہی ایک انتہائی اہم ایجاد میں مصروف ہے۔ یہ ایجاد کس قسم کی ہے۔ اس کے متعلق تو

تفصیلات کا علم نہیں اور نہ ہی یہ ریڈ سرکل کا درد سر ہے۔ بہرحال اطلاعات کے مطابق یہ ریسرچ ایک فارمولے کی صورت میں مکمل ہو چکی ہے۔ اور آج کل اس فارمولے کو عملی صورت دینے کا کام جاری ہے۔ اس فارمولے کا کوڈ نام "ماسٹر برین" رکھا گیا ہے ۔۔۔۔ پاکیشیا کے ایک مخالف ملک نے اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے ریڈ سرکل سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور چیف باس نے یہ کام ہاتھ میں لے لیا ہے کرنل جان کے متعلق کچھ معلومات اسی ملک کے سیکرٹ ایجنٹوں نے مہیا کی ہیں۔ اور کچھ چیف باس نے اپنے ذرائع سے اکٹھی کی ہیں ۔۔۔۔ ان سب معلومات کو سامنے رکھ کر یہ پلان بنایا گیا تھا۔ کہ کرنل جان جیسے ہی تم سے نشانے بازی کے سلسلے میں رابطہ قائم کرے۔ ہم اس سے تعلقات بنائیں گے۔ اور پھر ان تعلقات کی وجہ سے ہم اس کی رہائش گاہ تک پہنچ جائیں گے ۔۔۔۔ چونکہ وہ رہتا بھی اس لیبارٹری کے قریب ہے اس لئے ہم آسانی سے لیبارٹری کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہاں پہنچنے کے بعد ہم کرنل جان کو بے ہوش کر دیں گے اور زیرو ون کو ناشتہ بتا کر وہاں بلائیں گے ۔۔۔۔ زیرو ون بے ہوش کرنل جان کے دماغ کو اپنے مخصوص فن سے ٹٹولے گا۔ اور اگر کرنل جان کا ذہن اس کے کنٹرول میں آگیا تو پھر کرنل جان اس کا حکم مانتے ہوئے اس فارمولے کی مائیکرو فلم ہم تک پہنچا دے گا۔ اور اس طرح مشن مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔۔ الزبتھ نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عجیب احمقانہ منصوبہ ہے۔ اگر کرنل جان کے دماغ کو ہی ٹٹولنا اور کنٹرول میں کرنا ہے تو یہ کام باہر بھی کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی جگہ۔ اس کے لئے یہ کیوں ضروری ہے کہ اس کی رہائش گاہ پر پہنچا جائے۔ ظاہر ہے اس کی رہائش گاہ ممنوعہ علاقے میں ہو گی سو وہاں داخلہ مشکل ہو گا۔ اور اس قسم کی ہزاروں رکاوٹیں پیش آ سکتی ہیں ۔۔۔۔ کرافٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اس لئے کہ زیرو ون کا کنٹرول صرف تھوڑے وقت کے لئے ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کے لئے ایک گھنٹے کا وقت مقرر ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کے لئے کرنل جان کا بے ہوش ہونا ضروری ہے ۔۔۔۔ اب اگر اسے باہر کہیں بے ہوش کر کے اسے فلم بنانے کے لئے کہا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یہاں سے جانے، فلم بنانے اور پھر واپس آنے میں گھنٹے سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ زیرو ون کے کنٹرول کے لئے فاصلہ بھی مقرر ہے زیادہ سے زیادہ پانچ فرلانگ۔ اس سے زیادہ پر یہ اس کا فن کام نہیں کرتا۔ اس لئے یہ سب پلان بنایا گیا ہے" ۔۔۔۔ الزبتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بھی بے شمار پہلو ایسے ہیں جو آڑے آ سکتے ہیں چیف باس نے بتایا تھا کہ لیبارٹری میں داخل ہوتے وقت اس کے سائنس تک چیک کئے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ فلم بنانے کے لئے کیمرہ اندر کیسے لے جائے گا اور پھر فلم کو باہر کیسے لے آئے گا" کرافٹ نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"تم چیف باس اور مجھے احمق سمجھتے ہو۔ کہ ہم نے ان تمام پہلوؤں

پر غور نہیں کیا ہو گا۔ سنو۔ آئی لینز کیمرہ کرنل جان کی آنکھوں پر چڑھا دیا جائے گا۔ اس نے وہاں لیبارٹری میں فلم نہیں بنانی بلکہ اس فائل کو شروع سے لے کر آخر تک کھول کر بس پڑھنا ہے۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے گا۔ اس کی فلم آئی لینز کیمرے میں بنتی جائے گی ـــــ اس کے بعد فائل وہیں رہ جائے گی اور کرنل جان واپس آجائے گا۔ جب وہ واپس آئے گا تو اسے دوبارہ بے ہوش کر کے یہ کیمرہ اس کی آنکھوں سے نکال کر محفوظ کر لیا جائے گا۔ اور ذہنی کنٹرول ختم ہو جائے گا ـــــ اس کے بعد کرنل جان کو کچھ معلوم نہیں ہو گا کہ اس نے کیا کیا ہے پھر اس فلم کو باہر لے آنے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی" ـــــ الزبتھ نے جواب دیا۔

"ہاں واقعی اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ خاصا اچھا منصوبہ ہے۔ بس میرے ذہن میں ایک رکاوٹ ہے کہ زیرو ون آخر وہاں کیسے پہنچے گا۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں ہی زیرو ون کو پکڑ لیا جائے۔ ایسی صورت میں تو سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جائے گا" ـــــ کرانٹ نے کہا۔

"اس کے متعلق بھی سوچا جا چکا ہے۔ اس علاقے کے حفاظتی انتظامات کی پوری تفصیل چیف باس پہلے ہی حاصل کر چکا ہے۔ جب ہم مشن کے لئے زیرو ون کو آخری کاشن دیں گے تو زیرو ون حرکت میں آجائے گا۔ اور اس کے آدمی علاقے کے مطلوبہ افراد کی جگہ لے لیں گے اس طرح زیرو ون بغیر کسی رکاوٹ کے ہم تک پہنچ جائے گا ـــــ بہرحال یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے زیرو ون کا ہے۔ وہ ایسے معاملات میں ماہر ہے۔ اور اس کے پاس پوری تنظیم موجود ہے۔ وہ خود ہی سارا بندوبست کرے گا۔ کرنل جان کو صحیح ہوش و حواس میں لے جانے کی اس لئے ضرورت ہے کہ لیبارٹری میں کام کرنے والوں کی گیٹ پر مخصوص کمپیوٹر باقاعدہ چیکنگ کرتے ہیں۔ ان کو کارڈ ایشو کئے ہوئے ہیں جنہیں کمپیوٹر پنچ ہونا ضروری ہے۔ کارڈ ہولڈر اس علاقے میں بغیر کارڈ پنچ کے لئے اگر اندر داخل ہو گا تو سیکورٹی کو خود بخود پتہ چل جائے گا ـــــ البتہ مہمانوں کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو آدمی اپنے مہمان لے آنا چاہے وہ خصوصی اجازت نامہ حاصل کرے۔ ان مہمانوں کا تعلق چونکہ صرف رہائشی کالونی تک ہے۔ اس لئے ان کی عام سی چیکنگ ہوتی ہے اور بس" الزبتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم زیرو ون کو اپنا دوست بنا کر اس کا تعارف کرنل جان سے کرائیں اور کرنل جان اُسے بھی ہمارے ساتھ اندر لے جائے" ـــــ کرانٹ نے کہا۔

"وہاں بیک وقت صرف دو مہمان جا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ تمہارا جانا اس لئے ضروری ہے کہ کرنل جان تمہارا معتقد ہو گا۔ میرا جانا اس لئے ضروری ہے کہ میں صورت حال کو چیک کر کے اُسے بروقت بے ہوش کر دوں گی۔ تمہارا اکیلا جانا وہاں مناسب نہیں ہے۔ ویسے بھی میاں بیوی کو بے ضرر سمجھا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں زیرو ون ہمارے ساتھ نہیں جا سکتا" ـــــ الزبتھ نے بتایا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ پلاننگ تو واقعی شاندار ہے۔ لیکن اصل مسئلہ کرنل جان کے رابطے کا ہے" ـــــ کرانٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ بہرحال کرنل جان ہم سے رابطہ ضرور کرے گا۔

آداب واپس چلیں "۔۔۔۔ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی جلدی سامان پیک کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ بیگ اٹھائے واپس کار کی طرف بڑھ گئے۔

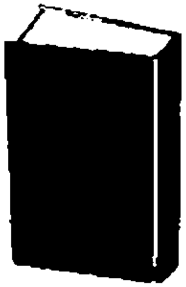

"تنویر کو ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ تم یہ کمال دکھا سکتے ہو" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ہوٹل سے نکل کر سیدھے عمران کے فلیٹ پہنچے تھے۔ لیکن عمران غائب تھا پہلے تو وہ واپس جانے لگے۔ لیکن پھر جولیا کے اصرار پر وہ وہیں بیٹھ گئے کہ آخر کسی وقت تو وہ واپس آئے گا۔۔۔ دوسرا انہیں یقین تھا کہ سلیمان لازماً جانتا ہے کہ عمران کہاں ہے۔ اور جب وہ انہیں وہاں جما ہوا دیکھے گا تو وہ عمران کو اطلاع دے گا۔ اور وہی ہوا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران فلیٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ لیکن اب وہ عام سے لباس میں تھا۔ اور اس سے اس کے اس حیرت انگیز کمال کے بارے میں ہی گفتگو ہو رہی تھی۔

"تنویر میں بس ایک ہی خوبی ہے۔ کہ یہ ضرورت سے زیادہ سمجھدار واقع ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا واقعی اس میں کوئی چکر تھا"۔۔۔ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

"مس جولیا۔۔۔ چکر کے بغیر تو دنیا بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بھی چکر میں چلا رکھا ہے۔ تو تم لوگ واقعی یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے مشین پسٹل سے تتلی کے پروں پر نقش و نگار بنائے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"۔۔۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس تتلی پر میں نے فائرنگ کی تھی وہ بے چاری میری آستین میں بند ہو کر رانا ہاؤس واپس پہنچ چکی ہے۔ اور جو تتلی وہاں سٹیج کی دیوار سے چپکی ہوئی اُسے آستین کی قید سے نجات مل گئی۔ بس اتنی سی بات تھی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سوائے تنویر کے باقی سب افراد کے چہرے دیکھنے کے لائق ہو گئے۔

"تو اس کا مطلب ہے تم نے فراڈ کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید عمران کے ان الفاظ نے ٹھیس پہنچائی تھی۔

"یہ فراڈ نہیں مقابلہ تھا اور مقابلے میں نشانہ بازی کے ساتھ عقل بھی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ خالی نشانہ بازی کام نہیں آتی۔ اب

یہ ماسٹر کرانٹ کی بد قسمتی تھی کہ وہ صرف نشانہ باز ہے جب کہ مجھے لوگ ساتھ ہی احمق بھی کہتے ہیں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی یہ وضاحت سن کر جولیا بے اختیار ہنس دی۔

" لیکن عمران صاحب ____ آخر اس چکر کا مقصد کیا تھا" کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مقصد کچھ نہیں ____ اُلٹا پچاس ہزار روپے کا نقصان ہو گیا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ان نوٹوں والی گڈی کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ویسے تو تم پیسوں کے بارے میں روتے رہتے ہو۔ لیکن لوگوں کو تم پچاس پچاس ہزار یوں دے دیتے ہو جیسے پیسے کی تمہارے سامنے کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔ یہ اتنی بڑی رقمیں تم کہاں سے لیتے ہو" جولیا نے کہا۔

" میرا یار سوپر فیاض زندہ ہے۔ مجھے رقم کی کیا کمی ہے۔ شہزادگی کا بھرم رہ جاتا ہے" ____ عمران نے کہا۔

" دیکھیں عمران صاحب ____ آپ سیدھی بات بتائیں کہ یہ ماسٹر کرانٹ کون ہے۔ آپ نے اُسے چیلنج کیوں کیا اور پھر اُسے نوٹوں کی گڈی کیوں دی" ____ صفدر نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" اس سیکرٹ سروس میں یہی مصیبت ہے۔ یہ بھی پولیس والوں کی طرح ہر چیز کو مشکوک سمجھتے ہیں بھائی تفریح اور کیا۔ ماسٹر کرانٹ بیچارے نے کیا ہونا تھا۔ بس نشانہ بازی کا ماہر ہے۔ شو کر کے دولت کما رہا ہے اور بس" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ وہ نشانے باز ہے۔ اس نے اور ملکوں میں بھی شو کئے ہیں اخبارات میں ان کا ذکر آتا رہتا ہے۔ لیکن تمہارا اس سے اس طرح کی دلچسپی لینا بتا رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے اور ہم اس کالے کو سفید کرنا چاہتے ہیں" ____ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یار میں نے سچ بتا دیا تو پھر تم ناراض ہو جاؤ گے" ____ اچانک عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" وعدہ رہا نہیں ناراض ہوں گے" ____ سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

" تو سنو ____ اس کے ساتھ جو لڑکی ہے وہ مجھے پسند آگئی ہے۔ بس سمجھو دانہ ڈالا ہے" ____ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ یک لخت سرخ پڑ گیا۔ جب کہ تنویر کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

" بکواس ____ یہ بات آپ اس سے کہیں جو آپ کو نہ جانتا ہو۔ ہم مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتے" ____ صفدر اور کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا جب کارڈ پہنچے گا تو پھر تو یقین کرو گے۔ بس دعا کرو کام بن جائے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" میں جا رہی ہوں" ____ جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" ٹوائلٹ جانا ہے۔ بھئی وہ تو کئی روز سے خراب پڑا ہے"

عمران نے چونک کر کہا۔

"یو شٹ اپ" ——— جولیا نے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑنے لگی۔

"مس جولیا۔ آپ عمران کو جانتے ہوئے بھی ہر بات کو سنجیدگی سے لے لیتی ہیں۔ بیٹھیں۔ آپ کے اس ردِ عمل کو دیکھنے کے لئے تو یہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اصل چکر کیا ہے۔ عمران صاحب سمجھتے ہیں کہ سیکرٹ سروس صرف احمقوں کا ٹولہ ہے" صفدر نے اٹھ کر جولیا کو بازو سے پکڑتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا سمیت سب صفدر کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ جولیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"جب میں نے اخبار میں عمران کا چیلنج پڑھا تو مجھے اُسی وقت یقین آگیا تھا کہ اس کے پسِ پردہ کوئی چکر ہے۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں کچھ تحقیقات کیں۔ اس تحقیقات کے نتیجے میں ایک بات سامنے آئی کہ ماسٹر کرافٹ جس ملک میں بھی شو کرتا ہے وہاں بعد ازاں کوئی نہ کوئی بڑا ہنگامہ ضرور کھڑا ہوتا ہے ——— مثلاً کسی ملک کے صدر پر قاتلانہ حملہ ہوتا ہے۔ کسی ملک میں مسلح بغاوت ہو جاتی ہے۔ ایک ملک میں ایک سائنسدان اغوا ہو گیا۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ کہ یہ ماسٹر کرافٹ کسی مجرم تنظیم کا نمائندہ ہے اور اس شو کی آڑ میں کوئی نہ کوئی جرم ہوتا ہے ——— اور یقیناً عمران صاحب نے بھی انہی باتوں کے پیش نظر اُسے ٹٹولنے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر اُسے یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ اس ملک میں اس کا مقابلہ سخت ہو گا۔

اور جہاں تک نوٹوں کا تعلق ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ ان نوٹوں کے ذریعے عمران صاحب نے ان کی خفیہ گفتگو ٹیپ کرنے کی کوشش کی ہے ——— کیونکہ ایک بار پہلے بھی ایک کیس میں عمران نے ایسی ہی حرکت کی تھی۔ کیسے کی تھی اس کا مجھے علم نہیں۔ اب بتائیے عمران صاحب۔ کیا میں سچ کہہ رہا ہوں" ——— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار تمہیں تو اس بیش بہا ریسرچ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملنی چاہئے۔ واہ کیا تحقیق کی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنئے عمران صاحب۔ صفدر صاحب کی بات درست ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ آپ ضرور کسی چکر میں وہاں گئے تھے اور ہم وہ چکر معلوم کرنا چاہتے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یار چکر بتایا تو ہے تو تم تسلیم نہیں کرتے۔ نہ بتاؤں تو کہتے ہو ضرور کوئی چکر ہے۔ بتاؤ اب میں کیا کروں کہو تو چائے پلوا دوں" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی۔ عرف چکر باز۔ عرف نشانہ باز۔ عرف ....." ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب ——— ایک آدمی شو کے بعد آپ کے متعلق تحقیقات کرتا پھر رہا ہے۔ غیر ملکی ہے۔ اس نے ہوٹل شو بار کے

ن بیردں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"

دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اور چونکہ اس کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ اس لئے وہ سب معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"ارے بھائی اس سے پوچھو کہیں اس نے مجھے کوئی رقم تو ادھار نہیں دے رکھی۔ ایسا نہ ہو مجھے فلیٹ چھوڑنا پڑے"۔۔۔ عمران نے خوفزدہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی رقم کی بات سامنے نہیں آئی۔ اگر آئی تو اطلاع کر دوں گا" دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور یوں رکھ دیا جیسے جان چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"اب بتائیے عمران صاحب آپ تو چھپا رہے تھے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی عجیب لوگ ہیں نہ وقت دیکھتے ہیں اور نہ موقع۔ بس فون کر دیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر تم ہمیں بتاتے کیوں نہیں۔ اس بار جولیا نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں۔ ابھی تو صرف دانہ ڈالا ہے۔ پھنسے گی تو بتاؤں گا" عمران نے بھی جواب میں چڑچڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم عمران اور ٹائیگر کی نگرانی کریں" صفدر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"ارے ارے خدا کا خوف کرو۔ مجھ کنوارے پہ رحم کرو" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ہنس پڑے۔

"دیکھئے عمران صاحب ۔۔۔ سچ سچ بتا دیجئے۔ ورنہ ہم فیصلہ کر کے آئے ہیں کہ آپ سے سب کچھ اگلوائے بغیر نہیں اٹھیں گے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ارے میرے پاس صوفہ اور قالین کی دھلائی کے پیسے نہیں ہیں۔ میں کیسے اگلوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ پیسے ہم دے دیں گے۔ آپ اگلیں تو سہی"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے"۔۔۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سلیمان ارے سلیمان"۔۔۔ عمران نے آخر میں ہانک لگائی۔

"بن رہی ہے چائے۔ میں ذرا بسکٹوں کے ڈبے لینے چلا گیا تھا اس لئے دیر ہو گئی"۔۔۔ دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ارے باپ رے ۔۔۔ بسکٹوں کے ڈبے۔ ارے اس مہنگائی میں۔ ارے میں تو رقم اکٹھی کرنے کی بات کر رہا تھا تم خرچ کرنے پہ تلے ہوئے ہو"۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ پھر اصل بات گول کر رہے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار تم سب بے حد ضدی لوگ ہو۔ تمہیں تو پولیس میں ہونا چاہیئے۔ راہ جاتے آدمی کو پکڑا اور اسے بٹھا لیا کہ بتاؤ کون سا جرم کیا ہے۔ اب

اس کی مجبوری کہ جرم کیا ہو یا نہ۔ اُسے بہرحال بتانا ہی پڑے گا"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واہ جانتے کسی نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تم نے ضرور کوئی چکر چلا رکھا ہے"
جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا اگر تم میرے نقصان پر ہی راضی ہو تو چلو سن لو۔ جہاں زندگی میں اور نقصان اٹھائے ہیں یہ بھی سہی" ____ عمران نے رو دینے والے انداز میں کہا۔

"اچھا تو ہمیں بتانے سے نقصان ہو جاتا ہے" ____ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"نقصان نہیں تو اور کیا۔ میں جب کوئی کیس اکیلے حل کر لیتا ہوں تو ایکسٹو صاحب برائے مہربانی ایک چیک بھیج دیتے ہیں۔ ہماری دال روٹی چل جاتی ہے۔ تم وہ بھی نہیں چاہتے تو تمہاری مرضی۔ بات دراصل یہ ہے کہ ماسٹر کرافٹ کی بیوی الزبتھ کسی زمانے میں ایک تنظیم "لاسٹ فائر" کی بڑی سرگرم کارکن تھی ____ ایک کیس کے سلسلے میں میرا لاسٹ فائر سے مقابلہ ہوا۔ تو میں نے اُسے وہاں دیکھا تھا۔ یہ آج سے دس بارہ سال پہلے کی بات ہے۔ ماسٹر کرافٹ کا اس وقت وجود نہ تھا۔ لاسٹ فائر تو ختم ہو گئی لیکن الزبتھ کے متعلق اڑتی اڑتی خبریں ملتی رہیں کہ وہ باقاعدہ مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہے ____ پھر اطلاع ملی کہ الزبتھ نے ایک ماہر نشانہ باز ماسٹر کرافٹ سے شادی کر لی ہے۔ ماسٹر کرافٹ ایکس مین ایئر فورس سے ریٹائر ہوا ہے۔ وہ وہاں نشانے بازی کا انسٹرکٹر تھا۔ اس کے بعد مختلف ملکوں میں ان کے شو کے متعلق

اطلاعات ملتی رہیں۔ اور صفدر کی تحقیقات درست ہیں۔ جس ملک میں انہوں نے شو کیا وہاں ہنگامہ ضرور ہوا۔ گو ان کا اس ہنگامے سے براہ راست کوئی تعلق ظاہر نہیں ہوا اور نہ ثابت ہوا ____ گذشتہ دنوں جب میں نے اخبار میں ان کے شو کی خبر پڑھی اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کے فوٹو دیکھے تو مجھے خیال آیا کہ شاید یہ یہاں بھی کسی چکر میں نہ آئے ہوں۔ اس لئے میں نے اسے چیک کرنا ضروری سمجھا۔ اور یہ مقابلہ بازی دراصل اس چیکنگ کا نتیجہ تھی ____ نوٹوں کی گڈی میں ایک نوٹ واقعی ایسا ہے جو ایک ٹرانسمیٹر کا کام کرتا ہے۔ میں نے ٹائیگر کو اس دھندے پر لگا دیا۔ تاکہ اگر کوئی بات ہوئی تو سامنے آجائے گی۔ اور ابھی تمہارے سامنے فون آیا ہے کہ کوئی غیر ملکی شو کے بعد میرے متعلق تحقیقات کر رہا ہے۔ اور رقم کی طرف سے خاموشی ہے ____ بس اتنی سی بات ہے۔ اب بولو میں تمہیں کیا بتاتا۔ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آجائے۔ اس وقت تو صرف اسے حفاظتی تدابیر ہی کہا جا سکتا ہے"
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اس کے لئے اتنا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس ماسٹر اور اس کی بیوی سے سیدھے طریقے سے بھی پوچھ گچھ کی جا سکتی تھی"
تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کبھی سیدھی انگلی سے بھی گھی نکلا ہے۔ یہی تو تمہارے اندر خامی ہے۔ ورنہ اب تک تمہارے کارڈ نہ چھپ گئے ہوتے۔ کیوں جولیا"
عمران نے کہا۔

"تم پھر مذاق پر آ گئے۔ لیکن میں یہ کیسے یقین کر لوں کہ تم نے صرف

اتنی سی بات کے لئے پچاس ہزار روپے خرچ کر ڈالے۔ ان کے کمرے میں بھی کوئی مائیک چھپایا جا سکتا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ الزبتھ اتنی سیدھی سادھی عورت نہیں۔ لاسٹ فائر کے زمانے میں اس کی شہرت یہی تھی کہ یہی دراصل لاسٹ فائر کی دماغ ہے۔ لیکن جب لاسٹ فائر ختم ہوئی تو اس پر کوئی انگلی بھی نہ اٹھا سکا۔ اور اس کے بعد بھی اس نے کئی بار اچھی اچھی سیکرٹ سروسز کو انگلیوں پر نچایا ہے۔ اور آج تک کسی کو اس پر شک کرنے کا بھی موقع نہیں ملا۔۔۔۔ اگر واقعی یہ یہاں کسی جرم کے سلسلے میں آئی ہے تو پھر اس کا مقابلہ دماغ سے ہی کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم ہمیں بتلاتے ہم اس کی نگرانی شروع کر دیتے۔ اب یہ بیٹھے بیٹھے تو جرم نہ کر سکتی۔ کچھ نہ کچھ کرتی تو سامنے آجاتا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے میں اُسے چونکا کر مزید محتاط کر دیتا" عمران نے کہا۔

"تو اب ہم کیا کریں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"شادیاں کر کے بچے پیدا کرنے شروع کر دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے" عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا اور صفدر منہ بنا کر رہ گیا۔

"اچھا ایک وعدہ کرو اگر تمہیں کوئی لائن آف ایکشن ملے تو اکیلے اکیلے اسے نہ نمٹا دینا"۔۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہتے ہوئے کہا۔

"اکیلے کیسے یہ کام ہو سکتا ہے۔ اب ہر بار تو حضرت عیسیٰؑ پیدا ہونے سے رہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحے تو خاموشی رہی۔ لیکن پھر عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہی کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا ایک بار پھر پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ چلیں صفدر۔۔۔۔ اسے تو اب بات کرنے کی بھی تمیز نہیں رہی"۔ جولیا نے منہ پھُلاتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اچھا عمران صاحب اجازت"۔۔۔۔ صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے وہ چائے اور بسکٹوں کے ڈبے"۔۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ہمیں معلوم ہے ابھی فیکٹری ہی نہیں لگی بسکٹ بنانے والی۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ہنستے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز ــــ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ نشانہ بازی میں اس قدر مہارت بھی ممکن ہے" ــــ کرنل جان نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویسے ہے تو واقعی ناقابل یقین بات کرنل۔ لیکن تم جیسا آدمی اگر کہہ رہا ہے تو درست ہی ہو گا" ــــ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود یقین نہیں آ رہا سر صادق ــــ اگر میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا۔ پہلے جب ماسٹر کرافٹ نے اپنا شو دکھایا تو میں سمجھ رہا تھا کہ دنیا میں اس سے بڑا نشانہ باز پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب پرنس نے آ کر کارنامہ دکھایا تو یقین رکھو ماسٹر کرافٹ تو اس کے سامنے اناڑی لگنے لگا" ــــ کرنل جان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل۔ یہ پرنس آف ڈھمپ ہے کون۔ ڈھمپ کون سی ریاست ہے۔ میں نے تو اس سے پہلے ایسی کسی ریاست کا نام نہیں سنا" سر صادق نے کہا۔

"ہاں مجھے بھی اپنی جغرافیہ دانی پر بڑا ناز تھا۔ لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کہ میں سائنس کے چکر میں پڑ کر جغرافیہ بھول گیا ہوں۔ میں نے سرسری طور پر پتہ کیا ہے تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ ہمالیہ کی ترائی میں کوئی چھوٹی سی ریاست ہے ــــ کرنل جان نے جواب دیا۔

"اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ چلتا۔ کم از کم اس عجیب و غریب مقابلہ کو اپنی آنکھوں سے تو دیکھتا۔ آج اخبارات میں اس کا حال پڑھ کر اور تمہارے منہ سے سن کر مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے" ــــ سر صادق نے جواب دیا۔

"سر صادق ــــ اگر آپ اجازت دیں تو ماسٹر کرافٹ کا شو یہاں کرا دیا جائے۔ ایک پرائیویٹ شو۔ ہم سب مل کر اس کی نشانہ بازی کا لطف لیں گے" ــــ کرنل جان نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"شو نہیں کرنل۔ ایسا ناممکن ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ انتہائی ممنوعہ علاقہ ہے۔ یہاں کسی شو کا تو انعقاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم کلب میں صرف ماسٹر کرافٹ کو بلا کر اس سے ایک آدھ کارنامہ دیکھ لیں ــــ صرف بطور مہمان۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ویسے اس کی ضرورت بھی کیا ہے۔ اگلے ہفتے وہ پھر شو کرے گا تو وہاں چل کر دیکھ لیں گے" ــــ سر صادق نے جو لیبارٹری کا چیف تھا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تو مشکل ہے۔ ماسٹر کرافٹ نے جس طرح شکست تسلیم کی

ہے۔ اس کے بعد اس کا کم از کم اس علاقے میں شو مشکل ہے"
کرنل جان نے کہا۔

"چلو وہ پرنس تو یہیں رہتا ہے۔ اس سے بات کر لیں گے۔ اگر وہ پرائیویٹ طور پر آجائے تو" ــــ سر صادق نے شاید کرنل جان کا دل رکھنے کے لئے کہا۔

"سر آپ نے پرنس کو نہیں دیکھا۔ وہ واقعی پرنس ہے۔ ایسے لمبے تڑنگے اور دیو قامت باڈی گارڈ تھے اس کے کہ دیکھ کر دہشت ہوتی تھی اور پھر اس نے جس طرح نوٹوں کی گڈی ماسٹر کرافٹ کو دی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیچھے پڑا تو بھی نہیں رکھنے دے گا" کرنل جان نے قدرے مایوس لہجے میں کہا۔

"چلو اس سے ملا تو جا سکتا ہے" ــــ سر صادق نے بات ختم کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کلب سے باہر کی طرف چل پڑے۔

کرنل جان اس وقت سپیشل آفیسرز کلب میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں صرف لیبارٹری کے اعلیٰ افسران ہی داخل ہو سکتے تھے۔ چونکہ وہ اکیلا آدمی تھا۔ اس لئے لیبارٹری کے بعد اس کا زیادہ وقت اسی کلب میں گزرتا تھا ــ کل ساری رات اُسے نیند نہ آئی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جائے اور ماسٹر کرافٹ یا پرنس کے قدموں میں ساری زندگی گزار دے۔ نشانے بازی کا اُسے جنون تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو بڑا نشانے باز سمجھتا تھا ــــ ماسٹر کرافٹ کی نشانہ بازی کی مہارت اور اس کے شو کے متعلق اس نے اخبارات میں بہت کچھ پڑھ رکھا تھا اور ایک لحاظ سے ماسٹر کرافٹ اس کا ہیرو تھا۔ چنانچہ جب یہاں ماسٹر کرافٹ کے شو کا اعلان ہوا تو کرنل جان کو اس قدر خوشی ہوئی کہ وہ کھانا پینا بھول گیا۔ اور شو کے لئے سیٹ بک کرانے والا بھی وہ پہلا آدمی تھا۔ نشانے بازی کے اس جنون کا علم اس کے سب ساتھیوں کو تھا ــــ اور کل سے جب وہ واپس آیا تھا۔ سب دوستوں کے ساتھ اس ٹاپک پر ہی گفتگو جاری تھی۔ پرنس نے گو حیرت انگیز مہارت کا ثبوت دیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ماسٹر کرافٹ کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا۔ کہ پرنس واقعی کوئی پرنس ہے ــــ ایسے لوگ صرف اپنے موڈ کے پابند ہوتے ہیں۔ البتہ ماسٹر کرافٹ پیشہ ور آدمی تھا۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ وہ اس سے مل کر نشانے بازی کے سلسلے میں اس سے تفصیلی گفتگو کرے گا۔ اُسے یقین تھا کہ اُسے ایسے پوائنٹس مل جائیں گے جس سے اُسے اپنی نشانہ بازی میں اور بھی زیادہ مہارت حاصل ہو جائے گی ــــ لیکن مسئلہ لیبارٹری بنا ہوا تھا۔ یہاں کام ایسے موڑ پر پہنچ چکا تھا کہ اُسے سر کھجانے کی بھی فرصت نہ تھی۔ اس لئے صبح بادلِ نخواستہ وہ لیبارٹری میں چلا گیا۔ لیکن وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے ہوٹل شوبرا فون کیا تا کہ ماسٹر کرافٹ سے ملنے کے لئے وقت لے سکے ــــ وہاں سے اُسے بتایا گیا کہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی الزبتھ سیر کے لئے گئے ہوئے ہیں اور رات کو واپسی کا کہہ گئے ہیں۔ اور اب وہ کلب میں بیٹھا رات ہونے کا انتظار کر رہا تھا

"سر میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ہوٹل شوبرا بات کی ہے ماسٹر کرافٹ ہوٹل پہنچ چکے ہیں" ــــ کلب کے انچارج نے آ کر بڑے

مؤدبانہ لہجے میں کرنل جان سے کہا۔

"اوہ تھینک یو ــــ تھینک یو" ــــ کرنل جان نے چونک کر کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چونکہ وہ پہلے سے ہی شہر جانے کے لئے تیار تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایچ۔ ڈی۔ ایریا کے مین گیٹ سے ضروری چیکنگ کے بعد شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑنے لگی۔ ایچ۔ ڈی ایریا تمام تر کنٹرولڈ ایریا تھا اور شہر کے شمال مغرب میں تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھا ــــ اس طرف اونچی نیچی پہاڑیاں تھیں۔ اس لئے خصوصی حفاظت کے لئے لیبارٹری انہی پہاڑیوں کے نیچے قائم کی گئی تھی۔ اس ایریے کا تمام تر کنٹرول ایئر فورس کے پاس تھا۔ کرنل جان پہلے بری فوج کے تحت چلنے والی ایک ڈیفنس لیبارٹری کا انچارج تھا۔ لیکن اس کے ایک فارمولے کے آئیڈیے کا علم جب ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کو ہوا تو انہوں نے اس فارمولے میں بے حد دلچسپی لی۔ اور اس کے بعد کرنل جان کو ایئر فورس کی خفیہ لیبارٹری میں تبدیل کر دیا گیا۔ کرنل جان نے یہاں آ کر اس فارمولے پر دن رات محنت کی ــــ اور پھر یہ فارمولا تیار ہو گیا۔ اعلیٰ حکام نے تفصیلی غور و فکر کے بعد اس کے قابل عمل ہونے کی منظوری دے دی۔ اس طرح اب اس پر عملی کام شروع ہو گیا تھا۔ کرنل جان اس تمام پروجیکٹ کا انچارج تھا۔ اور ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کو یقین تھا کہ اس پروجیکٹ کے مکمل ہوتے ہی پاکیشیا کی ایئر فورس ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جائے گی ــــ اس فارمولے کو خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ اور اس کے مکمل ہونے تک یہ آرڈر بھی دیئے گئے تھے کہ پروجیکٹ کے متعلق کوئی شخص ایریا سے باہر نہ جائے۔ لیکن اس دوران ماسٹر کرافٹ کے شو کا اعلان ہوا تو کرنل جان نے ہر قیمت پر شو دیکھنے پر اصرار کیا اور پھر سر صادق جو لیبارٹری کے انچارج تھے۔ آخرکار انہیں اجازت دینی پڑی ــــ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پروجیکٹ کی تمام تر کامیابی کا انحصار کرنل جان پر ہے۔ اور تاش نے بازی کے سلسلے میں کرنل جان کے جنون کا انہیں بخوبی علم تھا۔

کرنل جان نے ہوٹل شوبا پہنچ کر پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ سیدھے ہوٹل کے منیجر کے پاس پہنچ گئے۔

"مجھے کرنل جان کہتے ہیں اور ایئر فورس سے میرا تعلق ہے۔" کرنل جان نے منیجر سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی ان کی شخصیت ایسی تھی کہ منیجر پہلے ہی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ جناب آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ــــ منیجر نے تعارف کے بعد اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے شوٹنگ میں مہارت کا جنون ہے۔ اور میں نے کل آپ کے ہوٹل میں ماسٹر کرافٹ کا شو دیکھا ہے۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔" کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ــــ ماسٹر کرافٹ نے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملیں گے۔ بہرحال میں بات کرتا ہوں" ــــ منیجر نے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھا ہوا ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"آپریٹر ـــــ ماسٹر کرافٹ سے بات کراؤ" ـــــ مینیجر نے دوسری طرف سے ایکسچینج آپریٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــــ آپریٹر نے کہا اور مینیجر نے رسیور رکھ دیا۔

"پہلے بھی کوئی ان سے ملنے کے لئے آیا ہے" ـــــ کرنل جان نے پوچھا۔

"ایک آدمی ـــــ شو کے بعد تو میں انکار کر کر کے تنگ آگیا ہوں" مینیجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی اور مینیجر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ مینیجر نے کہا۔

"سر ـــــ ماسٹر کرافٹ سے بات کیجئے" ـــــ آپریٹر نے کہا۔ اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی ماسٹر کرافٹ کی آواز فون پر ابھری۔

"یس ـــــ کرافٹ بول رہا ہوں" ـــــ ماسٹر کرافٹ کے لہجے میں بیزاری کا تاثر تھا۔

"ماسٹر ـــــ میں مینیجر بول رہا ہوں۔ ہمارے ملک کی اہم شخصیت آپ سے ملاقات کی خواہش مند ہے۔ وہ میرے دفتر میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا تعلق ایئر فورس سے ہے۔ کرنل جان" ـــــ مینیجر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ میں کسی سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن اب آپ نے فون کر ہی دیا ہے تو ٹھیک ہے میں مل لیتا ہوں۔ لیکن پلیز انہیں بتا دیجئے کہ میں زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ معذرت خواہ ہوں" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ شکریہ ـــــ میں انہیں کہہ دوں گا۔" مینیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر کرنل جان سے مخاطب ہوا۔

"آپ سر ملاقات کر سکتے ہیں۔ آیئے میں آپ کو چھوڑ آؤں" مینیجر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ـــــ آپ مجھے کمرہ نمبر بتا دیجئے۔ میں چلا جاؤں گا۔" کرنل جان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ آیئے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں" ـــــ مینیجر نے کہا اور پھر وہ کرنل جان کو لئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو بھئی تمہارا کرنل جان آ ہی گیا" ـــ ماسٹر کرافٹ نے رسیور رکھتے ہوئے الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا جو اس وقت باتھ روم سے باہر نکل رہی تھی۔

"اوہ واقعی ـــ ویری گڈ ـــ بس دھیان رکھنا اُسے ہمارے متعلق کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے" ـــ الزبتھ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ایسا شیشے میں اتاروں گا کہ کیا یاد کرے گا" ماسٹر کرافٹ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے الزبتھ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ الزبتھ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"مسٹر کرافٹ۔ کرنل جان" ـــ دروازے پر موجود منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف ہٹ گیا۔ الزبتھ نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بارعب شخصیت کا مالک کھڑا تھا۔

"اوہ کرنل جان ـــ خوش آمدید" ـــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف ہٹ گئی۔ کرافٹ بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اور اس نے بھی منیجر اور کرنل جان کا بڑی خوش دلی سے استقبال کیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ ماسٹر کہ آپ نے وقت دے دیا" کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے صاحب شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ دراصل میری کچھ عادت ایسی ہے کہ میں زیادہ بھیڑ بھاڑ سے گھبراتا ہوں۔ آئیے تشریف رکھیئے" کرافٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اچھا اب مجھے اجازت دیجیئے" ـــ منیجر نے کرنل کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ پینے کے لئے بھجوا دیجیئے گا" ـــ کرافٹ نے مسکرا کر کہا۔ اور منیجر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میرا تعلق ایئر فورس سے ہے۔ اور میں آپ کا بہت پرانا مداح ہوں" ـــ کرنل جان نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ شکریہ ـــ لیکن ایئر فورس اور کرنل کا عہدہ" ـــ ماسٹر کرافٹ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ـــ واقعی حیرت کی بات ہے۔ میں پہلے بری فوج میں تھا۔ وہاں سے ڈیپوٹیشن پر ایئر فورس چلا آیا ہوں۔ رات میں نے آپ

کا شو دیکھا تھا۔ یقین کیجیے میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ مجھے دراصل خود بھی نشانے بازی میں مہارت حاصل کرنے کا جنون ہے۔ اسے میرا شوق سمجھ لیجیے چاہے کمزوری۔ بہرحال ہے سہی" کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے پھر تو آپ سے ملاقات ہمارے لئے خوش بختی ہے۔ اپنے ذوق کے آدمی سے ملنا تو خوش بختی ہی ہوتی ہے۔ ویسے کرنل آپ کے ملک میں تو پرنس آف ڈھمپ جیسے یگانہ روزگار افراد موجود ہیں۔" کرافٹ نے کہا۔

"ہاں میں نے رات ان کا کارنامہ دیکھا تھا۔ واقعی انہیں حیرت انگیز حد تک مہارت حاصل ہے۔ لیکن ماسٹر وہ پرنس ہیں اور آپ جانتے ہیں۔ پرنس تکلفات کے زیادہ قائل ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی مہارت کسی بھی لحاظ سے کم نہیں" ——— کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل ——— مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ پرنس کے اس کارنامے کے باوجود آپ نہ صرف میرے پاس تشریف لائے ہیں بلکہ میری تعریف بھی کر رہے ہیں" ——— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر نے دروازہ پر دستک دی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر شراب کی بوتل اور جام موجود تھے۔

"تم جاؤ" ——— الزبتھ نے ہنستے ہوئے ویٹر سے کہا۔ اور ویٹر سلام کر کے چلا گیا۔ الزبتھ نے جام تیار کیے۔ اور پھر ایک ایک جام سب کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل ——— کیا آپ کی بیگم بھی آپ کی طرح خوب صورت اور وجیہہ ہیں" ——— الزبتھ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"ارے نہیں مسز کرافٹ ——— ہماری قسمت میں تو بیگم نام کی کوئی چیز نہیں۔ دراصل میرا کام ہی کچھ ایسا ہے کہ مجھے فرصت بے حد کم ملتی ہے۔ اور جو فرصت ملتی ہے وہ شوٹنگ میں پوری ہو جاتی ہے۔" کرنل نے مسکرا کر کہا اور اس کے بعد دوبارہ ماسٹر کرافٹ کی طرف مڑ گیا۔

اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اُسے واقعی عورتوں سے کوئی رغبت نہیں۔ اس نے ایک بار بھی الزبتھ کی طرف مڑ کر نہ دیکھا تھا۔ سوائے اسی وقت کے جب اس نے خود بات کی تھی ——— اور پھر جواب دے کر وہ دوبارہ کرافٹ کی طرف مڑ گیا۔ الزبتھ خاموش ہو گئی۔

اس کے بعد کرافٹ اور کرنل کے درمیان نشانے بازی پر گفتگو شروع ہو گئی۔ اس فن کی باریک باتیں۔ مہارت کے قصے۔ الزبتھ کا کام صرف اتنا رہ گیا کہ وہ انہیں جام بھر بھر کر دیتی رہی۔

"اچھا ماسٹر ——— میں نے آپ کا بہت وقت لے لیا۔ جب کہ مجھ صاحب نے کہا تھا کہ آپ نے انہیں ......" ——— اچانک کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ چھوڑیئے ——— اس وقت مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ دراصل کون ہیں۔ آپ تو دوسرے ماسٹر کرافٹ ہیں۔ آپ سے تو میں خود سیکھ سکتا ہوں۔ تشریف رکھیے" ——— ماسٹر کرافٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرنل مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔ ماسٹر کرافٹ جیسے ماہر فن سے تعریف سن کر اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

" شکریہ۔۔۔ آپ کی تعریف تو میرے لئے اعزاز ہے۔ اب آپ آئندہ ہفتے شو کر رہے ہیں ناں "۔۔۔ کرنل نے پوچھا۔

" نہیں کرنل۔۔۔ پرنس والے واقعے کے بعد اب یہاں شو کرنے کا کوئی جواز نہیں رہا۔ اب تو میں یہاں صرف اس لئے ٹھہرا ہوا ہوں کیونکہ مجھے آپ کا ملک بے حد پسند آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کچھ دن یہاں کی سیر کی جائے "۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔۔۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ آپ جیسے ماہر فن کا جادو تین چار بار مزید دیکھنے کو ملے گا "۔۔۔ کرنل نے قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" کرنل آپ تو میری فیلڈ کے آدمی ہیں۔ آپ کے لئے کیسا شو۔ آپ جس وقت کہیں جہاں کہیں یہ شو ہو سکتا ہے۔ لیکن صرف آپ کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی مہارت بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ شاید اس طرح میں آپ سے کچھ سیکھ سکوں "۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

" ارے آپ یقیناً اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں جو ایسا کہہ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ان فقروں نے میرا اعزاز بڑھا دیا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو کوئی وقت ہمیں دے دیں۔ ہمارا ایک سپیشل کلب ہے۔ وہاں ہم چند دوست مل کر آپ کی مہارت دیکھنا چاہتے ہیں "۔۔۔ کرنل نے اپنے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔

" کلب۔۔۔ کوئی شوٹنگ کلب ہے "۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" ارے نہیں صاحب۔۔۔ دراصل میں آپ کو بتاؤں۔ میں ایک عام فوجی نہیں ہوں۔ بلکہ سائنسدان ہوں۔ ایئر فورس کی ایک لیبارٹری میں کام کرتا ہوں۔ ہمارا ایریا کچھ ممنوعہ علاقہ ہے۔ وہاں عام طور پر کسی شخص کا داخلہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ لیکن بطور مہمان کسی خاص شخصیت کو لے جایا جا سکتا ہے۔ وہاں ہم نے اکٹھے بیٹھنے کے لئے ایک کلب بنایا ہوا ہے۔ سر صادق ہماری لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ وہ بھی آپ کے فن کے بڑے مداح ہیں۔ ان سے آج ایسی سی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے زبانی تو اجازت دے دی تھی۔۔۔ اگر آپ وعدہ کریں تو پھر خصوصی اجازت نامے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بس وہاں ہم چند ہی لوگ ہوں گے بھیڑ بھاڑ نہیں ہو گی "۔۔۔ کرنل جان نے کہا۔

" کرنل جان۔۔۔ دراصل میں ایسے پابند قسم کے علاقوں سے بے حد گھبراتا ہوں۔ تلاشی۔ چھان بین۔ چیک پوسٹیں۔ اور پھر دبا دبا ماحول۔ آپ کسی اور علاقے میں اپنے دوستوں کو اکٹھا نہیں کر سکتے "۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

" اوہ آپ کو گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔ اور پھر آپ معزز مہمان ہوں گے "۔۔۔ کرنل جان نے فوراً کہا۔

" لیکن کرنل میرے ساتھ ایک اور مسئلہ ہے کہ شو کرنے سے پہلے مجھے کم از کم چھ گھنٹے کی پُرسکون نیند چاہیئے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو مہارت کے ایسے ایسے نمونے دکھاؤں۔ بس یوں سمجھئے آپ جیسے مداح کے لئے اپنا مکمل فن پیش کر دوں۔۔۔ البتہ سفر کرنا۔۔۔ اور پھر شو کر دینا۔ یہ مشکل کام ہے آپ تو بہر حال جانتے ہیں کہ یہ عام سی شوٹنگ کا مسئلہ نہیں۔ اعصاب کا کھیل ہے۔۔۔ ماسٹر کرافٹ

نے جواب دیا۔

"ہاں واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ صبح یہ شو کیا جائے۔ لیکن صبح تو لیبارٹری کا وقت ہو جاتا ہے" کرنل جان نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ڈیوٹی کس وقت ختم ہوتی ہے" ــــ ماسٹر کرافٹ نے پوچھا۔

"شام چار بجے" ــــ کرنل جان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پھر ڈیوٹی کے بعد تو آپ کو لیبارٹری نہ جانا پڑتا ہوگا" ماسٹر کرافٹ نے پوچھا۔

"آج کل ایک اہم پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ اس لئے ڈیوٹی کے بھی سچ پوچھئے تو کوئی اوقات نہیں رہے۔ بعض اوقات ساری رات گزر جاتی ہے" ــــ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو پھر چھوڑیئے اس سلسلے کو خواہ مخواہ آپ کو پریشانی ہوگی" ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ارے نہیں ــــ یہ تو ہم سب کے لئے باعث اعزاز ہوگا کہ آپ جیسے ماسٹر ہمیں اپنی مہارت سے نوازیں گے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں آپ کو تکلیف نہ ہو تو" ــــ کرنل جان نے کہا۔

"وہ کیا" ــــ ماسٹر کرافٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا ہے کہ آپ رات میرے پاس گزاریں۔ صبح ہم پروگرام رکھ لیں۔ اس کے بعد ہم آپ کو واپس چھوڑ دیں گے۔ لیکن میرے پاس کچھ ایسی رہائشی سہولتیں" ــــ کرنل جان نے کہا۔

"سہولتوں کو تو چھوڑیں۔ ہم تو سپاہی آدمی ہیں۔ لیکن آپ تو ابھی فرما رہے تھے کہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے وہاں رات کا مسئلہ کیسے ہوگا" ــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"وہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ ہم نے آپ کو لیبارٹری میں تو نہیں لے جانا وہ میں کر لوں گا" ــــ کرنل جان نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ جب بھی پروگرام بنائیں" ماسٹر کرافٹ نے کہا اور کرنل جان خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ واقعی اپنی کمزوری کے ہاتھوں پاگل ہو رہا تھا۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں ابھی جا کر بندوبست کرتا ہوں۔ اگر ہو گیا تو میں جیپ آپ کے پاس بھجوا دوں گا۔ آج ہی رات صبح شو ہو جائے گا ورنہ کل رات تو بہرحال لازمی ہے" کرنل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں ہم بہرحال تیار ہیں" ــــ ماسٹر کرافٹ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بے حد شکریہ" ــــ کرنل جان نے کہا اور پھر وہ سلام دعا کر کے رخصت ہو گیا۔ الزبتھ نے آگے بڑھ کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

"کمال کر دیا ماسٹر تم نے کمال کر دیا۔ واقعی ایسا شیشے میں اتارا ہے کہ لطف آ گیا" ــــ الزبتھ نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اب تم زیدوون سے بات کر لو۔ ہو سکتا ہے آج ہی رات مشن مکمل ہو جائے" ــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی بات کرتی ہوں" ــــ الزبتھ نے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور پھر وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب ـــــ یہ آخر آپ نے پوری ٹیم کو کس چکر میں ڈال دیا ہے۔ جولیا کا فون آیا تھا۔ کہ عمران ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کے چکر میں ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ عمران بالا بالا سب کچھ کرنے کے موڈ میں ہے ـــــ میں نے تو انہیں منع کر دیا تھا کہ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آئے تم خاموش رہو۔ اور میں کیا کہہ سکتا تھا" بلیک زیرو نے عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں ـــ آج کل ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے وہ اب میری جاسوسی پہ تُل گئے ہیں۔ حالانکہ میں تو صرف اپنی ذہنی کھجلی مٹانے کے لئے یہ سب کام کر رہا ہوں۔ اور ویسے بھی ابھی تک کوئی ایسی رپورٹ سامنے نہیں آئی ـــ ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔ وہ لوگ واقعی رقم کمانے کے لئے آئے ہوں" ـــ عمران نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل اس قدر متوجہ نہ ہوتے اگر آپ چیلنج کا مسئلہ نہ کھڑا کر دیتے۔ اب انہیں یقین ہی نہیں آرہا کہ عمران صاحب صرف تفریح کے لئے ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر وہ پچاس ہزار روپے انہیں زیادہ کھٹک رہے ہیں" ـــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے طاہر۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ مسئلہ ضرور گڑبڑ ہے۔ لیکن واضح طور پر کوئی بات سامنے نہیں آرہی۔ وہ نہ ہی کسی سے مل رہے ہیں۔ نہ ہی انہیں کوئی فون آیا ہے ـــ ایک بار وہ [illegible] گئے۔ وہاں ماسٹر کرافٹ فوٹو گرافی کرتا رہا اور اس کی بیوی [illegible] ایک بار پھر وہ شاپنگ اور سیر کے لئے گئے اور بس" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ سوچئے۔ گڑبڑ ہو بھی کیا سکتی ہے" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو لڑکا بھی ہو سکتا ہے" ـــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔ دوسرے لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور بلیک زیرو سے پہلے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب فلیٹ پر نہیں ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو علم ہو" ـــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران کا کوئی پتہ نہیں۔ البتہ کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دو" ـــ عمران نے کہا۔

"سر ۔۔۔ ان سے کہنا تھا کہ ماسٹر کرافٹ کو ایک شخص ملا ہے۔ کرنل جان ان کا نام ہے۔ ایئر فورس سے ان کا تعلق ہے۔ مزید تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔ منیجر کی معرفت ملاقات ہوئی ہے۔ اور وہ غیر ملکی جو عمران صاحب کے متعلق معلومات حاصل کر رہا تھا اس کے متعلق اور کوئی رپورٹ نہیں ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرنل جان ایئر فورس سے ۔۔۔ لیکن ایئر فورس میں کرنل کا کیا تعلق" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ ایئر فورس ہیڈ کوارٹر" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل سے بات کراؤ۔ اٹ از ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر ہولڈ آن کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس ۔۔۔ ایئر مارشل اعظم سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری آواز رسیور پر سنائی دی۔

"اٹ از ایکسٹو ۔۔۔ مسٹر اعظم یہ بتائیے۔ ایئر فورس میں کوئی کرنل جان بھی ہے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کرنل جان ۔۔۔ اوہ یس سر ۔۔۔ کرنل جان ایئر فورس سپیشل لیبارٹری میں ایک سائنسدان ہیں۔ کیوں سر کوئی خاص بات" ۔۔۔ ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"سوالات کی اجازت نہیں۔ صرف جواب دیجئے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہو گیا۔

"اوہ سوری سر" ۔۔۔ ایئر مارشل نے معذرت آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل جان کہاں رہتا ہے۔ اس کے متعلق خفیہ تفصیلات" ۔ عمران نے پوچھا۔

"سر یہ سپیشل لیبارٹری ایچ ڈی۔ ایریا میں ہے۔ کرنل جان آج کل وہاں ایک اہم پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ ان کی رہائش بھی اسی ایریا میں ہے۔ انتہائی سنجیدہ اور محب وطن آدمی ہیں۔ مزید تفصیلات لیبارٹری انچارج سر صادق سے مل سکتی ہیں" ۔۔۔ ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"سر صادق کا فون نمبر کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور ایئر مارشل نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے ۔۔۔ انہیں میرے متعلق بتا دیجئے۔ میں تھوڑی دیر میں ان سے بات کروں گا۔ مزید کوئی بات نہیں ہونا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ تعمیل ہو گی" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایئر مارشل نے کہا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو بھئی بلیک زیرو کچھ بات بنتی نظر آ رہی ہے۔ کرنل جان کی ماسٹر کرافٹ سے ملاقات۔ کرنل جان کا سپیشل لیبارٹری میں کسی اہم پروجیکٹ

یہ کام کرنا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کہ کہیں آپ علم غیب تو نہیں جانتے" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

"علم غیب کی بات نہیں طاہر۔ یہ سیٹ ہی ایسی ہے۔ یہاں آنکھیں کھلی رکھی جاتی ہیں۔ اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن آنکھیں بہرحال کھلی رہنا چاہئیں" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور سر صادق کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ چند لمحے دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر ایک آواز سنائی دی۔

"یس ____ سپیشل لیبارٹری صادق سپیکنگ" ____ بولنے والے کا لہجہ انتہائی باوقار تھا۔

"ایکسٹو ____ سر صادق آپ ہیں" ____ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ____ یس سر ____ ابھی ایئر مارشل صاحب نے مجھے فون کیا تھا۔ فرمائیے سر" ____ بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"اس وقت آپ کے ساتھ اور کون کون موجود ہے" ____ عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے کمرے میں اکیلا ہوں سر ____ دفتر سے بول رہا ہوں سر" سر صادق نے کہا۔

"یہ آپ کے پاس کرنل جان کام کرتے ہیں۔ کیا یہ آج شہر گئے تھے۔" عمران نے پوچھا۔

"او یس سر ____ کرنل جان ہماری لیبارٹری کے اہم ترین پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں سر۔ اور وہ شہر بھی گئے تھے۔ سر اور وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ہوٹل شوبرا میں ایک ماہر نشانہ باز ماسٹر کرافٹ سے ملنے جا رہے ہیں" ____ سر صادق نے کہا۔

"کیا وہ ان کے دوست ہیں۔ یہ ملاقات کس سلسلے میں ہوئی ہے" عمران نے پوچھا۔

"دوست نہیں ہیں سر ____ دراصل کرنل جان جنون کی حد تک نشانے بازی میں مہارت کا شوق رکھتے ہیں۔ اسے ان کی کمزوری سمجھ لیجئے۔ اور ماسٹر کرافٹ دنیا کے مانے ہوئے نشانہ باز ہیں" سر صادق نے جواب دیا۔

"یہ کرنل جان کیسے آدمی ہیں صحیح صحیح بتائیے" ____ عمران نے پوچھا۔

"سر وہ انتہائی محب وطن۔ انتہائی سنجیدہ اور قدرے خشک مزاج آدمی ہیں۔ غیر شادی شدہ ہیں۔ سوائے اس نشانہ بازی کے شوق کے اور انہیں کوئی شوق نہیں" ____ سر صادق نے جواب دیا۔

"اب وہ کہاں ہیں" ____ عمران نے پوچھا۔

"اس وقت وہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں بات کراؤں سر" ____ سر صادق نے کہا۔

"نہیں ____ اور سنئے انہیں قطعاً پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ

درمیان کیا بات ہوئی ہے یہ سیکرٹ ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں ۔۔۔ لیکن سر ۔۔۔ کیا ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" ۔۔۔ سر صادق نے پوچھا۔

"کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیں آنکھیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں۔ یہ بتلائیے کہ اس ملاقات کے بعد انہوں نے اس سلسلے میں کوئی رپورٹ دی ہو یا کوئی بات کی ہو" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر بات ہوئی تھی وہ ماسٹر کرافٹ کی اعلیٰ ظرفی کی تعریف کر رہے تھے۔ اور سر وہ چاہتے ہیں کہ ماسٹر کرافٹ کا ایک دوستانہ شو یہاں کرایا جائے۔ تاکہ ہم سب ان کی مہارت کا مظاہرہ دیکھ سکیں۔ میں نے باقاعدہ شو سے تو انکار کر دیا ہے ۔۔۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ البتہ میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ وہ بطور مہمان انہیں یہاں ایریے میں لے آئیں۔ اور وہ ہمارے کلب میں بیٹھ کر اگر کچھ دکھا سکیں تو ٹھیک ہے" سر صادق نے کہا۔

"تو پھر کیا طے ہوا ہے۔ کب وہ ماسٹر کرافٹ آ رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"سر صبح کا وقت مقرر ہوا ہے۔ رات ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کرنل جان کے مہمان ہوں گے۔ صبح نو بجے وہ دوستانہ شو کریں گے۔ اور پھر واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔ سر صادق نے جواب دیا۔

"لیکن ایچ ڈی ۔ ایریا ممنوعہ علاقہ ہے ۔۔۔ پھر اجنبی لوگ وہاں رات کیسے گزار سکیں گے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سر میں ایریا لیبارٹری کا ممنوعہ ہے۔ باقی رہائشی ایریا میں جو لیبارٹری سے بالکل ہٹ کر اور علیحدہ ہے۔ وہاں تو مہمان بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ رشتہ دار بھی صرف ان کی جامہ تلاشی وغیرہ [illegible] سے ہوتی ہے اور بس" ۔۔۔ سر صادق نے جواب دیا۔

"صبح کتنے بجے یہ مظاہرہ ہوگا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"صبح نو بجے کا وقت مقرر ہوا ہے جناب۔ ویسے آپ حکم کریں تو [illegible] یہ سب کچھ کینسل کر دوں" ۔۔۔ سر صادق نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ البتہ ایسا کریں کہ گیٹ پر کہہ دیں [illegible] میرا ایک نمائندہ بھی اس شو میں شریک ہوگا۔ آپ اُسے اپنا ذاتی مہمان سمجھ لیں۔ ان کا نام طاہر سعید ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ ٹھیک ہے سر ۔۔۔ وہ گیٹ پر پہنچ جائیں [illegible] اطلاع کرا دوں گا" ۔۔۔ سر صادق نے جواب دیا۔

"او کے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"تم کل صبح نو بجے سے پہلے ایچ ۔ ڈی ۔ ایریے کے پہلے گیٹ پر [illegible] جانا۔ بظاہر تو صورت حال ٹھیک ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوتا تو لیبارٹری [illegible] ہوتا۔ لیکن لیبارٹری سے دور رہائشی کالونی میں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا [illegible] اور ویسے بھی سر صادق اب پہلے سے زیادہ محتاط رہیں گے۔ لیکن [illegible] کے باوجود بھی آنکھیں کھلی رکھنا" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اور عمران اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہماری رہائش گاہ ہے تو سادہ۔ آپ کو ہوٹل جیسی سہولیات تو مہیا نہیں ہو سکتیں" ــــ کرنل جان نے ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کو ان کا کمرہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کوئی بات نہیں۔ رات کا وقت ہے گزر ہی جائے گا۔ آپ کہاں سوئیں گے" ــــ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ میں رات لیبارٹری میں ہی رہوں گا تاکہ کچھ کام بھی ہو جائے۔ اور آپ بھی ڈسٹرب نہ ہوں" ــــ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کرنل ــــ ہم یہاں اکیلے کیسے رہ سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ممنوعہ علاقہ ہے پھر نامانوس سی جگہ۔ مسئلہ تو اعصاب کے سکون کا ہے۔ ایسی صورت میں تو مجھے نیند ہی نہیں آئے گی" ــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ارے آپ فکر کس بات کی کرتے ہیں۔ آپ اطمینان سے سوئیں۔

ہے ــــ اوہ ــــ اوہ ...... " ماسٹر کرافٹ نے کرنل جان کی حالت

یہاں آپ کہ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کر لینا۔ ادھر آجاؤ اور اسے سنبھالو۔ یہ تو خاصا بھاری ہے" ــــ الزبتھ

"نہیں سنائی دی۔ اور ماسٹر کرافٹ دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ... نے

ایسا کریں ہماری ... میں الزبتھ کرنل جان کے جسم کو مضبوطی سے پکڑے کھڑی

اتنا کافی ہوں جان کی آنکھیں بند تھیں اور جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔

"اوہ ۔ بے ہوش ہو گیا" ــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

نے کہا۔ اور تمہیں کیا نظر آ رہا ہے۔ اٹھاؤ اسے اور اندر لٹا دو جلدی کرو۔

بیٹھ گئے یہ وڈان کو کاشن دے کر بلاؤں۔ ایسا نہ ہو کہ دیر کی وجہ سے کوئی

"لیبارٹری سے اس کا پتہ کرنے آجائے اور سارا مسئلہ ہی خراب ہو جائے"

ماسٹر کرافٹ الزبتھ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کرنل جان کے جسم کو سنبھالا اور اسے اٹھا کر اندر کمرے میں لے گیا۔

الزبتھ دوڑتی ہوئی باہر کو چلی گئی۔ ماسٹر کرافٹ نے کرنل جان کو کر بیڈ پر لٹا دیا۔ چند ہی لمحوں بعد زیرو وڈان الزبتھ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ الزبتھ نے دروازہ بند کر دیا۔ زیرو وڈان نے جلدی سے اپنی جیکٹ کے بٹن کھولے اور اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پتلا سا کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا کیس نکال لیا ــــ کیس کی سائیڈ میں اس نے ایک بٹن دبایا تو کٹاک کی آواز سے کیس کھل گیا۔ اس کے اندر دو خانے تھے۔ ان میں سے ایک خانے میں ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی۔ شفاف شیشے کی جب کہ دوسرے خانے میں ایک چھوٹا سا سرنج موجود تھا۔ اس کی لمبی سی سوئی کے ساتھ ایک میٹر لگا ہوا تھا ــــ اور اس میٹر کے ساتھ

ایک مجھے دار تار تھی۔ جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا مائیک تھا۔ یہ مائنڈ کنٹرولنگ مشین تھی۔ زیرو دَن نے اُسے اٹھایا اور پھر وہ کرنل جان کے سر کی طرف بڑھا۔ اس نے انگلیوں سے اس کے سر کو ٹٹولنا شروع کر دیا اور پھر ایک جگہ اس کی انگلی رک گئی ـــــ اس کے بعد اس نے سوئی کو عین اس جگہ پر رکھا۔ اور ایک ہاتھ سے دبانا شروع کر دیا۔ سوئی آہستہ آہستہ کرنل جان کی کھوپڑی میں اترتی گئی۔ زیرو دَن کی نظریں سوئی کے اوپر لگے ہوئے میٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر سوئی کے اندر جاتے ہی تیزی سے نمبر بدلنے شروع ہو گئے تھے ـــــ اور پھر جیسے ہی بائیس کا ہندسہ ابھرا زیرو دَن نے ہاتھ کا دباؤ روک دیا۔ سوئی صرف چوتھائی حد تک ہی کھوپڑی میں گئی تھی۔ باقی تین حصے باہر تھی۔ زیرو دَن نے میٹر کی سائیڈ میں ایک بٹن کو پریس کیا تو میٹر کی ایک سائیڈ میں سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ـــــ زیرو دَن نے سوئی کو اور زیادہ دبایا لیکن انتہائی آہستہ سے۔ اور نمبر ایک بار پھر بدلنے لگے۔ پھر جیسے ہی اٹھائیس نمبر میٹر پر ظاہر ہوا۔ سرخ رنگ کا نقطہ سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ اور زیرو دَن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب اس نے مائیک کو پکڑ کر منہ سے لگا لیا۔

"کرنل جان ـــــ تم یہاں سے اٹھ کر سیدھے لیبارٹری میں جاؤ گے اور ماسٹر برین کی فائل کو بیٹھ کر اطمینان سے پڑھو گے تیز روشنی میں۔ جب فائل پڑھ لو گے تو پھر واپس اپنے مکان میں آؤ گے اور خواب گاہ میں آ کر لیٹ جاؤ گے۔ اس کے بعد جب تالی بجائی جائے گی تو تم ہوش میں آ جاؤ گے اور اس کے ساتھ ہی تمہیں صرف اتنا یاد رہے گا کہ تم لیبارٹری میں گئے تھے۔ اور پھر راؤنڈ لگانے مکان میں آئے ہو۔ اس کے علاوہ تمہیں کچھ یاد نہیں رہے گا۔ اور اس دوران تم بالکل نارمل رہو گے۔"

زیرو دَن نے رک رک کر اور ایک ایک لفظ پر زور دے دے کر ہدایت مکمل کی۔ اور ساتھ ہی اس نے مائیک کے ساتھ موجود بٹن پر رکھی ہوئی انگلی ہٹا لی۔ اس انگلی کے ہٹتے ہی اس نے سوئی کو ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا ـــــ اس آلے کو واپس کیس میں رکھ کر اس نے دوسرے خانے میں موجود ڈبیا اٹھائی اور اُسے کھول کر اس نے چٹکی کی مدد سے اندر موجود انتہائی شفاف شیشے کا ایک چھوٹا سا دانہ اٹھایا۔ اس کے اندر باریک باریک لکیریں تھیں ـــــ اور پھر اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل جان کی دائیں آنکھ کھولی اور بڑے ماہرانہ انداز میں شیشے کے اس دانے کو اس کی آنکھ کی پتلی پر رکھ کر ذرا سا دبایا تو وہ دانہ آنکھ کی پتلی کے ساتھ چپک گیا۔ اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو کرنل جان کی آنکھ بند ہو گئی ـــــ زیرو دَن نے اس کی بند آنکھ کو انگوٹھے کی مدد سے آہستہ آہستہ مخصوص انداز میں باہر سے ہی ملنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اُس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"کیمرہ ایڈجسٹ ہو چکا ہے" ـــــ زیرو دَن نے کہا۔

"تو میں اسے ہوش میں لے آؤں" ـــــ الزبتھ نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ میں جا رہا ہوں آپ اسے ہوش میں لے آئیں۔ میں اسے کرسی پر بٹھا دیتا ہوں نارمل انداز میں باتیں کرتے رہیں" ـــــ زیرو دَن نے کہا اور پھر اس نے بیڈ پر پڑے ہوئے کرنل جان کو اٹھایا اور بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر لٹا دیا اور خود ـــــ کیس واپس جیکٹ

کے اندر ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے قدموں کی آواز ختم ہوتے ہی الزبتھ تیزی سے اٹھی اور اس نے کرنل جان کا سر آگے کی طرف کر کے اس کی گردن کی پشت پر چٹکی لی پھر ایک سوئی باہر نکال کر اپنی جیب میں ڈال لی۔

چند لمحوں بعد کرنل جان کے جسم میں حرکت ہوئی اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"اب کیسی طبیعت ہے کرنل جان" ۔۔۔ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ اچانک ذہن پر اندھیرا سا چھا گیا تھا" کرنل جان نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو جاتا ہے کرنل جان ۔۔۔ جب ذہن پر دباؤ ہو تو ایسا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تو اعصاب کو پرسکون رکھنے کے لئے میں سوتا ہوں"

"ہاں دراصل ہمارا کام ہی ایسا ہے۔ ویسے اب تو بوجھ کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہا ہے۔ آنکھ بھی کچھ بھاری بھاری محسوس ہو رہی ہے" کرنل جان نے دائیں آنکھ کو ملتے ہوئے کہا۔ اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں۔ میں نے آپ کو بھی بے آرام کیا۔ معافی چاہتا ہوں" ۔۔۔ کرنل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں اچھا ہوا آپ آ گئے۔ اب آپ صبح تشریف لائیں گے" ۔۔۔ الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں آٹھ بجے واپس آجاؤں گا۔ پھر میں نے نو بجے کے شو کے انتظامات بھی کرنے ہیں گڈ بائی" ۔۔۔ کرنل جان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کار کے چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"اس طرح آنکھ ملنے سے کہیں کیمرہ نہ خراب ہو جائے"۔

الزبتھ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر باہر چلی گئی۔

ماسٹر کرافٹ دوبارہ لیٹ گیا۔ اسے الزبتھ کا اس طرح کا سرد رویہ بعض اوقات بے حد کھل جاتا تھا۔ اس نے الزبتھ سے شادی کرتے وقت اس کی جوانی اور بے پناہ دولت تو دیکھی تھی لیکن بعد میں جب اسے الزبتھ کی مجرمانہ زندگی کے بارے میں علم ہوا تو وہ بے حد پریشان ہوا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اب وہ بری طرح پھنس چکا ہے ۔۔۔ اب اگر اس نے الزبتھ کو چھوڑنے کی کوشش کی تو وہ اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی اس لئے وہ بس اسے بھگتا رہا تھا۔

اب بھی تمام پروگرام الزبتھ کا ہی تھا۔ اسے تو بس مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی اس سے جہاں جہاں شو کرائے تھے اس قسم کا کوئی مجرمانہ دھندہ الزبتھ کے سامنے ہوتا تھا۔

اور پھر لیٹے لیٹے اسے پرنس کا خیال آ گیا۔ پرنس کی مہارت کا سوچ کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ اس تتلی والے ٹارگٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اور پھر اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ واپس جا کر وہ اس مظاہرے پر اپنی پوری توجہ صرف کر دے گا ۔۔۔ یہ واقعی مہارت اور دلچسپی کا زبردست مظاہرہ تھا۔ اگر اس نے اس پر قابو پا لیا تو پھر اس کے شو اور زیادہ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس طرح سوچتے سوچتے نجانے اُسے کتنا وقت لگ گیا کہ باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر الزبتھ اندر داخل ہوئی۔

"کرنل جان آرہا ہے" ـــ الزبتھ نے اندر آتے ہی کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ الزبتھ کا چہرہ مسرت سے سرخ پڑ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر کار کا دروازہ کھلنے بند ہونے کے بعد قدموں کی آواز خواب گاہ کی طرف آتی سنائی دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل جان اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں سوئی سوئی سی تھیں ـــ اس نے نظر اٹھا کر بھی الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کو نہ دیکھا تھا اور سیدھا آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ الزبتھ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ایک ہاتھ اٹھایا اور اُسے اوپر لے جا کر چھوڑ دیا۔ کرنل جان کا بازو خود بخود نیچے گر گیا۔

"تم اس کا خیال رکھو۔ میں زیروون کو بلا لاؤں" ـــ الزبتھ نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر کو لپک گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ زیروون کے ساتھ واپس آئی۔ زیروون تیزی سے کرنل جان کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنی جیب سے وہی سٹیل کا کیس نکالا۔ اور اُسے کھول کر اس میں ڈبیا کے ساتھ ساتھ ایک مخصوص ساخت کی چمٹی نکالی ـــ اور پھر اس نے کرنل جان کی دائیں آنکھ ایک ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے کھولی ایک لمحے تک وہ غور سے اس کی آنکھ کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چمٹی کی مدد سے وہ شفاف دانہ اس کی آنکھ کی پتلی پر سے انتہائی احتیاط سے اٹھا کر اُسے ڈبیا کے اندر رکھ دیا بند کر کے اس نے دوبارہ کیس میں رکھی اور چمٹی بھی ساتھ رکھ کر اس نے کیس بند کر دیا۔

"کیا تم نے چیک کر لیا کام ہو گیا ہے" ـــ الزبتھ نے پوچھا۔

"یس میڈم ـــ ہلکی نیلی لکیر میں نے دیکھ لی ہے۔ یہ کیمرہ آپریٹنگ کی مخصوص نشانی ہے۔ اب میں چلتا ہوں تاکہ اُسے پروسس کر لوں۔ آپ اب جب تالی بجائیں گے تو یہ ہوش میں آجائے گا" ـــ زیروون نے کہا۔

"لیکن صبح شو کا کیا ہو گا۔ تمہارے غائب ہو جانے سے کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہو جائے" ـــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ہاں زیروون ـــ تم ہمارے واپس چلے جانے کے بعد یہاں سے جانا۔ کیونکہ کسی بھی وقت کوئی مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے" ـــ الزبتھ نے کہا۔

"میں نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا تھا۔ میں نے آٹھ بجے رخصت پر جانے کی سر صادق سے اجازت لے لی تھی۔ میں نے اُسے کہا تھا۔ کہ میرا بچہ بیمار ہے۔ اسسٹنٹ کام سنبھال لے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ شام تک کچھ نہیں ہوتا ـــ شام کو جب چیف سیکورٹی آفیسر واپس ڈیوٹی پر نہ آئے گا تب ہی بات آگے بڑھے گی۔ اور میں شام تک اس ملک سے ہی نکل جاؤں گا" ـــ زیروون نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اس فلم کے ساتھ تمہارا یہاں رکنا ٹھیک بھی نہیں ہے اگر کچھ ہوا بھی سہی تو ہم پر کوئی آنچ نہیں آسکتی" ـــ الزبتھ

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور زیرو دن تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ ان کا انتہائی پیچیدہ اور اہم مشن انتہائی آسانی سے پورا ہو گیا تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ——— ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"ایسا کرو اسے یہاں سے اٹھا کر کار کی پچھلی سیٹ پر بٹھاؤ۔ پھر میں تالی بجاؤں گی تو یہ ہوش میں آجائے گا۔ اس طرح اسے کوئی شک نہ ہو گا" ——— الزبتھ نے کہا اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلا دیا۔ اور اس نے جھک کر کرنل جان کو بیڈ سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور کمرے سے باہر آکر راہداری میں سے ہوتا ہوا پورچ میں آیا جہاں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی ——— کرنل جان نے ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا اور کرنل جان کو سیٹ پر بٹھا دیا۔ اس نے اس کے دونوں پیروں کو بریک اور کلچ پر ایڈجسٹ کیا۔ دونوں ہاتھ سٹیرنگ پر رکھے۔ اور پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے اگنیشن گھما کر انجن چلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"تم اب اندر جا کر لیٹ جاؤ۔ میں اسے یہی کہوں گی کہ ہارن کی آواز سن کر میں باہر آئی تھی۔ تم سو رہے ہو" ——— الزبتھ نے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ سر جھکائے واپس خوابگاہ کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر ہوٹل شوبما میں بیٹھا ہوا ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کی نگرانی میں مصروف تھا۔ لیکن کوئی خاص بات سامنے نہ آرہی تھی۔ اور وہ سخت بور ہو رہا تھا۔ اس نے کرنل جان کی ملاقات کے متعلق اطلاع ایکسٹو کو پہنچا دی تھی کیونکہ عمران کا کہیں پتہ نہ چل رہا تھا ——— اطلاع دیئے ہوئے اسے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ہال میں عمران داخل ہوا۔ اس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا اور چہرے پر سنجیدگی تھی۔ اس نے ہال میں داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سیدھا اس میز کی طرف بڑھتا آیا۔ جہاں ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر اس کے قریب آتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو ——— تمہاری رپورٹ مجھے ایکسٹو سے مل گئی ہے۔ اور کوئی خاص بات" ——— عمران نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں سر ——— وہ دونوں اپنے کمرے میں ہی بند ہیں اور بس"

ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب ان کی نگرانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کے آئندہ پروگرام کا پتہ لگ گیا ہے۔ البتہ اس غیر ملکی کو چیک کرنا ہے۔ مجھے وہ زیادہ مشکوک دکھائی دے رہا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ ہوٹل کہکشاں میں رہائش پذیر ہے۔ میں نے ایک بیرے کو اس پر تعینات کر رکھا ہے وہ بیرا میرا خاص آدمی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اس سے رپورٹ مانگو۔۔۔ اچھا ٹھہرو۔ میں خود وہیں چلتا ہوں۔ آؤ" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ باہر کی طرف چل پڑا۔

ٹائیگر نے کاؤنٹر پر جا کر اپنا بل ادا کیا اور پھر وہ بھی ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد عمران اپنی کار میں اور ٹائیگر اپنی موٹر سائیکل پر سوار ہو کر ہوٹل کہکشاں کی طرف بڑھتے گئے۔

ہوٹل کہکشاں کے کمپاؤنڈ میں جا کر عمران نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر نے بھی اپنا موٹر سائیکل سٹینڈ کر دیا۔

"جا کر معلوم کر آؤ۔ اگر وہ غیر ملکی کمرے میں ہو تو مجھے بتاؤ میں ذرا اس کا انٹرویو کر لوں۔ شاید کوئی اخبار والا خرید ہی لے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

عمران وہیں کار کے قریب ہی رک گیا۔ اس بار وہ عجیب سے مخمصے میں پھنس گیا تھا۔ بس خواہ مخواہ وہ الزبتھ کی وجہ سے شک میں پڑ گیا تھا لیکن صورت حال واضح نہ ہو رہی تھی۔۔۔ کرنل جان کے متعلق معلوم ہونے پر وہ چونکا تو تھا لیکن مسئلہ صرف رہائشی کالونی تک ہی محدود تھا۔ اس لئے اس کے خیال کے مطابق اس میں کوئی خطرے والی بات نہ تھی۔ اور اب اس نے سوچا تھا کہ اس غیر ملکی کو ٹٹولا جائے۔ شاید کوئی کام کی بات سامنے آجائے۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اس کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"باس وہ کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ بیرے کو منیجر نے ایک ذاتی کام کے لئے بازار بھیج دیا تھا وہ جب آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تو غیر ملکی کمرہ چھوڑ کر جا چکا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔ اسے نگرانی کا علم ہو چکا تھا۔ تم ایسا کرو۔ کہ شہر کے مختلف ہوٹلوں میں اسے چیک کرو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ میں اسے تلاش کر لوں گا"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور کوئی مخصوص نشانی"۔۔۔ عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔ اور ٹائیگر نے اس کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"او کے۔۔۔ میں سیکرٹ سروس کے ذمہ بھی اس کی تلاش کا کام لگا دیتا ہوں۔ اب وہ واقعی مشکوک افراد کی لسٹ پر آگیا ہے"۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ جب کہ ٹائیگر اپنے موٹر سائیکل کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے باہر نکالی اور پھر کچھ ہی دور ایک
پبلک بوتھ پر آکر اس نے ایکسٹو کو کال کر کے اس غیر ملکی کی تلاش کا
حکم دے دیا۔ اس کا حلیہ اور دوسری تفصیل اس نے بلیک زیرو کو بتا
دی ۔۔۔ کال کرنے کے بعد عمران کار میں آبیٹھا اور پھر اس نے کار کا
رخ سوپر فیاض کی رہائش گاہ کی طرف کر دیا۔ سوپر فیاض سے کافی عرصہ
ہوا ملاقات نہ ہوئی تھی۔ اور اب چونکہ اس کے پاس کرنے کے لئے کوئی
کام بھی نہ رہا تھا ۔۔۔ اور ایک بیزاری سی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تھی
اس لئے اس نے یہی سوچا کہ ذرا سوپر فیاض سے دو چونچیں لڑا کر ذہن پر
چھائی ہوئی بیزاری ہی دور کی جائے۔

لیکن جب سوپر فیاض کی بیوی سے اُسے پتہ چلا کہ وہ اپنے کسی عزیز
کی وفات پر آبائی گاؤں گیا ہوا ہے تو عمران کے ذہن پر بوریت کی گرد کچھ
زیادہ ہی پڑ گئی۔

اس نے کار موڑی۔ اور اُسی لمحے اُسے سر صادق والی لیباریٹری اور
ایچ۔ ڈی۔ ایریے کا خیال آیا۔ تو اُس نے کار اس طرف کو موڑ دی۔ وہ کوئی
کام چاہتا تھا لیکن کام تھا کہ دُور دُور تک اس کا پتہ نہ چل رہا تھا۔

آدھے گھنٹے تک مسلسل کار چلانے کے بعد وہ ایچ۔ ڈی۔ ایریے
کے فرسٹ گیٹ پر پہنچ گیا۔ پہلی چیک پوسٹ کے انتظامات دیکھ کر اس
کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہاں ایئر فورس سپیشل سیکورٹی بڑی مستعدی
سے پہرہ دے رہی تھی۔

عمران کی کار رکتے ہی ایک باوردی سپاہی تیزی سے اس کے
قریب آیا۔ اور عمران دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر
ایک بار پھر ازلی حماقت کی نقاب چڑھ گئی۔

"فرمائیے" ۔۔۔ گارڈ نے سخت اور سنجیدہ لہجے میں عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"شمع کہاں ہے اور بغیر شمع کے تو ہم فرماتے ہی نہیں"
عمران نے حیرت بھرے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شمع ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ گارڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھئی تم نے فرمانے کے لئے کہا ہے۔ اور ہم جیسے شاعر صرف اس
وقت فرماتے ہیں جب مشاعرے کی شمع سامنے آتی ہے" ۔۔۔ عمران
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ایچ۔ ڈی۔ ایریا ہے۔ یہاں داخلہ ممنوع ہے۔ آپ برائے کرم
واپس تشریف لے جائیے" ۔۔۔ گارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہاں سر صادق ہوتے ہیں۔ وہ صدر
مشاعرہ بنیں گے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"سر صادق ۔۔۔ لیکن وہ تو لیباریٹری کے انچارج ہیں۔ وہ تو کسی سے
نہیں ملتے" ۔۔۔ گارڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تو یہاں کے انچارج کون ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ" ۔۔۔ گارڈ نے جواب دیا۔

"کیا وہ موجود ہیں۔ چلو انہی کو صدر مشاعرہ بنا لیں گے۔ کچھ تو ہونا
ہی چاہئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔ شہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کا بچہ بیمار
تھا۔ اس لئے گئے ہیں۔ رات آٹھ بجے واپس آئیں گے" ۔۔۔ گارڈ

نے جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔ پھر تو کام نہ بنا۔ خواہ مخواہ پٹرول بھی ضائع کیا"
عمران نے پھر دوبارہ کار میں بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور کار واپس موڑ لی۔ یہاں کے انتظامات کو ایک نظر دیکھتے ہی اُسے اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ یہاں کوئی غلط آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔

اور اب اس نے واپس فلیٹ جانے کا پروگرام بنا لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس اور ٹائیگر کہیں نہ کہیں سے اس غیر ملکی کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ اس کے بعد اس کا انٹرویو بھی کر لیا جائے گا۔۔۔ فی الحال راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے کار واپس اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دی۔

بلیک زیرو نے کار ایچ۔ ڈی۔ یو۔ پی کے مین گیٹ پر پہنچ کر ی اور پھر نیچے اتر آیا۔ گیٹ پر ایئر فورس کے افراد انتہائی مستعدی ے پہرہ دینے میں مصروف تھے۔۔۔ بلیک زیرو تیز تیز قدم اٹھاتا یبن کی طرف بڑھ گیا۔

"سر صادق نے میرے آنے کی اطلاع دی ہو گی۔ میرا نام طاہر سعید ے۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ یس سر۔۔۔ یس سر۔۔۔ آپ کی آمد کے متعلق اع پہنچ چکی ہے"۔۔۔ کیبن میں بیٹھے ہوئے سیکورٹی آفیسر نے ھراتا اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے رجسٹر میں نام لکھا اور بلیک زیرو ے دستخط کرانے کے بعد اس نے ایک کارڈ نکال کر اُس کے کوائف کھے۔

"سیکورٹی انتظامات کے تحت آپ کی اور آپ کی کار کی کمپیوٹر چیکنگ

ہو گی جناب" ـــــ سیکورٹی آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جو کارروائی ضروری ہے وہ ہونی چاہیے" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کار میں بیٹھ کر اس گیٹ کی طرف سے داخل ہو جائیں راہ میں راہداری کراس کر کے جب آپ دوسری طرف پہنچیں گے۔ چیکنگ مکمل ہو چکی ہو گی۔ دوسرا گیٹ اسی صورت میں ہی کھلے گا جب کمپیوٹر او۔کے کر دے گا" ـــــ سیکورٹی آفیسر نے ملحقہ گیٹ کی ط اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہر آدمی کو اس گیٹ سے گزارا جاتا ہے۔ یا صرف نئے لوگوں ک بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سوائے سر سیکورٹی عملے کے باقی ہر آدمی کے لئے اس گیٹ سے گزرنا لازمی ہے۔ حتیٰ کہ سر صادق بھی اس گیٹ سے گزر کر ہی اند داخل ہو سکتے ہیں" ـــــ سیکورٹی آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چیف سیکورٹی آفیسر ہیں" ـــــ بلیک زیر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نو سر ـــــ میں اسسٹنٹ ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر راب ہیں۔ وہ رات ڈیوٹی پر تھے۔ صبح وہ ایک ضروری کام کے لئے شہر گ ہیں۔ اب شام کو تشریف لائیں گے" ـــــ سیکورٹی آفیسر نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلایا اور واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار چیکنگ گیٹ پر پہنچ گئی۔ سیکورٹی آفیسر ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ گیٹ کے درمیان بنے ہوئے سوراخ کے اندر ڈ

دیا۔ تو گیٹ خود بخود کھل گیا۔ آگے ایک بند راہداری تھی۔ بلیک زیرو کار اندر لیتا گیا۔ تقریباً سو گز بعد ایک اور دروازہ تھا۔ جب بلیک زیرو کی کار وہاں پہنچی تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور بلیک زیرو کار باہر لے آیا۔ وہی سیکورٹی آفیسر وہاں موجود تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ بلیک زیرو کے حوالے کیا۔

"آئیے سر ـــــ میں آپ کو کلب تک پہنچا دوں" ـــــ سیکورٹی آفیسر نے کہا۔ اور ایک طرف کھڑی اپنی جیپ میں بیٹھ گیا۔ جیپ کی رہنمائی میں بلیک زیرو کار چلاتا ہوا خاصے طویل فاصلے کے بعد ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گیا ـــــ رہائشی کالونی سے ذرا ہٹ کر کلب کی خاصی بڑی عمارت تھی۔ بلیک زیرو نے کار جیسے ہی روکی۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"مجھے صادق کہتے ہیں۔ میں لیبارٹری انچارج ہوں" ـــــ ادھیڑ عمر باوقار آدمی نے کار سے اترتے ہوئے بلیک زیرو سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میں طاہر سعید ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے دوست اور مہمان ہیں۔ آئیے" ـــــ سر صادق نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسے لے کر وہ کلب ہال میں داخل ہو گیا۔ بلیک زیرو نے دیکھا کہ وہاں ایک طرف سٹیج سا بنا ہوا تھا۔ اور ہال میں بیس کے قریب افراد موجود تھے۔

"مسٹر طاہر سعید میرے دوست اور مہمان" ـــــ سر صادق نے

اندر داخل ہوتے ہی اعلان کیا اور ہال میں موجود سب افراد احتراماً کھڑے ہو گئے۔ سر صادق نے فرداً فرداً سب کا تعارف کرایا۔ تقریباً سب ہی لیبارٹری سے متعلقہ افسران تھے۔ آخر میں ایک ادھیڑ عمر آدمی سے تعارف ہوا۔۔۔ بلیک زیرو نے محسوس کیا کہ وہ کچھ پریشان اور کھوئے کھوئے سے تھے۔ جیسے ان کے ذہن میں کوئی خاص الجھن ہو۔

"یہ کرنل جان ہیں۔ ان کی بدولت آج کا یہ دوستانہ شو ہو رہا ہے" سر صادق نے ان کا تعارف کرایا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ پھر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ سے بھی تعارف ہوا۔۔۔ بلیک زیرو دانستہ کرنل جان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"آپ نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے کہ دنیا کے معروف نشانے باز ماسٹر کرافٹ کو اس شو پر آمادہ کر لیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ان کی مہربانی ہے۔ حالانکہ انہیں رات یہاں گزارنے کی تکلیف بھی اٹھانی پڑی ہی"۔۔۔ کرنل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ رہائشی کالونی کیا لیبارٹری کا ہی حصہ ہے یا اس سے ہٹ کر ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"نہیں جناب۔۔۔ لیبارٹری تو یہاں سے تقریباً آٹھ کلو میٹر دور ہے۔ وہاں کوئی غیر متعلق آدمی نہیں جا سکتا۔ جو متعلق آدمی ہیں ان کی بھی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے"۔۔۔ کرنل جان نے جواب دیا۔

"کرنل۔۔۔ آپ کچھ الجھے الجھے سے محسوس ہو رہے ہیں۔ کیا کوئی پریشانی تو نہیں۔ حالانکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں بھی صبح سے یہی محسوس کر رہا ہوں۔ حالانکہ کل یہ بے حد خوش تھے"۔۔۔ سر صادق جو قریب ہی بیٹھے تھے کرنل جان سے پہلے بول پڑے۔

"سر۔۔۔ واقعی میں الجھن کا شکار ہوں۔ میں آپ سے اس شو کے بعد بات کرنے والا تھا۔ لیکن آپ نے بات چھیڑ دی ہے"۔ کرنل جان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"۔۔۔ سر صادق نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سر بظاہر تو کوئی بات نہیں۔ لیکن مجھے ذہنی طور پر رات عجیب سے حادثوں سے گزرنا پڑا ہے"۔۔۔ کرنل جان نے کہا۔

"حادثے۔۔۔ کیسے حادثے"۔۔۔ بلیک زیرو کرنل جان کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"رات میں جب اپنے مہمانوں کی خبر گیری کے لئے اپنی رہائش گاہ پر لیبارٹری سے آیا ہوں تو اچانک مجھے چکر سے آئے اور شاید کچھ دیر کے لئے میرا ذہن ماؤف سا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نارمل ہو گیا۔ پھر میں صبح کو آیا ہوں تو پھر کار جیسے ہی رہائش گاہ میں پہنچی میرا ذہن ویسے ہی ماؤف سا ہو گیا۔۔۔ ایک آنکھ میں بھی کھٹک سی محسوس ہو رہی ہے اور ذہن پر عجیب سا بوجھ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایسا کیوں ہوا۔ حالانکہ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا"۔۔۔ کرنل جان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ آپ رات کو لیبارٹری میں گئے تھے"۔۔۔ بلیک زیرو

بُری طرح چونک پڑا۔

"جی ہاں ـــــ پروجیکٹ پر کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ اس لئے اکثر میں رات کو لیبارٹری میں کام کرتا ہوں" ـــــ کرنل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یاد ہے۔ آپ جب لیبارٹری کوٹھی سے واپس ہو کر گئے اور پھر واپس آئے تو اس دوران آپ کیا کرتے رہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ارے آپ تو یوں پوچھ رہے ہیں جیسے آپ پولیس سے متعلق ہوں" کرنل جان نے قدرے بُرا مناتے ہوئے کہا۔

"کرنل جان ـــــ یہ واقعی ایک ایسے ادارے سے متعلق ہیں جو کچھ یہ پوچھ رہے ہیں۔ ہماری پریشانی کی وجہ سے پوچھ رہے ہیں" سر صادق نے کہا۔

"جی ہاں ـــــ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں پروجیکٹ پر اپنا کام کرتا رہا۔ البتہ ایک بات عجیب سی ہے۔ کہ میں نے جا کر فارمولا کی فائل لاک سے نکالی اور اُسے بیٹھ کر پڑھتا رہا۔ ساری فائل پڑھنے کے بعد میں نے اُسے دوبارہ لاک میں رکھ دیا ـــــ حالانکہ میں سمجھتا ہوں مجھے اس فارمولے کے پڑھنے کی ضرورت نہ تھی لیکن نجانے میں نے اُسے کیوں پڑھا" ـــــ کرنل جان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر صادق ـــــ ذرا ایک منٹ" ـــــ بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا" ـــــ سر صادق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ذرا ایک منٹ میری بات سنیئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور صادق کو لے کر ایک طرف چلا گیا۔

"سر صادق آپ فوری طور پر چیک کرائیں کہ کیا فارمولے کی فائل لیبارٹری موجود ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ ماسٹر کرافٹ اور ان کی بیوی کی طور پر تفصیلی چیکنگ کرایئے۔ مجھے یقین ہے کہ بات اس فائل کے ق کوئی واردات ہوئی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"واردات تو ناممکن ہے۔ فائل لیبارٹری سے باہر آ ہی نہیں سکتی" ـ دق نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر صادق آپ کو علم نہیں کہ آج کل کیا کیا حربے اختیار کئے تے ہیں۔ کرنل جان کا ذہن ماؤف ہو جانا۔ ان کی آنکھ میں کھٹک۔ ذہنی و اور رات کو رہائش گاہ کا چکر۔ جب کہ وہاں دو اجنبی موجود تھے۔ یہ ب کچھ مشکوک معلوم ہو رہا ہے۔ پلیز آپ فوراً یہ کام کریں" ک زیرو نے کہا۔

"او کے ـــــ میں ابھی پتہ کراتا ہوں" ـــــ سر صادق نے سر تے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتے کلب سے باہر چلے گئے۔ اور چند ہی لمحوں بعد واپس آ گئے۔

"میں نے فون کر کے تفصیلی چیکنگ کی ہدایات بھیج دی ہیں۔ ابھی ٹ مل جائے گی۔ اور ان کی چیکنگ لامحالہ آؤٹ گیٹ پر ہو جائے" ـــــ سر صادق نے واپس آ کر کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیسے وہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی المزبتھ کا جائزہ لے رہا تھا۔ دونوں مطمئن اور نارمل تھے۔ ان کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ صاف

ہیں لیکن پھر ہوا کیا۔
چند لمحوں بعد باقاعدہ شو شروع ہوا۔ ماسٹر کرافٹ نے پانچ کا
اپنی شوٹنگ کی مہارت کے دکھائے اور بلیک زیرو ان کارناموں سے
بے حد متاثر ہوا۔ ماسٹر کرافٹ واقعی نشانے بازی میں انتہائی ماہر
جب شو کا اختتام ہوا تو بلیک زیرو نے بھی آگے بڑھ کر ماسٹر کرافٹ
سے اس کے فن کی تعریف کی۔ باقی سب تماشائی بھی بے حد متاثر
آرہے تھے۔ اور کرنل جان تو ماسٹر کرافٹ کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے
استاد کو دیکھتا ہے۔

"ماسٹر ___ آپ واقعی ماسٹر ہیں" ___ کرنل جان نے کہا۔

"ارے نہیں کرنل جان مجھے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ
آپ جیسے باذوق افراد کے سامنے مجھے اپنی مہارت دکھانے کا
ملا" ___ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد چائے کا دور چلا۔ اور سب مل کر چائے پینے لگے۔
شخص کی زبان پر آج کے شو کا ہی تذکرہ تھا۔

"رپورٹ آگئی ہے مسٹر طاہر سعید ___ فائل موجود ہے۔ اور چیکنگ
کمپیوٹر نے بھی او کے کی رپورٹ دی ہے۔ البتہ ایک بات اور
بتائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ رات چیف سیکورٹی آفیسر کو کرنل جان کی
رہائش گاہ کے گرد دو تین بار دیکھا گیا ہے۔ شاید اجنبی افراد کی
وجہ سے انہوں نے سپیشل راؤنڈ لگائے ہوں۔ ورنہ عام طور پر ایسا
ہوتا" ___ سر صادق نے کہا۔

"اوہ ___ چیف سیکورٹی آفیسر شاید صبح ہی چلے گئے ہیں"
بلیک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ___ انہوں نے مجھ سے کل ہی اجازت لے لی تھی کہ ان کا بچہ
بیمار ہے۔ وہ صبح ہسپتال جائیں گے" ___ سر صادق نے اطمینان
بھرے انداز میں جواب دیا۔

"کون سے ہسپتال میں ___ ویسے ان کی رہائش گاہ کہاں ہے"
بلیک زیرو نے پوچھا۔

"رہائش گاہ تو اس کالونی میں ہے۔ بچہ سروسز ہسپتال میں داخل
ہے۔ میں نے تصدیق کر لی تھی۔ واقعی ان کا بچہ بیمار ہے اور ان کی وائف
بھی دو روز سے ہسپتال میں ہیں" ___ سر صادق نے کہا۔

"اچھا اگر آپ نے تصدیق کر لی ہے تو ٹھیک ہے"
بلیک زیرو نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

اور پھر وہ سب کے ساتھ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کو آؤٹ
گیٹ تک چھوڑنے آیا۔ آؤٹ گیٹ پر ان دونوں کی کمپیوٹر چیکنگ
ہوئی اور جب او۔ کے ہو گیا تو بلیک زیرو اور الجھن میں پڑ گیا۔ بظاہر
سب کچھ نارمل تھا لیکن بلیک زیرو کی چھٹی حس خطرے کا الارم بجا رہی تھی۔

پھر وہ بھی سب سے اجازت لے کر کار آؤٹ گیٹ سے باہر لے آیا۔
کرنل جان ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کو چیکنگ کے بعد اپنی کار میں
ہوٹل چھوڑنے گیا تھا۔ کرنل جان کی چیکنگ بھی او۔ کے ہوئی تھی۔

بلیک زیرو سر صادق سے اجازت لے کر شہر کی طرف چل پڑا۔ تھوڑا
سا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود
ایک بٹن دبایا۔ ڈیش بورڈ کا ایک حصہ کھل گیا۔ اس میں ایک ناب اور

ایک ڈائل سا موجود تھا۔ بلیک زیرو نے تیزی سے ناب گھمائی تو ڈائل پر موجود سوئی حرکت میں آ گئی۔ جب سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچی تو بلیک زیرو نے ساتھ موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ڈائل پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور چند لمحوں بعد بلب مستقل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ عمران سپیکنگ اوور" ۔۔۔ ڈیش بورڈ سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"میں طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔۔۔ میں ایچ۔ ڈی۔ ایریے سے واپس آ رہا ہوں اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں کیا رپورٹ ہے اس شو کی اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور بلیک زیرو نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے تم دانش منزل پہنچو۔ میں اس چیف سیکورٹی آفیسر کا بھی پتہ کراتا ہوں اور ماسٹر کمانڈنٹ اور انزبھ کی بھی نگرانی کراتا ہوں اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے مطمئن ہو کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ کار کی رفتار تیز کر دی۔ اب وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا۔

زیرو ون چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں جیپ دوڑاتا ہوا شہر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ خوشی کے مارے اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔ شہر شروع ہونے سے پہلے اس نے جیپ کو سڑک سے ملحقہ ایک ذخیرے کی طرف موڑ دیا ۔۔۔ وہاں درختوں کے جھنڈ میں ایک سیاہ رنگ کی بڑی کار موجود تھی۔ ذخیرے میں داخل ہوتے ہی زیرو ون نے جیپ کی ہیڈ لائٹس کو تین بار جلایا بجھایا تو کار کی ہیڈ لائٹس بھی دو بار جل کر بجھ گئیں ۔۔۔ زیرو ون جیپ آگے لے گیا۔ اسی لمحے کار کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ زیرو ون نے جیپ کار کے قریب روکی اور نیچے اتر آیا۔

"ریڈ سرکل" ۔۔۔ نوجوان نے زیرو ون کو دیکھتے ہی کہا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

"زیرو ون" ۔۔۔ زیرو ون نے کہا۔ اور نوجوان نے سر ہلاتے

ہوئے ریوالور جیب میں ڈال لیا۔
"لباس نکالو جلدی کرو" ــــ زیرو وَن نے کہا۔
اور نوجوان نے کار کی پچھلی نشست سے ایک بیگ باہر نکال لیا۔
زیرو وَن نے بڑی احتیاط سے سٹیل کیس نکال کر کار کی اگلی سیٹ پر رکھا
اور اپنی یونیفارم اتارنے لگا۔ یونیفارم اتار کر اس نے اندر سیٹ پر
پھینکی اور پھر بیگ میں سے عام لباس نکال کر پہن لیا ــــ اس کے
بعد اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اُسے کھولا اور
اس میں موجود ایک بوتل کھول کر اس کا محلول ہاتھوں پر ڈال کر تیزی سے
چہرے پر ملنا شروع کر دیا۔ سر کے بالوں۔ گردن۔ چہرہ اور ہاتھوں کی
کلائیوں تک اس محلول سے دھوتے ہی اس کا اصل چہرہ نمودار ہو گیا۔
اس کے بعد اس نے تولیئے سے سب حصوں کو اچھی طرح رگڑ کر صاف
کر دیا۔

"وہ چیف سیکورٹی آفیسر کہاں ہے" ــــ زیرو وَن نے نوجوان
سے پوچھا۔
"کار میں پڑا ہے سر" ــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"اُسے یہ لباس پہنا کر جیب میں ڈال دو جلدی کرو" ــــ زیرو وَن
نے کہا۔
اور نوجوان نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور پھر زیرو وَن کے قد و قامت
جیسے ایک بے ہوش آدمی کو باہر کھینچ کر اس نے جلدی جلدی اُسے
وہ یونیفارم پہنانی شروع کر دی ــــ اور پھر اُسے اٹھا کر جیپ کی
ڈرائیونگ سیٹ پر یوں بٹھا دیا جیسے وہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بے ہوش

ہو گیا ہو۔
"اس کو ختم نہ کر دوں" ــــ نوجوان نے پوچھا۔
"نہیں ــــ ختم کرنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ پولیس تیزی سے
حرکت میں آجائے گی۔ اسے کچھ بھی معلوم نہیں۔ اس لیئے یہ کچھ بھی نہ بتا
سکے گا۔ بچہ اس کا واقعی بیمار ہے۔ اس لئے بات کچھ الجھ جائے گی جب
تک اصل بات سامنے آئے گی ہم یہاں سے جا چکے ہوں گے"
زیرو وَن نے کہا اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔
چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی ذخیرے سے باہر نکلی۔
اور مین روڈ سے ہوتی ہوئی شہر کے مضافات میں موجود ایک رہائشی
کالونی کی طرف بڑھ گئی۔
رہائشی کالونی کی ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر زیرو وَن نے کار
روکی اور پھر دو بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ دوسرے لمحے پھاٹک
کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آگیا۔
"جی فرمائیے" ــــ اس نوجوان نے بڑے اجنبی انداز میں زیرو وَن
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ریڈ سرکل" ــــ زیرو وَن نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"سوری ــــ یہاں کوئی ریڈ سرکل نہیں" ــــ نوجوان نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔
"زیرو وَن تو ہے" ــــ زیرو وَن نے خشک لہجے میں کہا۔
"اوہ یس سر ــــ میں پھاٹک کھولتا ہوں" ــــ نوجوان نے
اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دوڑ کر کھڑکی میں داخل ہو

گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور زیرو وَن کار اندر لئے چلا گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا ۔۔۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک کونے سے قالین ہٹایا اور ایک اینٹ پر زور سے پیر کا دباؤ ڈالا تو سامنے والی دیوار کا ایک حصہ دونوں اطراف میں سمٹ گیا۔ اب اس خلا میں سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں ۔۔۔ زیرو وَن تیزی سے سیڑھیاں اترتا گیا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ زیرو وَن نے دروازہ کی کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بنچ نما میز تھی اور ساتھ ہی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ بنچ کے نیچے نیلے رنگ کا ایک بڑا سا بریف کیس رکھا ہوا تھا۔ زیرو وَن نے جلدی سے بریف کیس اٹھا کر بنچ پر رکھا ۔۔۔ اور اسے کھول کر اس میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے مختلف حصے نکال نکال کر بنچ پر رکھنے لگا۔ سب حصے بنچ پر رکھ کر اس نے خالی بریف کیس اٹھا کر نیچے رکھ دیا۔ اور اس کے بعد اس کے ہاتھ تیزی سے مشین کے مختلف پارٹس جوڑنے میں مصروف ہو گئے ۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ڈبہ نما مشین وجود میں آ گئی۔ جس کے باہر ایک ڈائل اور چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔ زیرو وَن نے مشین کی ایک سائیڈ کا بٹن دبایا تو مشین میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور ڈائل پر روشنی پھیل گئی ساتھ ہی سکرین بھی روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ہونے لگے ۔۔۔ زیرو وَن نے ایک اور بٹن دبایا تو ڈائل پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی۔ اور تیزی سے بائیں طرف چلتی ہوئی درمیان میں ایک سرخ نقطے پر آ کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر او۔ کے کے الفاظ ابھرنے اور مٹنے لگے۔ زیرو وَن نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے تیسرا بٹن دبایا تو مشین کی سائیڈ میں ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا ۔۔۔ زیرو وَن نے کوٹ کی اندرونی جیب سے سٹیل کیس نکال کر اسے کھولا اور اس میں موجود ڈبیا اور چمٹی کو اس سے باہر نکال کر کیس کو بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے ڈبیا کھولی وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر چمٹی کی مدد سے اس نے وہ شفاف دانہ سا جس میں نیلے رنگ کی ہلکی سی لکیر نظر آ رہی تھی احتیاط سے اٹھایا ۔۔۔ اور اس دانے کو خانے کے اندر بنے ہوئے ہلکے سے گڑھے پر رکھ کر اسے چمٹی کی مدد سے فٹ کرنے لگا۔ دوسرے لمحے سیٹی کی آواز مشین سے نکلی تو اس نے چمٹی ہٹا کر خانے کو بند کر دیا۔ جیسے ہی خانہ بند ہوا سیٹی کی آواز تیز ہو گئی ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود سوئی تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ اور سکرین پر تیزی سے جھماکے ہونے لگے۔ کبھی کبھی کچھ مدھم سے الفاظ ابھرتے کبھی کسی انسان کی تصویر نظر آتی۔ سوئی آہستہ آہستہ آخری حصے تک بڑھتی گئی اور اسی طرح سیٹی کی آواز بھی تیز ہوتی گئی ۔۔۔ جب سوئی آخری حصے پر پہنچی تو یکلخت سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سوئی تیزی سے واپس اپنی بالکل پہلے والی جگہ پر پہنچ گئی اور سکرین بھی سپاٹ ہو گئی۔ زیرو وَن نے مشین کی دوسری سائیڈ پر ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو ایک خانہ کھلا اور ایک مائیکرو فلم باہر آ گئی ۔۔۔ زیرو وَن نے مائیکرو فلم کو احتیاط سے اٹھا لیا۔ اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے خانہ بند کر دیا۔ اور پھر اٹھ کر دیوار کے اندر بنی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

الماری کھولی اور اس کے اندر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی پروجیکٹ نما مشین اٹھالی۔ اس نے پروجیکٹ نما مشین کو اٹھا کر اس بنچ پر رکھا۔ اور اس کا ایک حصّہ کھول کر وہ مائیکرو فلم اس کے اندر فٹ کر کے اس نے وہ حصّہ بند کیا اور پروجیکٹ نما مشین سے منسلک ایک پچھے دار تار کے سرے پر لگی ہوئی پن کو پہلے والی مشین کے ساتھ فٹ کر کے اس نے پہلے والی مشین کا بٹن آن کر دیا —— اس کے بٹن آن ہوتے ہی مشین میں دوبارہ گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔ اور پروجیکٹ کے چلنے کی مخصوص آواز بھی سنائی دینے لگی۔ سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھرا۔ اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کی تصویریں نظر آئیں —— یہ کرنل جان کی خواب گاہ کا منظر تھا۔ پھر منظر بدلتا گیا۔ سیاہ رنگ کی کار نظر آئی۔ اور اس کے بعد منظر تیزی سے بدلنے لگے۔ یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا۔ راستہ تیزی سے طے ہوتا گیا۔ پھر ایک عجیب سی ساخت کا دروازہ نظر آیا —— چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بار پھر ایک راہداری نظر آنے لگی۔ اب راہداری میں موجود منظر آہستہ آہستہ بدلنے لگا۔ اور وہ سمجھ گیا کہ کرنل جان لیبارٹری کے اندر چل رہا ہے۔ راہداری کے اختتام پر سرخ رنگ کا دروازہ تھا —— پھر وہ دروازہ کھلا۔ اور ایک تنگ سا موڑ نظر آیا۔ اس کے بعد ایک دفتر کا منظر نظر آنے لگا۔ ایک دیوار سیر کی اور اس میں ایک الماری نظر آئی چند لمحوں بعد الماری کھلی اور اس میں سرخ رنگ کی ایک فائل کی جھلک نظر آئی جس پر ماسٹر برین کے لکھے ہوئے الفاظ صاف نظر آ رہے تھے فائل کھلی اور اس کے بعد عجیب سے ٹیڑھے میڑھے الفاظ سکرین پھیل گئے۔ آہستہ آہستہ یہ الفاظ بدلتے رہے — اور زیرو ون سمجھ گیا کہ فائل کے فوٹو کیمرہ اتار رہا ہے۔

اور پھر فائل بند ہو گئی۔ اس کے بعد فائل دوبارہ الماری میں رکھی جانے لگی۔ اس کے بعد عجیب ساخت کی مشینیں نظر آتی رہیں۔ سفید رنگ کے ایپرن پہنے کئی افراد ان عجیب ساخت کی مشینوں پر کام کرتے نظر آئے۔ اور ایک بار پھر وہی راہداریاں نظر آتی رہیں پھر کار کی جھلک اور آخر میں خواب گاہ کا منظر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نظر آئے اور اس کے بعد ایک جھماکے سے سکرین صاف ہو گئی —— زیرو ون نے طویل سانس لے کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔ پروجیکٹ کا خانہ کھول کر اس نے وہ مائیکرو فلم باہر نکالی یہ ایک چھوٹا سا رول تھا۔ بالکل چھوٹا سا۔ اس نے اس رول کو اپنے کوٹ کی چھوٹی جیب میں حفاظت سے رکھا۔ اور اس کے بعد اس نے پروجیکٹ کو علیحدہ کر کے تیلے بریف کیس کے ایک سائیڈ پر رکھا۔ اور مشین کے حصّے کھول کر اسے بھی اپنے بریف کیس میں رکھ دیا۔ اور پھر بریف کیس کا لاک بند کر دیا —— سٹیل کیس اس نے اٹھا کر الماری کے ایک خفیہ خانے میں رکھ کر الماری بند کی اور بریف کیس اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے قدم فاتحانہ انداز میں پڑ رہے تھے۔

غیر ملکی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس اور ٹائیگر شہر میں اُسے کہیں بھی تلاش نہ کر سکے تھے اور عمران سوچ رہا تھا کہ اس بار خوش قسمتی شاید اس کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ نہ ہی کوئی واضح بات سامنے آ رہی تھی اور نہ ہی کوئی کلیو مل رہا تھا۔ بس اندازے ہی اندازے تھے۔

عمران صبح ہی دانش منزل پہنچ گیا تھا۔ اور اس نے خصوصی ہدایات دے کر بلیک زیرو کو ایچ۔ ڈی۔ اے بھیجا تھا۔ اس دوران سیکرٹ سروس اور ٹائیگر ایک بار پھر ناکام ہو چکے تھے ـــــ رات دیر تک وہ غیر ملکی کو تلاش کرتے رہے تھے۔ پھر عمران نے یہ کام صبح تک ملتوی کر دیا تھا۔

اب عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ وہ غیر ملکی کون تھا۔ اور کہاں چلا گیا۔ کیا وہ ملک سے باہر جا چکا ہے اگر جا چکا ہے تو کیا وہ کوئی جرم کر کے گیا ہے یا وہ قطعاً غیر متعلق آدمی تھا۔

اور اصل بات تو یہ تھی کہ کوئی جرم ہوا بھی ہے یا نہیں۔ کوئی بات بھی واضح نہ تھی۔ اور پھر بلیک زیرو کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی۔ اور جب اس رپورٹ میں بھی چیف سیکورٹی آفیسر کے بچے کی بیماری اور اس کے غائب ہونے کی بات سامنے آئی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹائیگر کی فریکونسی سیٹ کی تو چند لمحوں بعد ہی کال مل گئی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ـــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں ٹائیگر تم اس وقت کہاں ہو اوور"

عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں کنگ روڈ پر موجود ہوں جناب اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو فوراً سر وسنز ہسپتال پہنچو۔ وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کا بچہ وارڈ نمبر بارہ میں داخل ہے۔ اس کی بیوی بھی ساتھ ہے۔ روم نمبر دو میں ـــــ تم وہاں جا کر پتہ کرو کہ چیف سیکورٹی آفیسر کے کا پتہ کرتے کس وقت پہنچا ہے اور اب وہ کہاں ہے اوور"

عمران نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

کل ایچ۔ ڈی۔ اے سے واپس آنے کے بعد اس نے سر وسنز ہسپتال فون کر کے بچہ کے داخلے کا پتہ کیا تھا۔ تو اُسے بتایا گیا کہ واقعی چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کا بچہ شدید بیمار ہے اور وارڈ نمبر بارہ کے روم نمبر دو میں داخل ہے ـــــ جس پر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ لیکن اب

بلیک زیرو کی رپورٹ کے بعد اُسے شک پڑ گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے کیونکہ بلیک زیرو نے بتایا تھا کہ رات کو خلاف معمول طور پر چیف سیکورٹی آفیسر کو کرنل جان کی رہائش گاہ کے گرد دو تین بار دیکھا گیا تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال کا کاشن آیا۔ عمران نے چونک کر اس پر فریکونسی چیک کی۔ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو کال کرنے والے کی فریکونسی بھی ظاہر کرتا تھا۔ اس طرح معلوم ہو جاتا تھا کہ کون شخص بات کر رہا ہے —— کیونکہ ہر ایک کی فریکونسی مخصوص تھی۔ فریکونسی چیک کرتے ہی عمران سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس نے بٹن آن کر کے کہا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور" —— عمران اپنے اصل لہجے میں بو... ورنہ ظاہر ہے اُسے دوسرے کے لئے ایکسٹو بننا پڑتا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب —— چیف سیکورٹی آفیسر کل شام سے اب تک ہسپتال نہیں آئے۔ کل شام چار بجے وہ ہسپتال آئے تھے اور آدھا گھنٹہ بیٹھ کر چلے گئے تھے اس کے بعد نہیں آئے۔ اور نہ ہی ان کا کوئی فون آیا ہے اوور" —— ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں مجرم کوئی کام دکھا گئے ہیں۔ تم فوراً شہر کا راؤنڈ کرو اور چیف سیکورٹی آفیسر کو تلاش کرو۔ اس کا حلیہ وغیرہ اس کی بیوی سے پوچھ لو اوور" عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"سر —— میں نے ایک ڈاکٹر سے حلیہ پوچھا ہے۔ سر ایک عجیب بات سامنے آئی ہے۔ چیف سیکورٹی آفیسر قد و قامت اور چہرے مہرے ...ے اس غیر ملکی سے تقریباً ملتا جلتا ہے اوور" —— ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ —— ویری بیڈ —— اس کا مطلب ہے ہاتھ ہو گیا۔ فوراً جاؤ اور ...سے تلاش کرو جلد ہی اوور اینڈ آل" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ...ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے صفدر کی فریکونسی سیٹ کی اور کال ملانے لگا۔

"یس —— صفدر اٹنڈنگ اوور" —— تھوڑی دیر بعد صفدر ...ئی پر آ گیا۔

"ایکسٹو اوور" —— عمران نے اس بار ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" —— صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر —— اپنے تمام ساتھیوں کو کال کرو اور انہیں بتا دو کہ وہ ...ر ملکی ایئر فورس کے چیف سیکورٹی آفیسر کی مخصوص یونیفارم میں بھی ...و سکتا ہے۔ اور شاید وہ سیکورٹی کی جیپ میں ہو۔ اُسے تلاش کیا جائے ...ر ایئر پورٹ پر بھی فوری چیکنگ کی جائے —— اور جیسے ہی وہ نظر آئے ...س کی نگرانی کی جائے اگر وہ ایئر پورٹ پر ہو اور نکلنے لگے تو اُسے ...ہر صورت میں اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیا جائے اوور" ...ران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" —— صفدر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ...ی لمحے گیٹ بیل کی مخصوص آواز کمرے میں گونجی۔ عمران نے بٹن دبایا ...دیوار پر موجود سکرین پر بلیک زیرو نظر آیا۔ عمران نے گیٹ کھول دیا۔ ...تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"وہ چیف سیکورٹی آفیسر ہسپتال وغیرہ میں کل شام سے گیا ہی

نہیں۔ میں نے اس کی تلاش کے آرڈر صفدر کو دے دیئے ہیں "
عمران نے بلیک زیرو کو بتایا۔

" اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے "
بلیک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں اب بات واضح ہو چکی ہے۔ لیبارٹری سے کوئی راز اڑا لیا گیا ہے۔ کرنل جان کو کسی نہ کسی طرح آلہ کار بنایا گیا ہے۔ بہرحال اب غیر ملکی کے ملنے کا مسئلہ ہے تب ہی وضاحت ہو گی " ـــــ عمران نے کہا۔

" ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ کو کیوں نہ ٹٹولا جائے " ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" اگر وہ براہِ راست ملوث ہوتے تو اس طرح اطمینان سے ماسٹر کرافٹ شو نہ کر سکتا۔ نشانہ بازی میں مہارت کا مظاہرہ پرسکون اعصاب سے ہی ممکن ہے۔ وہ گیم کا حصہ ضرور ہیں لیکن اب ان کے پاس کچھ نہیں ہے میرا آئیڈیا ہے کہ ماسٹر کرافٹ کے ذریعے کرنل جان کی رہائشی کالونی تک پہنچا گیا ہے ـــــ اور وہ غیر ملکی چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں وہاں پہنچا ہے اور پھر کرنل جان سے کسی ذریعے سے وہ راز نکلوایا گیا ہے۔ اور وہ غیر ملکی اسے لے کر نکل گیا ہے " ـــــ عمران نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا۔ ٹرانسمیٹر کی کال سنائی دی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو کال چوہان کی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ایکسٹو سپیکنگ اوور " ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر چوہان بول رہا ہوں۔ شاہراہ جوہر سے ملحقہ ذخیرے میں ایئر فورس کی مخصوص سیکورٹی جیپ میں نے چیک کی ہے۔ ایک سیکورٹی آفیسر ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ہے لیکن وہ بے ہوش ہے۔ اور اس کی نبض بتا رہی ہے کہ وہ طویل عرصے سے بے ہوش ہے۔ ساتھ ہی ایک کار کے ٹائروں اور دو افراد کے قدموں کے ہلکے سے نشانات بھی موجود ہیں اوور " ـــــ چوہان نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ تم وہیں ٹھہرو۔ میں عمران کو بھیج رہا ہوں اوور اینڈ آل "
عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب کڑیاں مل رہی ہیں۔ اگر اس غیر ملکی کے متعلق کوئی اطلاع ملے تو مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے اطلاع دے دینا۔ میں اس سیکورٹی آفیسر کو چیک کر لوں " ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل آیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیز رفتاری سے شاہراہ جوہر سے ملحقہ ذخیرے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ دس منٹ سے بھی کم عرصے میں وہ ذخیرے میں پہنچ گیا۔ وہاں سیکورٹی کی جیپ موجود تھی۔ چوہان بھی کھڑا تھا۔

" تم نے یہاں اندر چیکنگ کیسے کی " ـــــ عمران نے چوہان سے پوچھا۔

" میں شاہراہ سے گزر رہا تھا عمران صاحب کہ اچانک مجھے آئینے کی چمک سی ذخیرے سے آتی محسوس ہوئی۔ میں نے کار موڑ دی۔ اور پھر جیپ سامنے آ گئی۔ اس کے سائیڈ مرر پر سورج کی شعاعوں

نے اینگل بنا لیا تھا۔ ورنہ شاید اس کا پتہ نہ چلتا "۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ اب تو تم بھی بالغ ہونے لگ گئے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش بیٹھے ہوئے چیف سیکورٹی آفیسر کی نبض چیک کرنے لگا۔ چوہان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اسے کس دوز سے بے ہوش کیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر کار کے ٹائروں کے نشانات چیک کرنے شروع کر دیئے۔

"میں نے چیک کیا ہے عمران صاحب ۔۔۔ نشانات پختہ سڑک تک گئے ہیں" ۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ سڑک پر پہنچ کر وہ رک گیا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ کار دائیں طرف مڑ کر سڑک پر چڑھی ہے۔ مگر ادھر تو ایک ہی رہائشی کالونی ہے گلزار پور۔ اس کے علاوہ تو کوئی آبادی نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی عمران صاحب ۔۔۔ اس بات کو تو میں نے سوچا ہی نہ تھا" چوہان نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ اب بالغ ہونے شروع ہوئے ہو۔ جب ہم جیسے بوڑھے ہو گئے تبھی یہ باتیں سوچو گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس جیپ کی طرف مڑ گیا۔ چوہان اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

عمران نے کار کے قریب پہنچ کر ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور جولیا کی فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"جولیا سپیکنگ اوور" ۔۔۔ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا ۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر کی جیب تو چوہان نے ڈھونڈھ نکالی ہے۔ یہ بتاؤ کسی نے گلزار پور کالونی کی طرف بھی راؤنڈ کیا تھا اوور" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گلزار پور کالونی ۔۔۔ وہی جو شمالی مضافات میں ہے اوور" جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہی اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں تو ادھر نہیں گئی۔ البتہ میں معلوم کرتی ہوں شاید کوئی ممبر ادھر گیا ہو۔ میں تو اس وقت ایئرپورٹ پر موجود ہوں۔ نعمانی میرے ساتھ ہے اوور" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اچھا جلدی پتہ کر کے مجھے ٹرانسمیٹر کال کرو اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

ٹرانسمیٹر بند کر کے عمران نے ارد گرد کا تفصیلی جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر ذرا ہٹ کر ایک درخت کے پیچھے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ پڑا ہوا نظر آ گیا ۔۔۔ عمران نے وہ کارڈ اٹھا لیا۔ اور کارڈ دیکھتے ہی وہ اچھل پڑا۔ کارڈ پر سرخ دائرہ تھا۔ جس کے اوپر پنسل سے بارہ کا ہندسہ لکھا ہوا تھا۔ ساتھ جی۔ او۔ سی کے الفاظ تھے۔ نیچے زیرو ون کے ہندسے تھے۔ عمران چند لمحے کارڈ کو غور سے دیکھتا رہا پھر واپس مڑ آیا۔

"کیا مل گیا" ---- چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ریڈ سرکل کا مخصوص نشان ہے۔ خاصی طاقتور تنظیم ہے اور زیادہ تر سائنسی راز چرانے کا دھندہ کرتی ہے۔ میں اس پر لکھے ہوئے ہندسوں پر غور کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں یہاں کوئی آدمی رہا ہے اس کی جیب سے کارڈ گرا ہے۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کا اشارہ ملا تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"تنویر سپیکنگ اوور" ---- تنویر کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"میں عمران ہوں تنویر۔ تم گلزار پور کالونی گئے تھے اوور" ---- عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں نے وہاں کا راؤنڈ لگایا تھا کافی دیر پہلے اوور" تنویر نے جواب دیا۔

"وہاں تم نے کوئی ایسی کار دیکھی ہو جس کے ٹائر فلیٹ ہوں۔ عام طور پر ایسے ٹائر کرایہ کی کاروں کے ہوتے ہیں اوور" ---- عمران نے کہا۔

"کرایے کی کار ---- ہاں عمران صاحب مجھے یاد آ گیا میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو میں نے ایک سرخ رنگ کی بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک پر سیاہ رنگ کی بڑی کار کھڑی دیکھی تھی۔ ایک نوجوان کار کے ڈرائیور سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ کار کرایے کی تھی۔ اس کے شیشے پر کرایہ کا مخصوص نشان موجود تھا اوور" ---- تنویر نے جواب دیا۔

"تم اب کہاں ہو اوور" ---- عمران نے پوچھا۔

"میں ایمرٹن روڈ پر ہوں۔ مس جولیا کی کال آئی تھی تو میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں گلزار پور کالونی کا راؤنڈ لگا چکا ہوں تو انہوں نے آپ سے رابطے کے لئے کہا اوور" ---- تنویر نے جواب دیا۔

"تم فوراً گلزار پور کالونی کے پہلے چوک پر پہنچو۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ---- عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"چوہان ---- تم کسی پبلک بوتھ سے جا کر پولیس کو فون کر کے اس جیپ اور سیکورٹی آفیسر کے متعلق اطلاع دے دو۔ وہ خود ہی اسے ہسپتال پہنچا کر ہوش میں لے آئیں گے اور فون کر کے تم بھی گلزار پور کالونی آ جانا۔ ہو سکتا ہے وہاں ضرورت پڑ جائے" ---- عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ---- چوہان سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔ جب کہ عمران نے اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ اسے اندازہ تھا کہ کارڈ پر بارہ کا ہندسہ بارہ نمبر کوٹھی کی نشاندہی کرتا ہے اور جی سی کا مطلب گلزار کالونی ہے۔ غیر ملکیوں کو شاید پور کی سمجھ نہیں آئی۔ اس لئے انہوں نے اسے گلزار کالونی بنا دیا۔ بہرحال تنویر کی نشاندہی کے بعد ہی صورت حال کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔ چنانچہ چند لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر پہنچ کر گلزار پور کی طرف مڑ گئی۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔

"کرافٹ تم جا کر منیجر سے آئندہ معاہدے کی منسوخی کی بات کرو۔ بہانہ یہی بنانا کہ پرنس کے چیلنج کے بعد اب شو دکھانا حماقت ہی ہوگی۔ میں اس دوران زیرو ون سے رابطہ قائم کر دوں۔ اس نے اب تک مائیکرو فلم تیار کر لی ہوگی ——— اس سے فائنل رپورٹ لے لوں۔ تاکہ پھر واپسی کا پروگرام بنایا جا سکے" ——— الزبتھ نے ہوٹل واپس پہنچتے ہی کرافٹ سے کہا اور کرافٹ سر ہلاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ الزبتھ نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھی۔ اس کی نچلی دراز میں اس کا بیگ پڑا ہوا تھا ——— اس نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر ریڈیو نکالا اور سیدھی ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے شاور کھول دیا۔ اور ایک کونے میں کھڑے ہو کر اس نے ریڈیو کا بٹن آن کیا۔ اور پھر اس کی ناب گھما کر سوئی گھمانے لگی مختلف سٹیشنوں کی آوازیں ابھرتی مٹتی رہیں۔ جب سوئی ایک مخصوص سٹیشن پر پہنچی تو اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے الٹا کر کے اس کے پیچھے موجود ایک پیچ کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا اور ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔ اور سوئی کو آگے بڑھا کر ایک اور سٹیشن پر لے گئی۔ جیسے ہی سوئی اس مخصوص سٹیشن پر پہنچی ریڈیو سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ——— میڈم ایل۔ بی کالنگ زیرو ون اوور"

الزبتھ نے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— آر بی۔ زیرو ٹو اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو ٹو ——— زیرو ون کہاں ہے اوور" ——— الزبتھ نے چونک کر پوچھا۔

"میڈم ——— وہ صبح آئے تھے۔ اندر تہہ خانے میں چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ وہاں رہے۔ اس کے بعد ایم سی بیگ اٹھائے باہر آئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ ایک ضروری کام جا رہے ہیں۔ میڈم کی کال آئے تو انہیں بتا دینا کہ مشن پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور وہ اس سلسلے میں جا رہے ہیں جب مشن صاف ہو جائے گا تو واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں پھر واپس نہیں آئے اوور" زیرو ٹو نے جواب دیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"لیکن کہاں گیا ہے اوور" ——— الزبتھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ——— جو کچھ انہوں نے بتایا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے

اوور" ـــــ زیمو ڈن نے جواب دیا۔

"اچھا وہ جیسے ہی آئے اُسے کہنا کہ مجھے کال کرے میں اس کے کال کا انتظار کروں گی اوور" ـــــ الزبتھ نے جواب دیا۔

"یس میڈم اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور الزبتھ نے اوور آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ وہ چند لمحے کھڑی سوچتی رہی۔ اس کے ذہن میں کئی خیالات آ رہے تھے۔ زیمو ڈن پہلی بار ان کے ساتھ مشن میں شامل ہوا تھا۔ اس کا انتظام باس نے خود کیا تھا۔ لیکن زیمو ڈن اس طرح کہاں چلا گیا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے کھڑی سوچتی رہی ـــــ پھر اس نے دوبارہ سوئی گھمانی شروع کی اور ایک مخصوص سٹیشن پر لا کر اس نے ریڈیو کا ایریل پوری طرح کھینچ کر اونچا کر دیا۔ گو یہ بات خطرے سے خالی نہ تھی۔ کہ اس گنجان آباد جگہ سے اتنے طویل فاصلے کی کال کی جائے۔ لیکن اب مجبوری تھی زیمو ڈن کا یہ رویہ اس کی سمجھ سے باہر ہو گیا تھا ـــــ اس لئے وہ فوری اس کی رپورٹ باس کو دینا چاہتی تھی۔ چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر سے مخصوص آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس ـــ ریڈ سرکل اٹنڈنگ اوور" ـــــ بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"الزبتھ بول رہی ہوں باس اوور" ـــــ الزبتھ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ یس ـــ کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــ ریڈ سرکل باس نے چونکتے ہوئے پوچھا اور الزبتھ نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے اتنا پیچیدہ مشن انتہائی آسانی سے پورا ہو گیا ہماری منصوبہ بندی بے حد کامیاب رہی اوور" ـــــ باس کی مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"یس باس ـــ سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن ابھی ابھی میں نے زیمو ڈن کو کال کیا تاکہ مائیکرو فلم کے متعلق رپورٹ لے سکوں۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ زیمو ڈن تہہ خانے میں ایک گھنٹہ رہا پھر ایم۔ سی بیگ سمیت چلا گیا اور یہ کہہ گیا کہ مشن پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور وہ اسی سلسلے میں جا رہا ہے ـــ جب مشن صاف ہو جائے گا تو واپس آجائے گا اوور" ـــــ الزبتھ نے آخری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ وہ کہاں گیا ہے اوور" ـــــ باس کا لہجہ بُری طرح چونکا ہوا تھا۔

"یہی بات تو حیرت انگیز ہے باس ـــ اُسے گئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور پھر وہ جا کہاں سکتا ہے۔ اگر مشن صاف نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مائیکرو فلم پوری طرح صاف نہیں آئی تو اُسے مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی اوور" ـــــ الزبتھ نے کہا۔

"اوہ الزبتھ ـــ اس کا مطلب ہے ہمیں چوٹ ہو گئی۔ زیمو ڈن کو میں نے بھاری ادائیگی پر تھری ڈائمنڈ سے حاصل کیا تھا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہماری منصوبہ بندی کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ اُسے تو مائیکرو فلم تمہارے حوالے کرنی چاہئے تھی ـــ طے تو یہی ہوا تھا۔ اُسے تلاش کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی نیت خراب ہو گئی ہو اور وہ کسی ایجنسی سے

فلم کا سودا کرے اوور" ۔۔۔ ریڈ سرکل باس نے کہا۔

"اوہ باس ۔۔۔ وہ ہمارے گروپ سے متعلق نہ تھا۔ اور آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اوہ یہ تو بہت زیادتی ہوئی میں تو یہی سمجھی تھی کہ وہ ہمارے گروپ کا آدمی ہے اوور" ۔۔۔ الزبتھ نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ ہمارے گروپ کا نہیں تھا۔ ہم نے اس قسم کی منصوبہ بندی تو پہلی بار کی ہے۔ تم پوری ٹیم کو اس کی تلاش پر لگا دو۔ وہ فوری وہاں سے نہ نکل سکے گا۔ کہیں نہ کہیں چھپ گیا ہوگا اوور" چیف باس نے کہا۔

"بہتر باس اوور اینڈ آل" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ کے آثار موجود تھے۔ اس نے جلدی سے وہ پہلے والا اسٹیشن لگایا اور بٹن دبا دیا۔

"یس۔ آر سی۔ زیرو ٹو اسٹینڈنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد زیرو ٹو کی آواز ابھری۔

"زیرو ون ابھی تک نہیں آیا زیرو ٹو اوور" ۔۔۔ الزبتھ نے پوچھا۔

"نو میڈم اوور" ۔۔۔ زیرو ٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کس کار میں گیا ہے اوور" ۔۔۔ الزبتھ نے پوچھا۔

"وہ کار فضل سنز ڈیلرز سے کرایہ پر لی گئی تھی۔ سیاہ پلے موتھ ہے۔ نمبر ایم۔ جے۔ سکس تھری سکس ون ہے۔ کیوں میڈم اوور" زیرو ٹو نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"زیرو ٹو ۔۔۔ میں نے ابھی چیف باس سے بات کی ہے۔ و ون ہمارے گروپ کا آدمی نہیں ہے۔ میرا اور چیف باس کا خیال ہے یں آخری لمحات میں اس کی نیت خراب نہ ہو گئی ہو۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ر میں پھیل جاؤ اور اس کار اور زیرو ون کو تلاش کرو۔ جہاں بھی نظر آئے ے قابو کر لو ۔۔۔ اس کے پاس مائیکرو فلم رول ہوگا۔ اُسے ہر صورت میں س سے حاصل کر لینا اور مجھے رپورٹ دو اوور" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔

"اوہ میڈم ۔۔۔ اگر آپ پہلے کہہ دیتیں تو ہم اُسے نکلنے ہی نہ دیتے۔ ہر حال میں ابھی اُسے تلاش کرتا ہوں اوور" ۔۔۔ زیرو ٹو کی بوکھلائی ہوئی از سنائی دی۔

"جلدی کرو۔ ہر قیمت پر اُسے تلاش کرو ہر قیمت پر اوور اینڈ آل" بتھ نے کہا۔ اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اس ہرہ بتا رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر بازی ہار چکی ہو۔

زیرو دن کار چلاتا ہوا آہستہ آہستہ گنگنا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ کار گلزار پور کالونی سے نکل کر شہر کی طرف جانے کی بجائے دارالحکومت کے دور دراز مضافاتی قصبے کی طرف بڑھی جا رہی تھی ——— آگان نام کا یہ قصبہ دارالحکومت سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ یہاں ایک بڑی ٹیکسٹائل مل تھی۔ جس کی وجہ سے اس قصبے میں خاصی آبادی ہو گئی تھی۔ زیرو دن نے ابھی آدھا فاصلہ طے کیا تھا کہ اس کی نظریں پٹرول پمپ پر پڑیں اور کچھ سوچتے ہوئے اس نے گاڑی پٹرول پمپ کی طرف موڑ دی۔

"یہاں پبلک فون کی سہولت ہے" ——— زیرو دن نے پٹرول بوائے سے پوچھا۔

"یس سر ——— اندر برآمدے میں پبلک بوتھ موجود ہے" پٹرول بوائے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ٹینک فل کر دیں ایک فون کر لوں" ——— زیرو دن نے کہا۔ اور پٹرول ٹینک کی چابی لڑکے کے حوالے کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"موکما ہوٹل" ——— چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر چوبیس میں ایک صاحب فرینک رہائش پذیر ہیں۔ میں نے ان سے بات کرنی ہے" ——— زیرو دن نے کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سناترا اینڈ کمپنی سے بول رہا ہوں موبی فنسٹر" ——— زیرو دن نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"یہ لیجئے چابی سر۔ ٹینک فل کر دیا ہے۔" پٹرول بوائے نے آ کر چابی زیرو دن کو دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے بل بناؤ" ——— زیرو دن نے کہا اور چابی لے لی۔

"ہیلو ——— میں فرینک بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز لائن پر سنائی دی۔

"موبی بول رہا ہوں۔ سودا مکمل ہو گیا ہے۔ معاہدے کے کاغذات میری جیب میں ہیں" ——— زیرو دن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کانفرنس کے دوسرے ممبر کہاں ہیں" ——— دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"ابھی انہیں کچھ معلوم نہیں۔ میں راستے میں پٹرول پمپ سے

کر رہا ہوں" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔

"کوئی مخالف پارٹی تو نہیں دیکھ رہی" ـــــ دوسری طرف سے پو
گیا۔

"مطلع بالکل صاف ہے" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ۔ ہوٹل میں رکنے کی بجائے سیدھے آگے بڑھتے ذخیرے والے کیبن میں ملاقات ہو گی میں وہاں پہنچ جاؤں گا"

دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور زیرو وَن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ واپس مڑا۔ اس نے پیٹرول بوائے سے بل لے کر نہ صرف بل ادا کیا بلکہ ٹپ کے طور پر بھی ایک موٹی رقم دے دی پیٹرول بوائے کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں اور اس نے بڑے ادب سے سلام کیا۔

زیرو وَن مسکراتا ہوا واپس مڑا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار آگے بڑھ گئی۔ موڑ کا ہوٹل مین روڈ پر ہی تھا لیکن زیرو وَن اُسے نظر انداز کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ سڑک آگے جا کر ذرا سا بل کھا رہی تھی وہیں سے ایک چھوٹی سڑک دائیں طرف کو جاتی دکھائی دے رہی تھی ـــــ زیرو وَن نے کار اس سڑک پر موڑ دی۔ تھوڑے فاصلے کے بعد وہ درختوں کے ایک ذخیرے میں پہنچ گیا۔ اس جھنڈ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی زیرو وَن نے کار روکی جھنڈ میں سے ایک لحیم شحیم آدمی باہر آ گیا۔ اس نے سادہ سا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"ویل کم موبی" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے مسکرا کر زیرو وَن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــــ رقم تیار ہے" ـــــ موبی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل تیار ہے آؤ" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے کہا۔

"میں بیگ نکال لوں" ـــــ زیرو وَن نے کہا۔ اور کار کی پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا بیگ اٹھایا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس کیبن میں داخل ہو گئے۔

"یہ دیکھو رقم" ـــــ لحیم شحیم آدمی نے ایک طرف رکھا ہوا بیگ اٹھایا اور اُسے کھول کر زیرو وَن کے سامنے رکھ دیا۔ بیگ ایکریمین نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ زیرو وَن نے مختلف نوٹ اٹھا کر انہیں چیک کیا۔

"اچھی طرح چیک کر لو۔ سودے میں دیکھ بھال اچھی ہوتی ہے" لحیم شحیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہیں" ـــــ زیرو وَن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور لحیم شحیم نے بیگ بند کر دیا۔

"یہ لو مائیکرو فلم" ـــــ زیرو وَن نے کوٹ کی چھوٹی جیب سے فلم کا نکال کر لحیم شحیم کی طرف بڑھایا۔

"تم نے نوٹ چیک کئے ہیں تو مجھے رول چیک کرا دو" لحیم شحیم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسی لئے میں بیگ ساتھ لایا تھا" ـــــ زیرو وَن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور وہ اپنا بیگ اٹھانے کے لئے مڑا مگر اس نے مڑ کر ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ اس کے جسم کو ایک زوردار لگا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ ـــــ لیکن دوسرے لمحے دوسری گولی اس کے سینے میں لگی اور بُری طرح تڑپنے لگا۔

اس کی آنکھوں میں موت کے ساتھ ساتھ حیرت کی پرچھائیاں بھی تھیں۔

"تم جرائم کی دنیا میں نئے ہو موبی۔ اس لئے تم نے رقم کے بدلے اس پارٹی سے غداری کی۔ اور اب تمہیں زندہ چھوڑ دینا جرائم کے اصولوں سے غداری ہوتی اس لئے تمہاری یہی کم سے کم سزا تھی"۔۔۔ لحیم شحیم آدمی نے سفاک لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا پستول تھا۔

"کاش میں آتے ہی تمہیں گولی مار دیتا"۔۔۔ موبی نے تڑپتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"ہاں۔۔۔ تمہیں یہی کام کرنا چاہئے تھا۔ اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو لے کر نہ آتا۔ اور پھر رقم کا بیگ دیکھتے ہی گولی مار دیتا۔ مجھے تم سے امید تھی۔ اور میں اس کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن تم نے تو بالکل اناڑی پن کا ثبوت دیا"۔۔۔ لحیم شحیم آدمی نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور موبی ہچکی لے کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں چڑھ گئیں۔

"احمق آدمی"۔۔۔ لحیم شحیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اپنی جیب میں منتقل کیا۔ اور رقم وا نیم ودن کا دونوں بیگ اٹھا کر وہ کیبن سے باہر نکل گیا۔

عمران نے گلزار پور کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر کار روکی تو ایک طرف سے بڑھتا ہوا نزدیک آیا اور دروازہ کھول کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"وہ سامنے سرخ رنگ کی کوٹھی ہے۔ وہاں وہ کار موجود تھی" ۔۔۔ نے ہاتھ اٹھا کر ذرا فاصلے پر ایک خاصی بڑی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اس کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ کوٹھی کا نمبر واقعی بارہ ہی تھا۔۔۔ عمران نے کار ذرا سی آگے بڑھا کر ایک طرف کر کے روک دی۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ وہ سیکرٹ سروس کے سب ممبرز کو یہاں

بلاکر کوٹھی پر فل ریڈ کرنا چاہتا تھا۔

جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا نسوانی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھر
اور عمران بُری طرح اچھل پڑا۔ تنویر بھی یہ آواز سن کر چونکا۔ تنویر کے
آواز نامانوس تھی ــــ لیکن عمران یہ آواز اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ الز
کی آواز تھی۔

"زیرو وَن ابھی تک نہیں آیا نمبر ٹو اوور" ــــ الزبتھ کی آواز م
تحکمانہ پن کے ساتھ ساتھ ہلکی سی جھنجلاہٹ تھی۔

"نو میڈم اوور" ــــ ایک مردانہ آواز نے جواب دیا۔ اس آواز
گونج بتا رہی تھی کہ وہ کار سے نزدیک ہی کسی فاصلے سے بول رہا
جب کہ الزبتھ کی آواز سے دُوری نمایاں تھی۔

"وہ کس کار میں گیا ہے اوور" ــــ الزبتھ نے پوچھا۔

"وہ کار فضل سنز ڈیلرز سے کرایہ پر لی گئی تھی۔ سیاہ پلے موتھ ہے
نمبر ایم جے۔ سکس تھری سکس ون ہے۔ کیوں میڈم اوور"
مردانہ آواز نے کہا۔

"زیرو ٹو ــــ میں نے ابھی ابھی چیف باس سے بات کی ہے۔ زیرو
ہمارے گروپ کا آدمی نہیں ہے۔ میرا اور چیف باس کا خیال ہے
عین آخری لمحات میں اس کی نیت خراب نہ ہو گئی ہو۔ تم ایسا کرو کہ
شہر میں پھیل جاؤ اور اس کار اور زیرو وَن کو تلاش کرو۔ جہاں بھی نظر آ
اُسے قابو کر لو ــــ اس کے پاس ایک مائیکرو فلم رول ہوگا اُسے ہر صور
میں اس سے حاصل کر لینا اور مجھے رپورٹ دو اوور" ــــ الزبتھ
نے کہا۔

"اوہ میڈم ــــ اگر آپ پہلے کہہ دیتیں تو ہم اُسے نکلنے ہی نہ دیتے۔
ہرحال میں ابھی اُسے تلاش کرتا ہوں اوور" ــــ مردانہ آواز سنائی دی
خاصا بوکھلایا ہوا لگ رہا تھا۔

"جلدی کرو ــــ ہر قیمت پر اُسے تلاش کرو ہر قیمت پر اوور اینڈ آل"
بتھ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ عمران نے بھی
بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا وہ کار پلے موتھ تھی" ــــ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر
چھا۔

"ہاں بالکل ــــ اور اب مجھے یاد آ گیا کہ فضل سنز کا سٹکر بھی اس کی
پلیٹ پر موجود تھا" ــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں اس کوٹھی پر ریڈ فضول ہے۔ میرا خیال ہے ڈبل گیم کھیلی
ہی ہے۔ اور یہ زیرو وَن یقیناً وہی غیر ملکی ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اب اس
ر کو تلاش کرو۔ جولیا کو بھی کہہ دینا کہ سب ممبرز کو اس کی تلاش پر
دے۔ میں اس الزبتھ سے دو دو باتیں کر لوں" ــــ عمران نے کہا۔

"الزبتھ کون ہے" ــــ تنویر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی جو بول رہی تھی۔ یہ ماسٹر کرافٹ کی بیوی ہے" ــــ عمران
نے کہا۔

"اوہ تو یہ چکر ہے ــــ ٹھیک ہے" ــــ تنویر نے سر ہلاتے
ئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ عمران نے کار موڑی اور
ر وہ تیزی سے کالونی کی مین روڈ سے ہوتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شوبرا کی پارکنگ میں کار روک چکا تھا۔ کار

کو لاک کر کے دہ پیچھے اتما اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا مین ہال میں پہنچ گیا۔ کاؤنٹر پر موجود نوجوان اُسے دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ آرڈن تھا۔ خاصا پُرانا آدمی تھا اور نہ صرف عمران سے واقف تھا بلکہ عمران سے خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"ہیلو آرڈن ۔۔۔ خاصا بڑا ہوٹل مار کھا ہے" ۔۔۔ عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے آرڈن ہوٹل سپر سٹار میں تھا۔

"ہیلو عمران صاحب ۔۔۔ آپ نے اس روز کمال کر دیا۔ اس قسم مہارت کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ حیرت انگیز" ۔۔۔ آرڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عقیدت تھی۔

"اس روز ۔۔۔ ارے وہ تو پرنس آف ڈھمپ کا کارنامہ تھا۔ مجھے تو تتلی جال سے نہیں پکڑی جاتی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آرڈن بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو آرڈن ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی سے ملاقات ضروری ہے۔ لیکن خفیہ۔ انہیں بھی پتہ نہ چلے۔ میرا مطلب ہے میرے وہاں پہنچنے سے پہلے" ۔۔۔ عمران نے ذرا لہجے کو آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ روم نمبر گیارہ گیٹ بلاک۔ بس آپ چلے جائیں۔ میں نے تو آپ کو دیکھا بھی نہیں" ۔۔۔ آرڈن نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایسے لوگوں کے کمرہ نمبر کسی کو بتلائے نہ جاتے تھے تاکہ لوگ انہیں تنگ نہ کریں۔ لیکن ظاہر ہے عمران سے ایسی باتیں کون چھپا سکتا تھا۔ گیٹ بلاک میں پانچ کر عمران نے کمرہ نمبر گیارہ پر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے" ۔۔۔ اندر سے ماسٹر کرافٹ کی آواز سنائی دی۔

"زیرو ٹو" ۔۔۔ عمران نے اس مردانہ آواز والے لہجے میں کہا جو اس نے چند لمحے پہلے ٹرانسمیٹر پر سُنی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ زیرو ٹو خود یہاں آ گیا۔ ٹھہرو میں کھولتی ہوں" الزبتھ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور پھر چٹخنی کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی جیسے دروازہ کھلا عمران دروازے میں موجود الزبتھ کو دھکیلتا ہوا اندر چلا گیا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ الزبتھ نے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر کرافٹ بھی چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ریوالور نکالنے کی ضرورت نہیں ماسٹر۔ تم میرے نشانے کے متعلق تو جانتے ہی ہو۔ اور کوٹ کی جیب میں ریوالور کے ٹریگر پر میرا ہاتھ ہے" عمران نے مسکرا کر ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ اس نے ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف جاتے دیکھ لیا تھا۔ عمران کی بات سنتے ہی ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ رک گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ تم ۔۔۔ لیکن یہ آنے کا کیا طریقہ ہے" ماسٹر کرافٹ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"پرنس کو آنے کے سب طریقے آتے ہیں تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم نے کرنل جان کے ذریعے کون سا راز حاصل کیا۔ جواب مائیکرو فلم میں موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے الزبتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو ایک سائیڈ پر ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔

"کرنل جان سے راز ـــــ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو وہاں شو کے لئے گئے تھے اور بس" ـــــ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"سنو الزبتھ ـــــ میں تم سے اس زمانے سے واقف ہوں جب تم لاسٹ فائر میں تھیں۔ پھر اس تنظیم کے بعد تم جو کچھ کرتی رہیں میرے پاس اس کی مکمل رپورٹ موجود ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب تمہارا تعلق ریڈ سرکل سے ہے ـــــ ریڈ سرکل سائنسی رازوں کی چوری کا دھندہ کرتی ہے۔ تم دونوں نے یہاں نشانے بازی کی مہارت کا شو اس لئے کیا تاکہ کرنل جان جو ایئر فورس کی ایک خفیہ لیبارٹری میں سائنسدان ہے۔ اور جس کی کمزوری نشانے بازی ہے۔ تم سے رابطہ قائم کرے اور وہی ہوا ـــــ اس نے تم سے رابطہ قائم کیا۔ اور پھر وہاں رہائشی کالونی میں تمہارے شو کا ڈھونگ رچایا گیا۔ تم دونوں رات کو کرنل جان کی رہائشگاہ پر رہے۔ زیرو ون وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کیپٹن رابرٹ کے میک اپ میں پہنچ گیا۔ رات کو کسی طرح تم نے کرنل جان سے کوئی فارمولا اڑایا جسے مائیکرو فلم میں تبدیل کیا گیا اور وہ تمہارے شو سے پہلے وہاں سے نکلا۔ اور ایک ذخیرے میں پہنچا۔ جہاں اس کا ساتھی کار لئے موجود تھا۔ اصل چیف سیکورٹی آفیسر کو وہاں چھوڑا گیا ـــــ اور زیرو ون سیاہ رنگ کی پلے موتھ کار میں بیٹھ کر گلزار پور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچا۔ اور پھر اسی کار میں بیٹھ کر وہ وہاں سے نکلا۔ اور اب تم نے زیرو ٹو کو ٹرانسمیٹر پر اس کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ تمہارا اور تمہارے چیف باس کا خیال ہے کہ وہ عین موقع پر گڑبڑ کر گیا ہے ـــــ وہ اسی سیاہ رنگ کی پلے موتھ میں گیا ہے۔ یہ کرلیلے کی کار ہے اور فضل سنز ڈیلرز سے حاصل کی گئی ہے۔ بولو۔ میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران نے اپنے انداز سے پوری تصویر کھینچ دی اور الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بُری طرح بگڑ گئے تھے۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے پرنس ـــــ ہمارا اس سارے چکر سے کوئی تعلق نہیں ہے" ـــــ الزبتھ نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ سب کچھ سننے کے بعد بھی تم نے یہی کہنا تھا تو پھر میرا یہاں آنا ہی فضول تھا۔ مائیکرو فلم تو بہرحال میں زیرو ون سے حاصل کر لوں گا۔ میں صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے کون سا فارمولا اڑایا ہے ایک فارمولا ہے یا دو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو پرنس ـــــ تم ہم پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے۔ ہمارے ریکارڈ بالکل صاف ہیں۔ اور ہمیں اپنے سفارت خانے کا مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے چلے جاؤ"

ماسٹر کرافٹ نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کرافٹ ـــــ اگر تمہارے اس کمرے سے وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر برآمد ہو جائے۔ اور پھر تمہاری بیوی الزبتھ کی اس کال کا ٹیپ بھی موجود ہو جو اس نے زیرو ٹو کو کی۔ اور اپنے چیف باس کو۔ تو پھر تمہارا سفارت خانہ تمہاری کیا مدد کرے گا۔ بولو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ کا چہرہ پہلی بار زرد پڑ گیا۔ اُسے شاید اس پہلو کا خیال بھی نہ آیا تھا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پاس تمہارے مطلب کی کوئی چیز نہیں۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے اب ہمیں کوئی چیز

ملتی بھی نہیں۔ اس لئے اب ہم کیا کر سکتے ہیں" ___ الزبتھ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم صرف اتنا بتا دو کہ کون سا فارمولا تم نے حاصل کیا ہے اور بس" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں بالکل معلوم نہیں۔ یہ سارا کام اس زیبدوان کا تھا" ___ الزبتھ نے کہا۔

"اگر میں اس بات پر یقین نہ کروں تب" ___ عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور الزبتھ چیختی ہوئی ماسٹر کرافٹ سے جا ٹکرائی۔ اور وہ دونوں کرسیوں میں ہی الجھ کر گر گئے۔

"دونوں ہاتھ اٹھا دو" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اور گولی اس کی گردن کے قریب سے نکل کر دروازے سے جا ٹکرائی ___ اور اس کے بعد تو عمران کے جسم میں جیسے پارہ بھر گیا ہو۔ وہ انتہائی برق رفتاری سے ادھر ادھر اور اوپر نیچے اچھل رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی ٹریچ کی آواز سنائی دی تو عمران کے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور ماسٹر کرافٹ کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"بس اسی مہارت پر شو کرنے آ گئے تھے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ پیش کر کے ماسٹر کرافٹ جیسے بہترین نشانہ باز کی گولیاں ضائع کر دی تھیں جب کہ عمران کی پہلی ہی گولی نشانے پر لگی تھی۔

ماسٹر کرافٹ نے جو نیچے گرتے ہی کرسی کی آڑ لے کر بجلی کی سی تیزی سے فائر شروع کر دیا تھا۔ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تت ___ تت ___ تم آدمی نہیں ہو سکتے۔ تم بد روح ہو۔ بد روح" ماسٹر کرافٹ نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پوری چوڑائی تک پھیل چکی تھیں۔

"تمہاری شوٹنگ یا ورا بھی بچوں جیسی ہے ماسٹر کرافٹ۔ کرنل جان تو خواہ مخواہ پاگل ہو رہا تھا۔ بہرحال اب تم دونوں کی بہتری اسی میں ہے کہ میرے سوال کا جواب دے دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے" ___ عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں۔ سب کچھ زیبدوان نے کیا تھا" ___ الزبتھ نے کہا۔ اس نے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ جس پر عمران کے تھپڑ کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ہی معلوم کر لوں گا۔ اور سنو جب تک یہ فارمولا حاصل نہیں ہو جاتا۔ تم اس ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس کے بعد میں سوچوں گا کہ تمہارا کیا ہو سکتا ہے" ___ عمران نے کہا اور پیچھے ہٹتا گیا۔ پھر اس نے ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ باہر نکل گیا۔

کیبن سے نکل کر لحیم شحیم آدمی دونوں بیگ اٹھائے ذخیرے کی عقبی سمت بڑھتا گیا۔ ذخیرے کے اختتام پر سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ اس نے دونوں بیگ اس کی پچھلی سیٹ پر ڈالے اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک کچی سڑک پر دوڑتی ہوئی واپس مین روڈ پر پہنچ گئی۔ اور پھر اس نے اس کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ راستے میں پڑنے والا پٹرول پمپ دیکھتے ہی اس نے کار ادھر موڑ دی۔ اور پٹرول بوائے کو چابی دے کر ٹینک فل کرنے کی ہدایت کی اور خود برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

سکے ڈال کر اس نے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس مارشل بار"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"فرینک بول رہا ہوں مارشل ٹکٹ کا انتظام فوری طور پر کرو۔ میرا کام مکمل گیا ہے۔ اور اب میں نے فوری طور پر جانا ہے"۔۔۔ لحیم شحیم آدمی نے ے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ کہاں اطلاع دوں" شل نے کہا۔

"وہی گارڈن ٹاؤن والا پوائنٹ۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ اور سنو س قدر جلد ممکن ہو سکے۔ یہ ضروری ہے۔ میں ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رکنا ہتا"۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ فکر نہ کریں ہو جائے گا"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ بل جناب ٹینک فل کر دیا ہے"۔۔۔ پٹرول بوائے نے کیبن کے سے نکلتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے چابیاں بھی دے دیں۔

فرینک نے بل دیکھا اور پھر جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر دو بڑے نوٹ پٹرول بوائے کو دیئے اور تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔

"بقایا جناب"۔۔۔ پٹرول بوائے نے چونک کر کہا۔

"بقایا تم رکھ لو"۔۔۔ فرینک نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے شہر کی طرف دوڑنے لگی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ گارڈن ٹاؤن کی ایک کوٹھی پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ فرینک نے نیچے اتر کر تالا کھولا اور پھاٹک کو کھول کر وہ کار کو اندر لیتا گیا۔۔۔ کار کو پورچ میں روک کر وہ اترا۔ اور واپس آ کر اس نے پھاٹک بند کیا۔ اور اس کے بعد اس نے کار کی پچھلی

سیٹ سے آکر دونوں بیگ اٹھائے اور عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ انہ
ایک بڑے کمرے میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے تو ریڈ وان وا
بیگ کھولا اور اس میں سے ریڈ جیکٹ نکال کر ایک طرف رکھا۔ اور دوسر
مشین کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑنے لگا ـــ اس کے ہاتھ خاص
سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے مشین تیار کر لی۔ پھر اس نے
ریڈ جیکٹ کا سلسلہ اس مشین سے جوڑا اور جیب سے مائیکرو فلم نکال کر
اس نے ریڈ جیکٹ میں ڈالی اور مشین اور ریڈ جیکٹ کو آن کر دیا۔ اب سکرین
پر ابھرنے والے مناظر کو وہ بغور دیکھ رہا تھا ـــ الزبتھ اور ماسٹر کمار
کو دیکھ کر اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ جب سکرین پر فائ
والی فائل کے عکس ابھرنے لگے تو وہ پوری طرح اُن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ و
بڑے غور سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جب فلم ختم ہو گئی تو اس
نے ریڈ جیکٹ بند کر کے اُسے مشین سے علیحدہ کیا اور پھر پہلے کی طرح اس
نے مشین کو پارٹس میں بدل کر اور ریڈ جیکٹ کو واپس بیگ میں رکھ کر بیگ
بند کر دیا ـــ فلم کا رول اس نے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اب اس
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے سا
ہی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر
نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس مائکی سپیکنگ ـــ" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ابھری

"مائکی ـــ میں فرینک بول رہا ہوں ـــ" فرینک نے تحکمانہ
لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ کیا حکم ہے" ـــ مائکی کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ

ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ میں نے فلم رول حاصل کر لیا ہے۔ اور
بھی کر لیا ہے۔ وہ اوکے ہے۔ میں نے مارشل کو فوری طور پر ٹکٹ
نے کا حکم دے دیا ہے۔ میرے جانے کے بعد تم گارڈن ٹاؤن پوائنٹ
پہنچ کر یہاں سے تمام سامان اٹھا لینا ـــ رقم والا بیگ بھی اور ایک اور
جس میں ریڈ وسکس مشین کے پارٹس اور ریڈ جیکٹ ہے۔ اور اس کے
ایک ایک کر کے تم سب واپس آجانا ـــ فرینک نے اُسے ہدایات
تے ہوئے کہا۔

"موبی اپنے معاہدے پر پورا اترا باس ـــ اس نے تنگ تو نہیں کیا"
نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس احمق نے کیا تنگ کرنا تھا۔ نیا آدمی تھا۔ اس لئے خاموشی سے
معاملہ فلم رول جیب میں ڈالے رقم وصول کرنے پہنچ گیا۔ اب اس کی
ش وہاں ذخیرے والے کیبن میں پڑی سڑ رہی ہے ـــ فرینک نے
بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اس جیسے آدمی کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا باس ویسے
اس بار تو مشن بالکل ہی آسان رہا۔ گروپ کو کوئی حرکت ہی نہیں کرنی پڑی"
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ اناڑی پن نہ کرتا تو
یہ ہمیں بھاگ دوڑ کرنی پڑتی اس لئے میں نے تم سب کو یہاں بلا لیا تھا۔
حال اب معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی فلم کا سودا مکمل کر
وں گا اور جب تک تم لوگ واپس آؤ گے کر ڈبل ڈالر ہیڈ کوارٹر پہنچ

چکے ہوں گے" ـــــ فرینک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ حکم دیں تو ہم ایئرپورٹ پہنچ جائیں تاکہ کوئی گڑبڑ ہو تو اُ
سنبھالا جا سکے" ـــــ مائکی نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ اس کی ضرورت نہیں۔ ریڈ سرکل کو علم ہی نہیں کہ کیا
جب تک وہ زیرو دن کو تلاش کریں گے میں واپس پہنچ بھی چکا ہوں گا
فرینک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ـــــ رسیور رکھتے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی
اٹھی۔ اور فرینک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ فرینک نے محتاط لہجے میں کہا۔

"مارشل سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"اوہ یس مارشل ـــــ میں فرینک بول رہا ہوں" ـــــ فرینک
اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹکٹ کا انتظام ہو گیا ہے۔ دو گھنٹوں بعد فلائٹ جائے گی۔ آپ ڈیڑھ
گھنٹے بعد ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ٹکٹ میں وہیں آپ کو دے دوں گا۔ او
دوسرے کاغذات بھی ـــــ کیونکہ ٹکٹ فلائٹ سے آدھا گھنٹہ پہلے چ
اوکے ہو گی" ـــــ مارشل نے کہا۔

"سیٹ تو پکی ہے۔ کہیں ویٹنگ میں تو نہیں ہے کہ وہاں جا کر واپ
آنا پڑے" ـــــ فرینک نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔

"پکی ہی سمجھیں۔ سیٹ تو نہیں تھی۔ جلدی سے جلدی کل کی مل رہی تھ
میں نے لسٹ دیکھی اور پھر ہیرپھیر کر کام بنا لیا۔ ایک آدمی کو میں جانتا ہوں
رُک لیا جائے گا۔ وہ ایئرپورٹ پہنچ ہی نہ سکے گا۔ اس طرح آپ کی

اوکے ہو جائے گی" ـــــ مارشل نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں آدھا گھنٹہ پہلے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں
ـــــ فرینک نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پسنجر لاؤنج میں آپ کا منتظر ہوں گا۔ آپ میک اپ
تو نہیں ہوں گے" ـــــ مارشل نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میک اپ کی ضرورت ہی نہیں" ـــــ فرینک نے
ہوئے کہا۔ اور مارشل نے اوکے کہہ دیا تو فرینک نے رسیور
لیا۔ رسیور رکھ کر اس نے جیب سے مائیکرو فلم کا رول نکالا اور اُسے
سے دیکھ کر دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔ کیونکہ دو ڈالر اس کی جیب میں
اور ایسے ملے تھے جیسے راہ جاتے کسی کو خزانہ مل جائے فرینک کا
و مسرت سے ہمکنار ہو رہا تھا۔

عمران کی کار ذخیرے کے قریب جا کر رک گئی۔ ٹائیگر وہاں
موجود تھا۔ سیاہ رنگ کی پلے موتھ ذخیرے کے قریب ہی موجود تھی۔

"کیسے ڈھونڈھا ہے اسے" ۔۔۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"بس اتفاق ہی سمجھ لیجئے۔ میں نے گلزار پور کالونی کے گرد و نواح کے تمام پٹرول پمپ چیک کئے۔ کیونکہ پلے موتھ خاصی بڑی کار ہے اور اس کو پٹرول کی ضرورت جلد پڑ جاتی ہے۔ شہر کی طرف تو کسی پٹرول پمپ سے کچھ پتہ نہ چلا تو میں ادھر آ گیا ۔۔۔ یہاں پٹرول بوائے نے واضح طور پر اس غیر ملکی کا حلیہ بھی بتایا اور ساتھ ہی اس کی کال کے الفاظ بھی اس قصبے کے آگے ذخیرے کا ذکر تھا۔ چنانچہ میں کار دوڑاتا ہوا یہاں پہنچا تو کار بھی موجود تھی اور کیبن میں اس غیر ملکی کی لاش بھی" ۔۔۔ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ پلے موتھ کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک ماسٹر کی نکال کر اگنیشن میں ڈالی اور انجن چلا دیا۔ اس کی نظریں پٹرول گیج پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے سوئچ آف کر کے انجن بند کر دیا۔ اور باہر نکل آیا۔

"پٹرول ٹینک پورا بھرا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہاں سے سیدھا یہاں آیا اور مارا گیا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں غیر ملکی کی لاش موجود تھی۔

"اس کی تلاشی لی ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ اس کا ریوالور جیب میں ہے۔ کوئی گولی نہیں چلائی گئی۔ اور دوسرے کاغذات بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں"

نے کہا۔

"کوئی مائیکرو فلم" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مائیکرو فلم میں نے تلاش کی ہے پوری طرح۔ لیکن کسی مائیکرو فلم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ میں نے کوٹ کا استر اور پتلون کی بیلٹ تک ادھیڑ کر دیکھی ہے۔ بوٹ اتار کر چیک کئے ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

اسے عمران نے ہوٹل شو برا سے نکل کر کال کیا تھا اور اسے بتایا تھا کہ غیر ملکی گلزار پور کالونی سے اس کار میں نکلا ہے اسے تلاش کیا جائے اور خاص طور پر اس سے مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے۔ اس لئے ٹائیگر نے مائیکرو فلم کی تلاش کے لئے اتنی محنت کی تھی۔

"پھر وہ قاتل ہی لے گیا اسے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے کیبن سے باہر نکل کر ادھر ادھر تلاش کیا اور چند لمحوں بعد وہ قدموں کے

نشانات ڈھونڈھنے میں کامیاب ہو گیا جو ذخیرے کی عقبی سمت کی طرف جا رہے تھے۔

"یہ کوئی لحیم شحیم آدمی ہے۔ خاصے لمبے قد اور خاصے لمبے چوڑے جسم کا مالک" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو شرلاک ہومز جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ صرف قدموں کے نشانات دیکھ کر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ لحیم شحیم ہے" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شرلاک ہومز تو پچھلے جنم میں میرا شاگرد رہا تھا۔ بے چارہ ہر بار آکر مجھ سے پوچھ جاتا تھا اور پھر اپنے ساتھی ڈاکٹر واٹسن کو جا کر بتاتا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یقیناً ہو گا لیکن......" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"قدموں کے گہرے نشانات نہیں دیکھ رہے۔ یہ چلنے والے کا وزن بتا رہے ہیں۔ کم وزن آدمی کے پیر کا نشان ہلکا پڑتا ہے جب کہ بھاری وزن کا آدمی گہرے نشانات ڈالتا ہے۔ پھر پیر کی لمبائی بتا رہی ہے کہ اس کا قد خاصا نکلتا ہوا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار سر ہلانے لگا۔

"واقعی شرلاک ہومز آپ کا شاگرد ہو گا اب مجھے یقین آ گیا ہے" ٹائیگر نے کہا۔

"یہ دیکھو یہاں اس کی کار موجود تھی جو گھوم کر اس کچی سڑک پر گئی ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی ـــــ اور یہ کچی سڑک تو آگے جا کر مین روڈ سے مل جاتی

ھوں بعد دوسری طرف سے جواب مل گیا۔

"صفدر آن دی لائن اوور" ـــــ صفدر کی آواز گونجی۔

"عمران بول رہا ہوں صفدر ـــــ تمہارے ٹرانسمیٹر نے کوئی کام کی رپورٹ دی ہے اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب ـــــ بس وہ ماسٹر کرافٹ اور اس کی بیوی کے درمیان ہی لڑائی ہوتی رہی ہے۔ وہ ماسٹر کرافٹ بگڑ رہا تھا۔ کہ الزبتھ نے یہیں سے ٹرانسمیٹر کال کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔ اور الزبتھ اسے طعنے دے رہی ہے کہ نشانے باز بنا پھر رہا ہے۔ اور لمبے چوڑے جسم پر آٹھ میں سے ایک گولی بھی نشانے پر نہیں لگی اوور" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تم اب واپس جا سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کا الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کے کمرے میں جانے کا مقصد صرف وہاں ٹرانسمیٹر بٹن لگانا تھا تاکہ اگر زیدو تو غیر ملکی کے بارے میں کوئی رپورٹ دے تو عمران کو اس کا پتہ چل سکے ـــــ اور جب ٹائیگر کی کال آئی تو عمران نے ٹائیگر کے پاس جانے سے پہلے صفدر کو بلا کر ٹرانسمیٹر بٹن کا رسیونگ سیٹ دیا تھا کیونکہ اس کا حیطۂ عمل خاصا محدود تھا۔ اس لئے یہ انتظام کرنا پڑا۔ اور اب جب کہ غیر ملکی کی لاش وہ دیکھ چکا تھا۔ اب موجودہ حالات میں کسی رپورٹ کا کوئی فائدہ نہ تھا ـــــ کیونکہ عمران خود سارا کھیل سمجھ گیا تھا۔ زیدو ون نے وہ فائدہ حاصل کیا اور پھر اس کا بالا ہی بالا سودا کرنے کے لئے وہ اس فرینک کے پاس کیبن میں پہنچا۔ جہاں فرینک

ہنس پڑا۔

"بھئی تم تو بالکل ہی خاموش ہو گئے۔ اچھا چلو مارشل کو پیش کرو" عمران نے کاؤنٹر مین کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"باس کی بات کر رہے ہیں۔ وہ تو موجود نہیں ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایئر پورٹ گئے ہیں" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے چونکتے ہوئے جواب

"ایئر پورٹ ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ کیا ملک سے باہر جا رہے ہیں" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ ایئر پورٹ گئے ہیں اور یہ بھی ان کے ڈرائیور نے بتایا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ماسٹر کرافٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرافٹ سپیکنگ" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میڈم سے بات کرائیں۔ میں ایلکسی بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ ہولڈ کرو" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔ اور ایک طرف کرسی پر بیٹھی ہوئی الزبتھ کو اشارہ کیا۔

"یس ۔۔۔ الزبتھ بول رہی ہوں" ۔۔۔ الزبتھ نے اٹھ کر رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"میں زیمو ڈو بول رہا ہوں میڈم ۔۔۔ زیمدن کی لاش تلاش کر لی گئی ہے۔ اسے ایک ذخیرے کے کیبن میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مشین بیگ غائب ہے اور زیمدن کے پاس کوئی مائیکرو فلم معل

ہوٹل لیں اور شکار پر قبضہ وہ کر لیں۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں پور

ایئرپورٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی۔ تم ایسا کرو فوراً اپنے سا

سمیت ایئرپورٹ پہنچ جاؤ — میں اور کرافٹ بھی وہیں پہنچ رہے ہیں

تم نے ہر قیمت پر اس فرینک کو وہاں سے اغوا کرنا ہے۔ زندہ یا مر

ہر صورت میں — ہو سکتا ہے وہاں فرینک کے ساتھی بھی موجود

اور پرنس اور اس کے ساتھی بھی ہوں۔ لیکن تم نے کسی رکاوٹ کی

نہیں کرنی۔ چاہے پورے ایئرپورٹ کو ہی نہ اڑانا پڑے۔ اور پرنس

اس کے ساتھی اور مائیکی گروپ سب کو ختم کرنا پڑے" — الزبتھ

سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میڈم — اس طرح تو وہاں ایک طوفان کھڑا ہو جائے گا

پولیس بھی ہمارے پیچھے پڑ جائے گی۔ اور پھر ہمارا یہاں رہنا اور یہاں

سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا" — زیرو ٹو نے کہا۔

"کچھ بھی ہو جائے۔ مجھے وہ مائیکرو فلم چاہئے اور بس"

الزبتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم — ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد

جیسی بھی صورت حال ہوگی اس کے مطابق عمل کر لیا جائے گا"

زیرو ٹو نے کہا۔

"تم سب نے میک اپ میں جانا ہے۔ کیونکہ مائیکی گروپ تمہیں

پہچانتا ہے۔ میں اور کرافٹ بھی میک اپ میں ہوں گے — تم نے

فرینک سے وہ مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے۔ اس کے بعد اگر وہ زندہ

تو اسے گولی مار دینا اور اگر وہ مردہ ہو تو اس کی لاش سڑک پر پھینک

ینا۔ اور سنو — گلزار پورہ کالونی اب مت جانا۔ پرنس تمہارے اس

ے سے واقف ہے۔ تم پوائنٹ پر پہنچنا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں

ں — الزبتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم — او۔کے" — زیرو ٹو نے کہا۔ اور

زبتھ نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو کرافٹ۔ ریڈی میڈ میک اپ کر لو۔ ہو سکتا ہے وہاں تمہاری

بلات کی ضرورت پڑ جائے۔ جلدی کرو۔ میں بھی اپنا حلیہ بدل لوں"

بتھ نے تیز لہجے میں ماسٹر کرافٹ سے کہا۔ اور خود بھاگ کر الماری

طرف بڑھی جہاں اس کے بیگ میں میک اپ کا سامان موجود تھا۔

مصافحہ کر کے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ مارشل کا کام صرف فرینک کو ٹکٹ مہیا کرنا تھا۔ اس لئے اس نے مارشل کے جانے کی پرواہ نہ کی اور خاموشی سے ایک طرف کھڑا رہا۔ فرینک اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران پسنجر لاؤنج میں داخل ہوا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف چل پڑا۔ چند ہی لمحوں میں وہ عمران کو اب تک کی ساری صورت حال سے آگاہ کر چکا تھا۔

"اس کے اور ساتھی تو یہاں نہیں ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ میں نے چیک کیا ہے یہ اکیلا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہوشیار رہو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور بڑے مطمئن انداز میں فرینک کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر فرینک مجھے مارشل نے بھیجا ہے" ۔۔۔ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مارشل ۔۔۔ اوہ کیا بات ہے" ۔۔۔ فرینک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے پیغام دیا ہے کہ آپ اس فلائیٹ سے نہ جائیں۔ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ گروپ کے آدمیوں نے اس فلائیٹ کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے ۔۔۔ ان کا پلان یہ ہے کہ آپ کو یہیں قتل کر دیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو جہاز ہی اڑا دیا جائے" ۔۔۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بکواس ہے انہیں کسی چیز کا علم ہی نہیں ہے" ۔۔۔ فرینک نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ایسی باتیں سوچ رہے ہیں کہ باس مارشل کی معلومات غلط ہو سکتی ہیں تو آپ یقیناً غلطی پر ہیں۔ باس کی معلومات کو آج تک کبھی چیلنج نہیں کیا جا سکا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مارشل کہاں ہے ۔۔۔ میری اس سے بات کراؤ" ۔۔۔ فرینک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آئیے ۔۔۔ میں ٹرانسمیٹر پر بات کرا دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر ۔۔۔ اور یہاں ٹیلی فون پر کیوں نہیں ہو سکتی" فرینک ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ بھی باس کی ہی ہدایت ہے۔ وقت ضائع نہ کیجیے۔ ادھر آئیے" عمران نے کہا اور باتھ روم کی طرف چل پڑا۔ چند قدم چل کر عمران کو احساس ہوا کہ فرینک اس کے ساتھ نہیں ہے تو وہ مڑا۔ لیکن فرینک وہیں کھڑا کسی سوچ میں گم تھا ۔۔۔ عمران سمجھ گیا کہ فرینک ضرورت سے زیادہ محتاط ہے۔ وہ اسے لے آنے کے لئے دوبارہ اس کی طرف بڑھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آواز گونجی اور فرینک کے ساتھ ساتھ تین اور آدمی بھی چیختے ہوئے فرش پر گر گئے۔ ہال میں ایک لمحے کے لئے تو سناٹا چھا گیا ۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے چیخوں کے ساتھ بھگدڑ سی مچ گئی۔ اسی لمحے عمران نے چار آدمیوں کو عقاب کی

طرح فرش پر پڑے ہوئے فرینک کی طرف جھپٹتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی دو مختلف جگہوں سے آوازیں گونجنے لگیں۔ اور لوگ مکھیوں کی طرح گرنے لگے ——— دو مختلف سائیڈوں سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ عمران بھی اچھل کر نیچے گرا۔ کیونکہ فائرنگ بالکل اندھا دھند انداز میں کی جا رہی تھی۔ اور پھر ایک لمحے میں فرینک کو اٹھا کر دو چاروں گیٹ سے باہر نکل گئے۔ جب کہ ایک آدمی ان کے سامنے مشین گن سے فائرنگ کر رہا تھا جب کہ ایک ہال میں ہی فائرنگ میں مصروف تھا ——— اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی ہال سے باہر نکل گیا
اس کے باہر نکلتے ہی عمران بھی اپنی جگہ سے اچھلا اور تیزی سے باہر گیٹ کی طرف لپکا۔ یہ سب کچھ صرف چند ہی لمحوں میں وقوع پذیر ہو گیا تھا۔
اور پھر دو کاروں کو اس نے طوفان کی سی رفتار سے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں میں ابھی تک آگے پیچھے فائرنگ ہو رہی تھی۔
عمران دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بھاگا۔ ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی کار کو جھٹکا لگا۔ جھٹکا لگتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کی کار کا ٹائر فلیٹ ہو چکا ہے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کھسک کر دوسرے دروازے سے باہر نکل آیا ——— اسی لمحے ٹائیگر کی کار تیزی سے اس کے پاس آئی تو عمران اچھل کر اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھائی۔ مگر دوسرے لمحے مسلسل دو دھماکے ہوئے اور ٹائیگر نے بڑی مشکل سے کار کو کنٹرول کیا ——— کار گھسٹتی ہوئی رک گئی۔ اس کے پچھلے دونوں ٹائر تباہ ہو چکے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔
...شوٹنگ پاور" ——— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ...سے باہر کو لپکا۔ اسی لمحے اس نے بائیں طرف سے ایک سرخ ...ک کی کار کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ اسے سائیڈ ...ٹ پر ایک آدمی کی جھلک نظر آئی جس کے ہاتھ میں سب مشین گن ... لیکن جب تک عمران ریوالور نکالتا کار ریوالور کی رینج سے باہر ...ی تھی۔ اور عمران دانت پیس کر رہ گیا۔ اسے یہ توقع بھی نہ تھی کہ اس ...کے حالات پیش آ سکتے ہیں ورنہ وہ لازماً سیکرٹ سروس کے ...ن کو پہلے ہی یہاں بلا لیتا ——— عمران نے جلدی سے جیب سے ...میٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو ——— عمران کالنگ اوور" ——— عمران نے تیز لہجے میں ...ا۔
"یس ——— جولیا سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی جولیا کی ...از سنائی دی۔
"جولیا ——— سب ممبرز کو شہر میں پھیلا دو۔ سرخ رنگ کی ...س نمبر زیڈ وزیڈ سکس زیرو ون کو فوری طور پر تلاش کیا جائے۔ ...اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ کیونکہ پولیس ...یوں نے اب ہر طرف گھیرا ڈالنا شروع کر دیا تھا۔
"نکل چلو ٹائیگر۔ ورنہ یہ پولیس والے پھنسا لیں گے" ——— عمران ...نے جھک کر ٹائیگر سے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا ہجوم میں ...مل ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں اب تک یہ کھیل نہ آ رہا تھا کہ آخر کون

آدمی نکلا تھا اور وہ کرایہ دے رہا تھا۔ عمران نے تیزی سے دروازہ
اور اندر بیٹھ گیا۔
"جلدی کرو آدم کالونی ــــ ڈبل کرایہ۔ جلدی" ــــ عمران نے
لہجے میں حیرت بھرے انداز میں اپنی طرف دیکھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور
سے کہا۔
اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے یک لخت ایکسیلیٹر
دیا۔

لوگ اس طرح دیدہ دلیری سے واردات کر سکتے ہیں۔ فرینک کو
مارنے کا مطلب تو یہ تھا کہ یہ فرینک کے مخالف گروپ سے
ہیں اور اس لحاظ سے تو صرف الزبتھ اور ماسٹر کرافٹ کا ہی گروپ
رہ جاتا تھا۔ لیکن سب مشین گن والے کی شکل نامانوس تھی۔
یہی سوچتا ہوا عمران ہجوم میں سے ہوتا ہوا تیزی سے آگے
گیا۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اسے جیب
میں ٹرانسمیٹر کی ٹوں ٹوں سنائی دی۔ وہ تیزی سے ایک دیوار
آڑ میں لپکا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن
کر دیا۔
"صفدر کالنگ عمران۔ صفدر کالنگ اوور" ــــ بٹن آن ہوتے
ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔
"یس ــــ عمران بول رہا ہوں اوور" ــــ عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔
"عمران صاحب ــــ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نے آپ کی اور
کی کار پر فائرنگ کی ہے۔ میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں وہ سرخ ڈاٹسن
میں ہیں۔ ان کا رُخ آدم کالونی کی طرف ہے اوور" ــــ صفدر نے
رپورٹ دی۔
"اوہ ٹھیک ہے ــــ تم ان کا پیچھا نہ چھوڑنا میں آرہا ہوں۔ اوور
اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ کیونکہ ایسی جگہ
زیادہ دیر ٹرانسمیٹر پر بات نہ کر سکتا تھا۔ ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر وہ
ایک سائیڈ پر رکنے والی ٹیکسی کی طرف بڑھا ــــ ٹیکسی سے ابھی ایک

" بتاؤ کہاں ہے وہ فلم رول "۔۔۔۔ الزبتھ نے بری طرح
چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے
فرنیک کے منہ پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ فرنیک کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں
اس کے جسم سے خون اب بھی چار پانچ جگہوں سے نکل رہا تھا۔
" تت ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم الزبتھ تم کچھ حاصل نہ کر سکو گی "۔۔۔ فرنیک
نے آدھی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔
" میں تمہاری ہڈیوں سے بھی فلم رول نکال لوں گی "۔۔۔ الزبتھ
بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ایک بار پھر پوری قوت سے فرنیک
کو تھپڑ جڑ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے فرنیک کی گردن ایک جھٹکے سے
ڈھلک گئی۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔
" اس کی بوٹیاں ادھیڑ ڈالو۔ اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو۔ فلم رول لازماً
اس کے پاس ہے "۔۔۔ الزبتھ نے فرنیک کے مرتے ہی مڑ کر
اپنے پیچھے کھڑے ہوئے چھ آدمیوں سے کہا۔
" اس کا لباس تو ہم نے چیک کیا ہے میڈم "۔۔۔ ایک نوجوان
نے آگے بڑھ کر کہا۔
" یہ باہر جا رہا تھا۔ رول لازماً اس کے پاس ہونا چاہیئے "۔
الزبتھ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
" اس کے دانت چیک کرو۔ کہیں ان میں سے کسی میں خلا نہ ہو "
الزبتھ کے ساتھ کھڑے ہوئے ماسٹر کرافٹ نے کہا اس کے ہاتھ میں
سب مشین گن تھی۔
" ارے ہاں واقعی ماسٹر ایسا ہو سکتا ہے "۔۔۔ زیرو ٹو نے کہا۔
اور پھر اس نے مردہ فرنیک کا منہ جبراً کھولا اور تیزی سے اس کے
دانتوں کو چیک کرنے لگا۔
" مل گیا۔ مل گیا "۔۔۔ دوسرے لمحے زیرو ٹو نے مسرت سے
چیختے ہوئے کہا۔ اور جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس کے ہاتھ میں مائکرو
فلم رول موجود تھا۔ یہ بٹن سے بھی چھوٹا رول واقعی فرنیک کے ایک دانت
کے خلا میں پھنسا ہوا تھا۔۔۔ الزبتھ نے جلدی سے رول زیرو ٹو کے
ہاتھ سے لے لیا۔
" ویری گڈ ماسٹر کرافٹ ویری گڈ ۔۔۔ اس کا تمہیں کیسے خیال آیا۔
ورنہ ہم تو یونہی سر پٹکتے رہ جاتے "۔۔۔ الزبتھ نے خوشی سے
بھرپور لہجے میں کہا۔
" میں نے ایک بار فرنیک کے منہ سے ہی اس آئیڈیے کو سنا تھا۔
اور اب اچانک مجھے یاد آگیا "۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے فخریہ لہجے

میں کہا

"اب کیا پروگرام ہے میڈم" ــــــ زیرڈو نے کہا۔

"تم سب فوری طور پر میک اپ صاف کر کے بکھر جاؤ۔ ہم اُسی طرح ہوٹل میں رہیں گے۔ پرنس کو ماسٹر کرافٹ نے جھٹک دیا ہے۔ وہ ابھی یہی سمجھے گا کہ فلم رول ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ پھر موقع دیکھتے ہی میں رول کو نکال دوں گی ــــ اس کے بعد اطمینان سے ہم چلے جائیں گے۔ کوئی ٹرانسمیٹر کال یا ٹیلی فون کال کرنے کی ضرورت نہیں جب ضرورت ہو گی میں خود ہی کال کر دوں گی۔ مختلف ہوٹلوں میں کمرے لے لو" ــــ الزبتھ نے کہا۔ اور پھر وہ ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے باہر کی طرف لپکی۔ سرخ ڈاٹسن پورچ میں موجود تھی۔ یہ کار ہوٹل والوں کی طرف سے انہیں دی گئی تھی اس لئے وہ اُسے چھوڑ نہ سکتے تھے

"جلدی کرو کرافٹ ــــ بس اب نکل چلو" ــــ الزبتھ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار کوٹھی کے گیٹ سے باہر آ گئی۔

"الٹی سمت چلتا چکر کاٹ کر ــــ ہم نے میک اپ بھی صاف کرنے ہیں" ــــ الزبتھ نے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار کو بائیں طرف موڑ دیا۔ اس طرح وہ کالونی کی مین روڈ کی طرف جانے کی بجائے اس کی عقبی طرف کو مڑ گئے تھے۔ کالونی کے اختتام پر ایک کچی سڑک سے ہوتے ہوئے وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر شاہراہ عراق پر جا پہنچے جو مضافات سے شہر کو جاتی تھی۔

"بس یہیں درختوں کے جھنڈ میں روک لو میک اپ صاف کر لیں"

ــبتھ نے کہا۔ اور اپنی سیٹ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر اس نے میک اپ ــس باہر نکالا اور پھر میک اپ ریموونگ کریم کی مدد سے میک اپ ــاف کرنا شروع کر دیا ــــ ماسٹر کرافٹ نے بھی ساتھ ہی ساتھ میک اپ ــاف کرنا شروع کر دیا۔ اور چند منٹوں بعد وہ دونوں اصلی شکل میں آ ــ گئے۔

"اس پرنس کو میں نے جھٹک تو دیا ہے۔ وہ براہِ راست زد میں ــہیں آیا ورنہ میں گولی اس کے سینے میں مار دیتا۔ لیکن مجھے یقین ہے ــہ وہ دوبارہ ہمارے پاس ضرور آئے گا۔ اس لئے یہ فلم رول ایسی جگہ ــپانا چاہیئے کہ جہاں سے وہ اسے برآمد نہ کر سکے" ــــ ماسٹر کرافٹ ــ نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ پرنس لاکھ سر پٹکے یہ رول اب حاصل نہیں کر سکتا" ــــ الزبتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تم سمجھدار ہو" ــــ کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ شہر میں داخل ہوتے ہی الزبتھ نے اسے ایک شاپنگ سٹور کے سامنے کار روکنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی ماسٹر کرافٹ نے کار روکی۔ الزبتھ تیزی سے نیچے اتر گئی۔

"تم رکو۔ میں ابھی آ رہی ہوں" ــــ الزبتھ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی شاپنگ سٹور میں داخل ہو گئی۔ کرافٹ خاموش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رہا۔ اس کے ذہن میں ایئر پورٹ کی سچویشن ابھی تک گھوم رہی تھی۔ زیرڈو اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی دلیرانہ اقدام کیا تھا اور

باہر ہی موجود رہے تھے۔ انہوں نے کار ایک آڑ میں کھڑی کر دی تھی۔ جب اندر فائرنگ ہوئی اور اس کے بعد زخمی فرینک کو باہر نکال کر کار میں سوار کیا گیا تو کرافٹ نے سب مشین گن سنبھال لی —— کیونکہ الزبتھ نے اس کے ذمے تعاقب کرنے والوں کو روکنے کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ اس کے بعد انہیں پرنس ہال میں سے نکل کر دوڑتا ہوا نظر آیا۔ کرافٹ نے اس پر فائر کھولنا چاہا۔ لیکن اس کی خوش قسمتی کہ ایک بس سامنے آگئی۔ جب بس گزری تو وہ کار میں بیٹھ چکا تھا —— کرافٹ نے اس کا [illegible] فلیٹ کر دیا۔ لیکن وہ اُسی طرف سے باہر نکلنے کی بجائے دوسری طرف سے نکلا اور اس کی جھلک اس وقت نظر آئی جب وہ ایک اور کار میں بیٹھ رہا تھا۔ کرافٹ نے اپنی مہارت سے اس دوڑتی ہوئی کار کے پچھلے دونوں ٹائر فلیٹ کر دیئے —— اس کے بعد الزبتھ نے جو اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر تھی۔ بے تحاشا کار دوڑا دی۔ کیونکہ پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کے علاوہ اب اردگرد کے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو پوری طرح کور دی —— راستے میں کاریں بدلی گئیں۔ اور اس طرح وہ سب آسانی سے آدم کالونی والی خالی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ اور اس طرح ان کا یہ عجیب و غریب مشن پوری طرح کامیاب ہو گیا۔ اب اُسے یقین تھا کہ ان تک کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ بس اگر خطرہ تھا تو صرف پرنس کی طرف سے تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے وہ پرنس کے سینے میں گولی اتار کر اُسے اپنی شوٹنگ پاور کا یقین بہرحال دلا دے گا —— کیونکہ شو کے بعد بھی اس کمرے میں اُسے گولی نہ مار سکنے سے اُس کا ذہن بُری طرح کھول رہا تھا اور پھر الزبتھ نے بھی اُسے طعنہ دیا تھا۔ اس لئے اب وہ ہر حالت میں اس کا طعنہ صاف کر دینا چاہتا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں گم تھا کہ الزبتھ تیزی سے چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"چلو اب" —— الزبتھ نے کہا۔ اور کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا لینے گئی تھیں" —— کرافٹ نے پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کچھ شاپنگ کر لوں۔ لیکن کوئی چیز پسند ہی نہیں آئی۔ ویسے ہی نکل آئی" —— الزبتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرافٹ نے سر ہلا دیا۔ ویسے وہ محسوس کر رہا تھا کہ شاپنگ سٹور میں جانے سے پہلے اور واپس آنے کے بعد الزبتھ کے چہرے پر نمایاں اطمینان کے اثرات ابھر آئے ہیں۔ لیکن اس نے زیادہ پوچھ گچھ مناسب نہ سمجھی کیونکہ وہ الزبتھ کا مزاج دان تھا۔ الزبتھ جو بتانا چاہتی ہو بغیر پوچھے بتا دیتی ہے۔ اور جو نہ بتانا چاہتی ہو وہ لاکھ سر پٹخنے کے باوجود نہیں بتاتی۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"اب ہوٹل چلنا ہے یا کہیں اور" —— کرافٹ نے پوچھا۔

"ہوٹل" —— الزبتھ نے مختصر سا جواب دیا اور کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کار ہوٹل جانے والی سڑک پر موڑ دی۔

عمران نے آدم کالونی کے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی رکوا دی اور اُسے کرایہ دے کر وہ آگے بڑھ گیا۔ ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک کار اس کے قریب آ کر رکی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو یہ صفدر کی کار تھی ــــ عمران رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق صفدر کو ان کے کے پیچھے ہی یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔ جب کہ صفدر اب پہنچ رہا تھا۔

"سوری عمران صاحب ــــ بس اچانک پیٹرول ختم ہو گیا۔ اس لئے میں تعاقب جاری نہ رکھ سکا۔ کیونکہ وہاں کوئی اور سواری بھی نہ تھی۔" صفدر نے نیچے اتر کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے ضروری نہیں کہ وہ لوگ آدم کالونی ہی آئے ہوں" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آئے تو وہ اسی طرف ہیں کیونکہ جس موڑ پر میں نے آپ کو کال کیا تھا۔ وہاں سے اس کالونی کی طرف ہی آیا جا سکتا ہے۔ اور کہیں نہیں جا سکتے" صفدر نے کہا۔

"لیکن اب اتنی بڑی کالونی میں انہیں کیسے تلاش کریں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے اس کی جیب میں ٹرانسمیٹر کی ٹوں ٹوں ہوئی تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چوہان سپیکنگ اوور" ــــ چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یس ــــ عمران بول رہا ہوں اوور" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ــــ میں نے سرخ رنگ کی ڈاٹسن چیک کر لی ہے۔ وہ ایک شاپنگ سٹور کے باہر کھڑی تھی۔ اس میں ڈرائیونگ سیٹ پر مسٹر کرافٹ موجود تھا۔ اُسی لمحے اس کی بیوی الزبتھ اس شاپنگ سٹور سے نکلی اور پھر وہ کار میں بیٹھ گئی ــــ میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ وہ وہاں سے سیدھے ہوٹل شوبرا پہنچے ہیں۔ اب میں آپ کو وہیں سے کال کر رہا ہوں اوور" ــــ چوہان نے کہا۔

"یہ شاپنگ سٹور کس جگہ ہے اوور" ــــ عمران نے پوچھا۔

"یہ شاہراہ عراق پر شہر کے تقریباً آغاز میں ہے۔ ناولٹی شاپنگ سٹور اوور" ــــ چوہان نے جواب دیا۔

"شاپنگ سٹور سے نکلتے وقت اس کے ہاتھ میں کچھ تھا اوور" عمران نے پوچھا۔

"نہیں — وہ خالی ہاتھ تھی اور —" جوہان نے جواب دیا۔

"اوکے — تم وہیں رہو۔ اگر وہ باہر جائیں تو ان کی نگرانی کرنا۔ اینڈ آل" — عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"آدم کالونی کی عقبی کچی سڑک بھی چکر کاٹ کر شاہراہ عراق پر ہی جا ملتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں سے فارغ ہو کر نکل گئے ہیں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر جم گئیں۔ ایک باوردی دربان گیٹ پر کھڑا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا اس کی طرف چل پڑا — صفدر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ اپنے آپ کو تعاقب مکمل نہ کر سکنے کی وجہ سے چور سا محسوس کر رہا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سرخ رنگ کی ڈاٹسن کار یہاں آئی تھی۔ وہ میرے دوست ہیں۔ لیکن مجھے ان کی کوٹھی کا نمبر یاد نہیں رہا۔" عمران نے قریب جا کر بڑے میٹھے لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سرخ رنگ کی ڈاٹسن کار — اوہ ہاں — میں نے اُسے تھوڑی دیر پہلے اس نیلے رنگ کی کوٹھی سے نکلتے دیکھا ہے۔ میں خیال نہ کرتا لیکن وہ عقبی طرف مڑ گئی تھی۔ حالانکہ اس طرف کوئی سڑک نہیں ہے۔ اس کے بعد بھی دو نیلے رنگ کی کاریں وہاں سے نکلی ہیں وہ ادھر ہی گئی ہیں" — دربان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ — بس ٹھیک ہے۔ اب میں انہیں مل لوں گا" عمران نے کہا اور تیزی سے اس نیلی کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ جس کا دربان نے اشارہ کیا تھا۔

"ان کے ساتھی نیلے رنگ کی کاروں میں تھے۔ وہ تو تمہیں راستے میں ملے ہوں گے" — عمران نے اپنے ساتھ چلتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"نہیں وہ تو گولڈن اور سفید رنگ کی کاروں میں تھے۔ اس لئے میں نے نیلے رنگ کی کاروں کے متعلق خیال نہیں کیا" — صفدر نے کہا۔ اور عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس نیلی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر [illegible] لگا ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اس دربان کی طرف دیکھا۔ تو دربان اپنی کوٹھی کے اندر جا رہا تھا۔ عمران جلدی سے پھاٹک پر چڑھا اور تیزی سے دوسری طرف کود گیا — اندر کوٹھی خالی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے پھاٹک کا چھوٹا حصہ اندر سے کھول دیا تو صفدر بھی اندر آ گیا۔

"کوٹھی خالی دکھائی دے رہی ہے" — صفدر نے عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے" — عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے عمارت کے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا۔ صفدر نے بھی ریوالور نکال لیا تھا۔

لیکن واقعی کوٹھی خالی تھی۔ اور پھر ایک کمرے میں کرسی پر پڑی ہوئی فرینک کی لاش انہیں نظر آ گئی۔ اس کے جسم پر موجود لباس چیتھڑوں میں بدل چکا تھا۔ یہ چیتھڑے بھی خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔ فرینک کا منہ اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے مرنے کے بعد اس کا زبردستی منہ کھولا گیا ہو — عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ وہ چند لمحے

غور سے فرینک کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنی انگلی فرینک کے ... ڈالی اور اس کے دانت ٹٹولنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک دانت ... بنے ہوئے خلا پر اس کی انگلی رک گئی۔ یہ مصنوعی دانت تھا ... کے اندر خلا موجود تھا ۔۔۔ عمران نے انگلی کی مدد سے اُسے ... کیا۔ اور پھر وہ انگلی باہر نکالی۔

"وہ فلم رول لے گئے ہیں۔ یہ یقیناً اس کے دانت کے خلا ... موجود تھا۔ اس لئے اس کا منہ اس طرح کھولا گیا ہے۔ ایک ... میں خلا موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو وہ مائیکرو رول ہو سکتا ہے۔ جو دانت میں پورا آ ج ... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں لازماً یہ مائیکرو رول ہو گا بٹن جتنا۔ پہلے میں بھی یہی سمجھ ... عام فلم رول ہو گا۔ آؤ چلیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہو ...

اور پھر وہ عمارت سے نکل کر گیٹ کی طرف چل پڑے۔

"اب کیا کرنا ہے ۔۔۔ ہوٹل چلیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے اس شاپنگ سٹور کو چیک کر لیا جائے ... الزبتھ بہت عیار عورت ہے وہ کبھی بھی رول کو اپنے پاس نہ رکھے ... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صفدر اپنی کا ... بیٹھ گیا۔ اور پھر دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں شاپنگ سٹ ... طرف بڑھنے لگیں۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار شاپنگ سٹور کے سامنے جا کر س ... اور نیچے اتر آیا۔ صفدر بھی کار روک کر باہر آ چکا تھا۔

آؤ صفدر۔ ہو سکتا ہے آج بھوسے کے ڈھیر میں سے سوئی مل ... ے ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔ اور وہ ... ں شاپنگ سٹور میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا سٹور تھا جس ... ر قسم کی ورائٹی موجود تھی۔ سٹور میں توقع کے خلاف خاصا رش تھا ... یا آٹھ کے قریب سیلز مین تھے۔ اور ایک طرف سپروائزر بیٹھا ... عمران چند لمحے خاموش کھڑا سٹور کا جائزہ لیتا رہا۔

... آپ پرنس آف ڈھمپ ہیں" ۔۔۔ اچانک ایک اشتیاق ... آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور عمران چونک پڑا۔ یہ آواز ... ئزر کی تھی جو اُٹھ کر ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔

... آپ کو میں اس حلیے میں پرنس لگ رہا ہوں۔ اگر پرنس ایسے ہوتے ... پھر آپ تو کنگ بلکہ ایمپرر ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ... ئے کہا۔

"اوہ سوری ۔۔۔ دراصل میں نے ماسٹر کمافٹ کا شو دیکھا تھا وہاں ... س آف ڈھمپ کو دیکھا تو شکل وصورت اور قد وقامت تو بالکل آپ ... تی" ۔۔۔ سپروائزر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

... صرف لباس کا فرق تھا۔ اس لئے تو میں نے حلیے کا لفظ استعمال ... تھا ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سپروائزر چونک پڑا۔

"مطلب کہ آپ واقعی پرنس ہیں" ۔۔۔ سپروائزر نے چونکتے ... ئے کہا۔

"مطلب ہی نہیں درحقیقت ہی پرنس ہیں۔ لیکن اس وقت یہ ... ت کے چکر میں نہیں ہیں کہ باڈی گارڈ ساتھ رکھیں" ۔۔۔ صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے ان دو باڈی گارڈوں پر یہ اکیلا ہی بھاری ہے۔ لیکن
بھی لباس کا ہی چکر ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے
روز جس مہارت کا مظاہرہ کیا تھا مجھے اب تک اس پر حیرت ہے
آپ واقعی باکمال ہیں" ___ سپروائزر نے بڑے عقیدت بھرے
انداز میں کہا۔

"آپ نے زبردستی ہمارا تعارف تو کرا لیا۔ لیکن آپ نے ابھی
اپنا تعارف نہیں کرایا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

" میرا نام احسن رضا ہے۔ میں یہاں سٹور میں سپروائزر ہوں"
سپروائزر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ نے شو دیکھا تھا تو آپ نے ماسٹر کرافٹ کی بیوی کو
دیکھا ہوگا" ___ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ جی ہاں۔ ضرور دیکھا تھا۔ ویسے ان کا حوصلہ اور ہمت بھی
تھی۔ آج وہ یہاں بھی تشریف لائی تھیں۔ لیکن ان کے ساتھ ماسٹر کرافٹ
نہ تھے۔ اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان سے تعارف
سپروائزر نے خود ہی کہہ دیا۔

" آپ نے اچھا کیا۔ سنا ہے وہ کاٹ کھاتی ہے" ___ عمران نے
کہا اور سپروائزر بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کے سٹور سے انہیں کچھ پسند بھی آیا۔ یا دیکھ کر ہی واپس چلی

میں نے تو سنا ہے کہ انہیں کم ہی کوئی چیز پسند آتی ہے"
ر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ وہ یہاں مختلف کاؤنٹرز پر گئیں
ن دیکھتی رہیں۔ سیلز مین نے پوچھا بھی۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب
یا۔ اور بس اسی طرح مختلف کاؤنٹرز دیکھ کر واپس چلی گئیں۔ میں اس
ایک ضروری ٹیلی فون کال میں مصروف تھا۔ اس لئے میں ان سے
ہی نہ سکا" ___ سپروائزر نے جواب دیا۔

" سارے کاؤنٹرز گھومتی رہیں یا صرف ایک دو کاؤنٹر تک ہی رہیں۔
ل بات یہ ہے کہ میں انہیں کوئی تحفہ دینا چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا
ن کی پسند کا پتہ چل جاتا" ___ عمران نے بات بنانے کے لئے

" اوہ ہاں وہ صرف تین کاؤنٹرز پر رکیں تھیں۔ پرفیوم۔ جیولری اور
وتوں والے کاؤنٹرز" ___ سپروائزر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے کوئی چیز اندر سے نکلوا کر بھی دیکھی ہوگی" ___ عمران
ے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا خیال ہے۔ انہوں نے ایک مومی مجسمہ دیکھا تھا۔ سیلز
مین نے انہیں بتایا کہ یہ ہمارا ڈیکوریشن پیس ہے۔ برائے فروخت موجود
ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ وہ اسے خریدنا نہیں چاہتیں صرف دیکھنا
تی ہیں۔ جس پر سیلز مین نے انہیں دکھا دیا" ___ سپروائزر
ے کہا۔

" اچھا کون سا ہے وہ ___ کیا ہم دیکھ سکتے ہیں" ___ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"ہاں ہاں — کیوں نہیں آئیے" —— سپروائزر نے کہا

کھلونوں والے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ میڈم نے جو ڈیکوریشن پیس دیکھنے کے لئے کہا تھا جو ہم

فروخت نہیں وہ دکھاؤ" —— سپروائزر نے سیلزمین سے

"انگا دیوی کا مجسمہ" —— سیلزمین نے کہا۔

"ہاں ہاں وہی" —— سپروائزر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سیلزمین نے کاؤنٹر کے اندر سے ہاتھ بڑھا کر ایک کونے میں

انگا دیوی کا مجسمہ نکال کر سپروائزر کے ہاتھ میں دے دیا۔

ناقابل فروخت کی حیثیت موجود تھی —— یہ افریقی دیوی تھی جس کے

ہاتھ کٹے ہوئے تھے۔ اور جسم پر پھولوں کا لباس تھا۔ سر پر ایک

کی دم اٹھی ہوئی بنی ہوئی تھی۔ اسے افریقہ میں انگا دیوی کا مجسمہ کہا

اور اسے افریقی خوش قسمتی کی دیوی سمجھتے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ

میں انگا دیوی کا ایک ایک مجسمہ موجود تھا۔

"یہ تو عام ملتا ہے۔ کوئی خاص چیز تو نہیں ہے۔ پھر آپ نے

ناقابل فروخت کیوں بنا رکھا ہے" —— عمران نے حیرت بھرے

میں کہا۔

"سر —— دراصل ہمارے سٹور کے مالک مشہور شکاری

ہاشم ہیں۔ ان کی ساری عمر افریقہ میں گزری ہے۔ وہ اس مجسمے

موجودگی کو اپنے لئے باعث خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے

جس کاؤنٹر میں یہ مجسمہ ہوگا وہاں بے پناہ سیل ہوگی۔ اور سٹور خوب

چنانچہ انہوں نے ہر کاؤنٹر میں یہ مجسمے خاص طور پر رکھوائے ہیں۔

سختی سے ہدایت کی ہے کہ انہیں کسی صورت اور کسی قیمت پر فروخت

ئے —— سپروائزر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا جیسے اسے

مالک کی اوہام پرستی پہ شرمندگی ہو رہی ہو۔

اوہ اچھا —— اپنا اپنا اعتقاد ہے" —— عمران نے مجسمے کو اپنی انگلیوں

ماتے ہوئے کہا۔

سر — کمال ہے" —— اچانک ایک سیلزمین نے سپروائزر

مخاطب ہو کر کہا۔

اوہ اچھا —— سر ایک منٹ اجازت دیجئے" —— سپروائزر

کہا۔

ہاں بالکل" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سپروائزر

سے اپنے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران مجسمے کو انگلیوں میں گھما گھما کر دیکھتا رہا۔ لیکن کہیں بھی کوئی ایسی

تھی جس میں وہ مائیکرو رول ڈالا جا سکتا۔ پھر اس نے دیوی کے سر

ہوئی گلہری کی دم والے تاج کو انگلیوں سے ہٹایا تو وہ چونک پڑا۔

کے عین درمیان میں سوراخ تھا —— جس کے چاروں طرف وہ دم

گئی تھی۔ عمران نے دم کے بالوں کو ذرا سا ہٹایا۔ اور پھر مجسمے کو اپنے

یوں جھٹکا جیسے اس کی مضبوطی کا اندازہ لگا رہا ہو۔ دوسرے لمحے

کی ہلکی سی آواز سے بٹن جتنا مائیکرو فلم رول اس کی ہتھیلی پر موجود

—— عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بٹن کو جیب میں منتقل کیا اور

دم کو دوبارہ سیٹ کر کے اس نے مجسمہ واپس سیلزمین کی طرف

بڑھا دیا۔
"یہ لیجیئے رکھ دیجیئے" ——— عمران نے سیلز مین سے
کہا جو گاہکوں کو سامان دکھانے میں مصروف تھا۔
"جی اچھا" ——— سیلز مین نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے
کہا اور اس کے ہاتھ سے مجسمہ لے کر اُسے واپس اس کی جگہ
دیا اور دوبارہ گاہکوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔
"کمال ہے ——— واقعی بھوسے کے ڈھیر سے سوئی مل گئی" ———
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں ——— کبھی کبھی محاورے بھی غلط ہو جاتے ہیں" ——— عمران
ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سپروائزر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
وقت رسیور رکھ ہی رہا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔
"آیئے سر تشریف رکھیئے۔ میں شرمندہ ہوں۔ آپ سے کچھ
چلنے کا بھی نہیں پوچھ سکا" ——— سپروائزر نے کہا۔
"اوہ نہیں ——— بس یہاں سے گزر رہے تھے۔ مجھے کچھ ہیرے
تھے۔ میں نے سنا تھا کہ آپ کے سٹور میں ہیرے بھی ہوتے ہیں
یہ تو نظر نہیں آئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہیرے نہیں سر یہ تو بہت مہنگا آئٹم ہے" ——— سپروائزر
"اوہ اچھا ٹھیک ہے ——— اجازت ——— تھینک یو" ——— عمران
کہا اور پھر سپروائزر سے مصافحہ کر کے وہ ایک دوسرے کے
چلتے ہوئے باہر آ گئے۔
"ویسے مجھے کبھی کبھی آپ کی خوش قسمتی پہ رشک آتا ہے۔ اب جیسے

ہ دل ملا ہے میں کم از کم سوچ بھی نہ سکتا تھا" ——— صفدر نے
کر کہا۔
"تم میری خوش قسمتی پہ تو رشک کر رہے ہو اس الزبتھ کی ذہانت پہ
رشک نہیں آیا۔ اس نے یہ دل کس طرح چھپایا ہے ہم ساری
ر پٹختے رہتے تو یہ دل نہ مل سکتا۔ اور وہ جب وقت چاہتی بڑے
نان سے اسے دوبارہ حاصل کر لیتی ——— اب کوئی سوچ بھی سکتا
ے کہ اس نے اسے یہاں اس طرح چھپایا ہو گا۔ اگر چوہان اُسے اتفاق
ے نہ دیکھ لیتا تو معاملہ ختم تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— آپ کی بات بالکل درست ہے۔ یہ واقعی ذہانت کی انتہا
ہے۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے" ——— صفدر نے کہا۔
"اب صرف ایک بات پوچھنی رہ گئی ہے کہ انہوں نے یہ دل
طرح اڑایا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کل کو کوئی اور یا یہی گروپ دوبارہ
طریقہ آزمائے"۔ اس لیے الزبتھ اور ماسٹر کرانٹ سے آخری ملاقات
وری ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار میں سوار ہو
گیا۔ صفدر سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"سٹور سے آنے کے بعد تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مطمئن دکھائی دے رہی ہو" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے مسکراتے ہوئے الزبتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے یہاں کے لوگوں کی حماقتوں پہ ہنسی آ رہی ہے کہ یہ لوگ کس قدر سادہ لوح ہیں۔ اب یہ ساری عمر بھی سر پٹختے رہیں تب بھی یہ رول حاصل نہیں کر سکتے" ۔۔۔ الزبتھ نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ماسٹر کرافٹ کوئی جواب دیتا۔ دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"کون ہے" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں منیجر ہوں جناب۔۔۔ پولیس کے دو اعلیٰ آفیسر آپ سے ملنے آئے ہیں" ۔۔۔ دروازے کے باہر سے منیجر کی آواز سنائی دی اور ماسٹر کرافٹ نے چونک کر الزبتھ کی طرف دیکھا لیکن الزبتھ کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اس نے سر کے اشارے سے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی منیجر موجود تھا۔ جس کے پیچھے پولیس کی یونیفارم میں دو کرخت چہرے نظر آ رہے تھے۔۔۔ ان دونوں کے کاندھوں پہ لگے ہوئے سٹارز اور آفیسرانہ انداز کی مخصوص کیپ بتا رہی تھی کہ وہ پولیس کے اعلیٰ آفیسر ہیں۔

"میں ایس پی سپیشل سٹاف صدیقی ہوں۔ اور یہ ایس پی فارن ڈیسک جناب اخلاق احمد ہیں" ۔۔۔ ان دونوں نے اندر آ کر بڑے مہذب انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔ جب کہ منیجر ایک طرف ہٹ کر واپس چلا گیا تھا۔ وہ شاید انہیں کمرے تک پہنچانے آیا تھا۔

"جی فرمائیے" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو ہمارے ساتھ سپیشل سٹاف تک چلنا ہو گا۔ ہم ایک مخصوص کیس میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ دونوں کو" ۔۔۔ ایس پی صدیقی نے کہا۔ اس کا لہجہ تو مہذب تھا لیکن انداز بڑا سرد مہر سا تھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ ہم ایکریمین شہری ہیں۔ اور ہمیں ہمارے سفارت خانے کا تحفظ حاصل ہے" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔ اس لئے سفارت خانے سے اجازت نامہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور ویسے بھی ہم آپ کو گرفتار نہیں کر رہے صرف پوچھ گچھ کرنی ہے۔ اس کے بعد ہم آپ کو عزت و احترام سے یہاں واپس

چھوڑ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ نے تعاون نہ کیا تو پھر اس کے نتائج کے ذمہ دار بھی آپ ہوں گے۔ مسٹر اخلاق انہیں اجازت نامہ دکھا دیجئے" ایس۔پی۔صدیقی نے پاس کھڑے آفیسر سے کہا اور اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر ماسٹر کرافٹ کی طرف بڑھا دیا ۔۔۔ یہ واقعی ایکریمین سفارت خانے کی طرف سے پوچھ گچھ کے لئے اجازت نامہ تھا۔

"کیا ہم سفارت خانے فون کر سکتے ہیں" ۔۔۔ الزبتھ نے پہلی بار کہا۔

"نہیں ۔۔۔ اجازت نامہ آپ کو دکھا دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اٹھیے چلیئے۔ باہر ہماری فورس موجود ہے اگر آپ نے تعاون نہ کیا تو آپ کو زبردستی بھی لے جایا جا سکتا ہے" ۔۔۔ اس بار ایس۔پی اخلاق نے کہا۔ اس کا لہجہ صدیقی سے بھی زیادہ کرخت تھا۔

"لیکن آپ کس معاملے میں پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا تو کسی معاملے سے کوئی تعلق نہیں" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں۔ کوئی سیریس مسئلہ نہیں۔ یہ ضابطے کی کارروائی ہے۔ فضائی فوج سے متعلق ایک اہم لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنسدان کرنل جان نے رپورٹ دی ہے کہ آپ ان کے مہمان رہے ہیں اور آپ نے وہاں شوٹنگ شو کیا ہے۔ اور قانوناً ایسی صورت میں آپ سے ایک سوالنامے کے جوابات حاصل کرنے اور اس پر دستخط کرانے ہیں ۔۔۔ کرنل جان بھی وہاں موجود ہوں گے اور بس" ایس۔پی صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سوالنامہ یہاں بھی پُر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہیڈ کوارٹر جانے کی کیا ضرورت ہے" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔

"یہ ہمارا قانون ہے۔ بس اس سے زیادہ کوئی بات نہیں۔ صرف چند منٹ کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ کو واپس یہاں پہنچا دیا جائے گا" ۔۔۔ ایس۔پی صدیقی نے کہا۔

"چلو کرافٹ ۔۔۔ جب ہمارے ہاتھ صاف ہیں۔ تو ہمیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی بات ہوئی تو فیچر خود ہی سفارت خانے سے بات کر لے گا" ۔۔۔ الزبتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلیں" ۔۔۔ کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پولیس آفیسرز کے ہمراہ چلتے ہوئے مین ہال میں پہنچے اور وہاں سے باہر آ گئے۔ باہر ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ ان دونوں کو کار کی پچھلی نشستوں پر بٹھایا گیا اور وہ دونوں آفیسر اگلی نشستوں پر بیٹھ گئے ۔۔۔ اخلاق احمد ڈرائیونگ سیٹ پر اور صدیقی ساتھ والی سیٹ پر۔ اور پھر کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک بڑی سی بلڈنگ کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ مخصوص انداز میں ہارن دیا گیا تو پھاٹک اندر سے کھل گیا اور کار اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصی بڑی وسیع و عریض عمارت تھی ۔۔۔ پورچ میں کار رک گئی۔ اور دونوں آفیسر باہر آ گئے۔ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بھی باہر آ گئے۔

"یہ کیسا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں تو کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا" الزبتھ نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"یہ سپیشل سٹاف کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ عام پولیس کا نہیں۔ اندر لوگ موجود ہیں۔ تشریف لائیے" ۔۔۔ صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں کو ہمراہ لئے عمارت میں داخل ہوا اور راہداری سے گزر کر اس نے ایک دروازہ کھولا اور انہیں اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ دونوں ہی چونک پڑے۔ کیونکہ سامنے پرنس آف ڈھمپ اپنے باڈی گارڈوں سمیت کھڑا تھا ۔۔۔ لیکن پرنس نے عام سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے باڈی گارڈ بھی عام لباس میں تھے۔

"خوش آمدید خوش آمدید ماسٹر کرافٹ اور مسز ماسٹر کرافٹ ۔ پرنس آف ڈھمپ آپ کو اپنے عارضی محل میں خوش آمدید کہتا ہے"۔ پرنس نے مسکراتے ہوئے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ ہمیں تو بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے کہا۔

"آپ کو درست بتایا گیا تھا ۔۔۔ بہرحال آپ تشریف رکھیں" پرنس نے ایک طرف رکھے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں عجیب سے مخمصے میں پھنسے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک دروازہ کھلا اور ان میں سے ایک غیر ملکی عورت اور اس کے ساتھ چار مرد اندر داخل ہوئے۔

"ان سے ملئے ۔۔۔ یہ مس جولیانا فٹز واٹر ہیں۔ جرائم کی ریسرچ سکالر۔ اور یہ تنویر۔ چوہان۔ نعمانی اور صدیقی ہیں۔ یہ سب بھی کرمنالوجی پر پی۔ ایچ۔ ڈی ڈگریاں لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ پولیس آفیسرز۔ ان کے نام صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں۔ انہیں اپنا غلط نام بتانے کا بڑا شوق ہے۔ اور پولیس کی وردیاں یہ کسی دھوبی سے کرایہ پر لے آئے ہوں گے۔ بہرحال یہ بھی پی۔ ایچ۔ ڈی گروپ کے ممبران میں سے ہیں ۔۔۔ اور باقی رہ گیا میرا تعارف تو مجھ حقیر فقیر پرتقصیر بندہ ناداں کو علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بھی کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ جانتے ہو کہ اس طرح تم خود جرم کا ارتکاب کر رہے ہو" ۔۔۔ الزبتھ نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جرم کئے بغیر جرائم پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری نہیں ملا کرتی میڈم۔ بہرحال ایک خوب صورت جرم کی تفصیل میں ان طالب علموں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ چونکہ اس جرم سے متعلق ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے یہ تفصیل بیان ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح اگر میں غلط بیانی کروں گا تو آپ مجھے درست کرا سکتے ہیں" عمران نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"ہمارا کسی جرم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم مجرم نہیں" ۔۔۔ ماسٹر کرافٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ سن لیں اس کے بعد تبصرے کی مکمل اجازت ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنائیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ الزبتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک مجرم تنظیم ہے۔ ریڈ سرکل۔ ریڈ سرکل نے ہمارے

ملک کی خلائی فوج سے متعلق ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک اہم ترین فارمولا "ماسٹر برین" اڑانے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کی پلاننگ اس طرح کی گئی کہ دنیا کے مانے ہوئے نشانہ باز ماسٹر کرافٹ کو شوکر نے کے لئے یہاں بھیجا گیا ـــــ اس کی بیوی الزبتھ بھی جو پہلے ایک مجرم تنظیم "لاسٹار" سے متعلق تھی کو ساتھ بھیجا گیا۔ یہ دونوں بھی ریڈ سرکل کے ممبر ہیں۔ فارمولے پر کام کرنے والے سائنسدان کرنل جان کی کمزوری نشانے بازی میں مہارت ہے۔ مقصد یہ تھا کہ کرنل جان اپنی کمزوری کی وجہ سے ماسٹر کرافٹ سے رابطہ قائم کرے گا اور پھر کرنل جان کے ذریعے یہ فارمولا اڑایا جائے گا۔ وہی ہوا ـــــ کرنل جان نے ان دونوں سے رابطہ قائم کیا اور پھر یہ دونوں شوکرنے کی غرض سے لیبارٹری سے ملحقہ رہائشی کالونی میں پہنچ گئے۔ دونوں نے رات کرنل جان کی رہائش گاہ پر گزاری۔ ان کا ایک ساتھی جسے زیرو ون کہا جاتا تھا وہاں چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں پہنچ گیا۔ وہ بھی رات کوٹھی کے گرد گھومتا دکھائی دیا ـــــ اس دوران کرنل جان لیبارٹری سے جب کوٹھی میں آیا۔ تو اس کے ذہن کو ایلڈی گرپ میٹر سے کنٹرول کیا گیا۔ اور ساتھ ہی اس کی ایک آنکھ میں زیرو ٹائپ کیمرہ فٹ کر دیا گیا۔ اور یہ ہدایات دے دی گئیں کہ کرنل جان لیبارٹری جائے گا اور فائل کو پڑھے گا۔ اس طرح فائل کے فوٹو کیمرے میں موجود فلم میں بند ہو جائیں گے ـــــ پھر ذہن کو کنٹرول سے آزاد کر دیا گیا۔ اور کیمرہ بھی اتار دیا گیا۔ اور زیرو ون یہ کیمرہ لے کر چیف سیکورٹی آفیسر کے میک اپ میں ہی واپس گیا اور ایک ذخیرے میں اس کا ساتھی کار لے کر موجود تھا۔ وہاں انہوں نے سیکورٹی

چیف کا میک اپ ختم کیا اور گرنار پور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچ گیا۔ جب کہ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بدستور کالونی میں رہے۔ اور صبح اطمینان سے شوکر کے واپس ہوٹل پہنچے ـــــ زیرو ون نے زیرو ٹائپ کیمرے سے مخصوص مشین فلم کے ذریعے مائیکرو فلم تیار کی۔ اور اسے مخصوص نوعیت کے پروجیکٹر پر چلا کر تسلی کی۔ اس کے بعد وہ مشین اور پروجیکٹر کو نیلے رنگ کے بیگ میں رکھ کر اس کوٹھی سے نکل گیا۔ دراصل یہاں ڈبل گیم ہو رہی تھی ـــــ ایک اور تنظیم رائٹ ہیڈ کو بھی اس منصوبے کا علم ہو گیا تھا۔ انہوں نے بالا بالا ہی زیرو ون کو توڑ لیا۔ اور بھاری رقم کے عوض اس سے معاہدہ کر لیا۔ کہ وہ فلم حاصل کرنے کے بعد انہیں فروخت کر دے گا۔ چنانچہ فلم تیار ہوتے ہی وہ شہر سے باہر ایک قصبے آگان کے پاس موجود ذخیرے میں پہنچا جہاں رائٹ ہیڈ کا چیف فرینک رقم کا بیگ لئے موجود تھا ـــــ فرینک نے زیرو ون سے فلم حاصل کر کے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اور وہاں سے وہ مشین بیگ اور رقم کا بیگ لے کر نکل آیا۔ وہ فوری طور پر ملک سے باہر جانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک مقامی ساتھی مارشل بار کے مالک مارشل سے رابطہ قائم کیا کہ وہ اسے فوری طور پر باہر کا ٹکٹ بنوا دے۔ اور خود وہ گارڈن ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں پہنچ گیا ـــــ مارشل نے اسے فوری ٹکٹ بنوا دی۔ اور وہ دونوں بیگ اس کوٹھی میں چھوڑ کر فلم کا رول لئے ایئر پورٹ پر پہنچ گیا۔ مارشل نے وہاں جا کر اسے ٹکٹ دی۔ لیکن اس دوران اس کارروائی کا علم ریڈ سرکل کو ہو گیا۔ چنانچہ ریڈ سرکل کے آدمیوں نے ایئر پورٹ پر دھاوا بول دیا۔ اور وہاں فرینک کو زخمی کر کے اغوا کیا گیا۔

اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ ایک سرخ کار میں جو انہیں ہوٹل نے مہیا کی تھی ایئرپورٹ سے باہر موجود تھے۔ تاکہ اگر کوئی تعاقب کرے تو اُسے جھٹک دیا جائے۔ اس کے بعد ہیڈ سرکل کے آدمی کار میں بدل کر ایک مضافاتی کالونی آدم کالونی میں پہنچ گئے ـــــ ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں فرینک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور ماسٹر کرافٹ اور الزبتھ نے اس سے فلم رول حاصل کر لیا۔ اور وہ دونوں وہاں سے سیدھے ہوٹل پہنچ گئے۔ جہاں سے یہ دونوں نقلی پولیس آفیسر انہیں یہاں لے آئے ہیں ـــــ پولیس ایئرپورٹ کے واقعے کے بعد حرکت میں آگئی۔ اور پھر مارشل بھی نظر میں آگیا۔ چنانچہ مارشل کے ذریعے گارڈن ٹاؤن کی کوٹھی سامنے آئی اور رائٹ ہیڈ کے دوسرے ساتھی جن کا انچارج مانکی نامی نوجوان تھا۔ گرفتار ہو گئے۔ رقم والا بیگ اور مشین بیگ بھی پولیس کے قبضے میں آگیا ـــــ گلزار پور کالونی والے اڈے کے تہہ خانے میں موجود الماری کے ایک خفیہ خانے سے ایک سٹیل کیس ملا جس میں نو لوٹائپ کیمرہ اور ایلڈی گریپ میٹر ملا۔ جس سے اس واردات کا صحیح پس منظر سامنے آیا۔ پولیس نے ان نیلے رنگ کی کاروں کو ڈھونڈ لیا ـــــ جن میں ہیڈ سرکل کے آدمی آدم کالونی پہنچے تھے۔ اور ان کاروں کی مدد سے دو افراد ایک ہوٹل سے گرفتار ہو گئے۔ اور پھر ان کی مدد سے باقی افراد بھی گرفتار کر لئے۔ اس طرح جرم کا یہ خوب صورت منصوبہ اختتام کو پہنچا ـــــ عمران نے پروفیسروں کے سے انداز میں باقاعدہ لیکچر دیتے ہوئے کہا۔

ماسٹر کرافٹ کا چہرہ تو حیرت سے بگڑ گیا تھا۔ جب کہ الزبتھ بدستور مطمئن بیٹھی تھی۔

"یہ سب بکواس ہے۔ قطعاً جھوٹ۔ ہمارا کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہی ہم نے کوئی جرم کیا ہے۔ مجھے اب معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے۔ تم ہماری عدم موجودگی میں ہمارے کمرے کی تلاشی لینا چاہتے ہو گے ـــــ بے شک لے لو۔ اور اچھی طرح لے لو۔ اگر تمہاری کہانی سچ ہوتی تو یقیناً وہ فلم رول ہمارے پاس موجود ہوتا" ـــــ الزبتھ نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم نے کمرے میں پہنچتے ہی ٹرانسمیٹر تلف کر دیئے ہوں گے۔ کیونکہ پہلے میں نے تمہیں دھمکی دی تھی کہ ٹرانسمیٹروں کی وجہ سے تمہیں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہرحال وہ فلم رول مل جائے گا یہ بات یقینی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ فلم رول تم حاصل کر لو تو......" ـــــ الزبتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حاصل کر لو ـــــ کیا مطلب ـــــ اُسے حاصل کر لیا گیا ہے میڈم الزبتھ۔ یہاں کی پولیس احمق نہیں ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس ـــــ جھوٹ ـــــ ڈرامہ" ـــــ الزبتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم الزبتھ تم اپنی جگہ سچی ہو۔ اس فلم رول کا حصول ناممکن تھا۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ افریقہ میں ہی صرف انگا دیوی کو خوش قسمتی کی دیوی نہیں مانا جاتا۔ یہاں بھی بعض لوگ اُسے خوش قسمتی کی دیوی

"مانتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور الزبتھ ایک جھٹکے سے اٹھ کھ
ہوئی۔
"کک ۔۔ کک ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ الزبتھ کی آواز پھٹ
اس کا چہرہ یک لخت بگڑ گیا تھا اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔
"شانتی شانتی میڈم الزبتھ ۔۔۔ تھوڑا سا بیان میں نے جان بوجھ
چھوڑ دیا تھا۔ ماسٹر کرافٹ اور میڈم الزبتھ آدم کالونی سے فلم معل
ایک بٹن جتنا تھا۔ اور جیسے انہوں نے فرینک کے ایک مصنوعی دانت
میں بنے ہوئے خلا سے حاصل کیا تھا اور عقبی سمت سے کچی سڑ
پر گھومتے ہوئے شاہراہ عراق پر پہنچے ۔۔۔ اور پھر وہاں سے وہ جیپ
شہر میں داخل ہوئے تو راستے میں ایک شاپنگ سٹور پر رکے۔
کرافٹ کار میں ہی رہے جب کہ میڈم الزبتھ اتر کر اندر چلی گئیں۔
سٹور کا مالک افریقہ کا ایک مشہور شکاری ہے۔ وہ انگا دیوی کی
خوش قسمتی پر اندھا یقین رکھتا ہے ۔۔۔ چنانچہ اس نے انگا دیو
مجسمہ جس کے سر پر گلہری کی دم کا تاج بنا ہوا ہے۔ سٹور کے سر
کیس میں رکھوایا ہوا ہے۔ اور جس پر ناقابل فروخت کی چٹ لگی ہوئی
میڈم الزبتھ کھلونوں والے کاؤنٹر پر گئیں اور انہوں نے انگا دیو
مجسمہ دیکھنے پر اصرار کیا ۔۔۔ سیلزمین نے ان کے اصرار پر وہ مجسم
انہیں دکھا دیا۔ اور انہوں نے کمال مہارت سے دم کا تاج ہٹا کر دیو
کے سر میں بنے ہوئے سوراخ میں وہ مائیکرو فلم رول رکھ دیا۔ اور مجسم
واپس کر دیا۔ جسے کاؤنٹر میں اپنی سابقہ جگہ پر رکھ دیا گیا ۔۔۔ اور اس
طرح میڈم الزبتھ نے کمال ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فلم رول ک

جگہ چھپا دیا جہاں سے بڑے سے بڑا نجومی بھی اُسے حاصل نہ کر
تا تھا کیوں میڈم الزبتھ میں درست کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے
کر الزبتھ کی طرف دیکھا۔ جو اس طرح آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ
تھی جیسے عمران کی بجائے کوئی بھوت کھڑا ہو۔
"تم بدروح ہو ۔۔ بھوت ہو ۔۔ جن ہو ۔۔ تمہیں یہ سب کچھ
ے معلوم ہو گیا" ۔۔۔ الزبتھ نے اٹک اٹک کر کہا۔
اُسی لمحے ماسٹر کرافٹ کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا۔
"بس بس ماسٹر کرافٹ ۔۔۔ یہاں تمہاری شوٹنگ پاور کی مہارت
نے کا کسی کو شوق نہیں۔ ویسے بھی ہمارے ملک کے پولیس آفیسرز
سی کی جیب سے کچھ نکال لینے کی خصوصی مہارت حاصل ہوتی ہے اور
ری جیب میں پستول ہی تھا وہ اب ان پولیس آفیسرز کے پاس ہے"
ران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر کرافٹ جس کا ہاتھ جیب میں
چ چکا تھا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا واقعی اس کی جیب خالی تھی۔
"ہاں تو ریسرچ سکالرز صاحبان۔ آپ نے جرم کا یہ خوب صورت
صوبہ اور اس کا اختتام سن لیا۔ اب کوئی سوال" ۔۔۔ عمران نے
کراتے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران سے کہا۔ ظاہر ہے وہ
ر کرافٹ اور الزبتھ کے سامنے ان کی اصل حقیقت تو ظاہر نہ کر سکتا تھا۔
"تم نے وہ فلم رول اس سٹور سے کیسے حاصل کیا" ۔۔۔ جولیا نے
چھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔
"ایک محاورہ ہے کہ بھوسے کے ڈھیر سے سوئی ڈھونڈھنا جان
کھوں کا کام ہے۔ لیکن آج کل کے دور میں یہ محاورہ غلط ہو گیا ہے

اگر یقین نہ آئے تو صفدر سے پوچھ لینا کہ بھوسے کے ڈھیر نے کس طرح خود بخود سوئی باہر نکال پھینکی - اور یہ ہے وہ سوئی "——عمران نے جیب سے وہ مائیکرو فلم بٹن نکال کر ہتھیلی پر رکھ کر دکھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھوما اور اس کا ہاتھ جھپٹتی ہوئی ماسٹر کرافٹ پر جا گری - عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا - وہ شاید جھپٹ کر وہ بٹن چھیننا چاہتی تھی -

" اگر تم جیسی عورتیں عمران سے شکار چھین لینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر عمران کو پرنس بننے کی بجائے ریاست ڈھمپ کا جمعدار بن جانا چاہیئے "——عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا -

" اس میں شک ہی کیا ہے "——اچانک تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا -

" شک تو آج تک ہو لیا کو نہیں پڑا ورنہ وہ ہر وقت یہی گلہ نہ کرتی کہ جب بھی تنویر پاس آتا ہے پرفیوم کی خوشبو نجانے کیوں بدبو میں مل جاتی ہے "——عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا -

---

ختم شد

اداس آدمی

اداس آدمی

اداس آدمی